

امام احمد رضا

کی

حاشیہ نگاری

جائزہ نگار

علامہ شمس الحسن شمس بریلوی

مرتب

سید محمد ریاست علی قادری

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا

کراچی

نمبر شمار	مضمون	صفحہ	نمبر شمار
۱	پیش لفظ <del>مقدمہ</del>	(۵)	۱
۲	حیات امام احمد رضا	(۲۲)	۲
۳	امام احمد رضا کی حاشیہ نگاری	(۳۱)	۳
۴	حاشیہ فتاویٰ کراچی	(۳۵)	۴
۵	حواشی علیہ شرح المنہ	(۵۷)	۵
۶	حواشی در الحکام	(۸۱)	۶
۷	حواشی بحر الرائق	(۸۵)	۷
۸	حاشیہ شرح معانی الآثار	(۱۳۲)	۸
۹	حاشیہ عمدۃ القاری	(۱۴۸)	۹
۱۰	حاشیہ کز العمال	(۱۶۹)	۱۰
۱۱	حاشیہ صابہ فی معرفۃ الصحابہ	(۱۸۶)	۱۱
۱۲	حواشی بدائع الصنائع	(۲۰۷)	۱۲
۱۳	حاشیہ موضوعات کبیر	(۲۱۷)	۱۳
۱۴	حواشی الفتاویٰ ترمذیہ	(۲۲۶)	۱۴
۱۵	حاشیہ فتح الباری	(۲۳۱)	۱۵
۱۶	حاشیہ نیش الحقائق	(۲۳۹)	۱۶
۱۷	حواشی المدخل	(۲۴۲)	۱۷

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا  
کراچی



کتاب	امام احمد رضا کے حواشی
قریب و تدوین	سید محمد ریاست علی قادری
مقدمہ	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
کتابت	حافظ محمود احمد ناصر
ناشر	ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی
طباعت	۳۰۴ اردھ / ۱۹۸۳ء
اشاعت	اول
تعداد	ایک ہزار
قیمت	۲۱ روپے
مطبع	آر۔ آئی پرنٹرز اردو بازار کراچی

### ملنے کے لئے

- ۱۔ مدینہ پیشنگ کمپنی۔ ایم اے جناح روڈ۔ کراچی
- ۲۔ تاجدارِ حرم پبلیکیشنز۔ سپر مارکیٹ۔ سیاحت آباد۔ کراچی
- ۳۔ مکتبہ رضویہ۔ آرام باغ۔ کراچی
- ۴۔ رضا پبلیکیشنز۔ داتا دربار۔ لاہور
- ۵۔ مکتبہ غوثیہ، لوہاری گیٹ۔ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 محمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

# اظہارِ تشکر

میں اپنی اس پیش کش کو جناب حاجی ایوب احمدانی صاحب کے  
 نام نامی سے معنون کرتا ہوں جنہوں نے اس کتاب کو منظر عام پر لانے میں ادارۃ  
 تحقیقاتِ امام احمد رضاؒ سے بھرپور مالی تعاون فرمایا اللہ تعالیٰ ان کو اس کا اجر عظیم  
 عطا فرمائے اور دوسروں کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

سید ریاست علی قادری



# مستملات

۱. پیش لفظ : سید محمد ریاست علی قادری

۲. حیات امام احمد رضا : پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

۳. امام احمد رضا کی حاشیہ نگاری : علامہ حضرت شمس بریلوی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## پیش لفظ

امام احمد رضا قدس سرہ کی تصانیف کا جب ذکر آتا ہے تو بیشتر محققین اور دانشوروں کا یہ متفقہ فیصلہ ہوتا ہے کہ علوم متنوعہ پر دسترس اور کثرت تصانیف میں وہ وحید دہر اور فرید عصر تھے۔ حضرت امام احمد رضا ایک کثیر التصانیف عالم تھے۔ آپ کی تصانیف کی تعداد ایک ہزار سے زائد شمار کی گئی ہیں۔ اور اس قول کی صحت پر ٹھوس شواہد موجود ہیں۔ امام احمد رضا کا اگر ہم ان کے معاصر مصنفین و مؤلفین سے موازنہ کریں تو یہ حقیقت آشکار ہو جاتی ہے کہ صرف ان کے دور میں بلکہ ان سے پہلے کے ادوار میں بھی علوم منقول و معقول پر جو دسترس آپ کو حاصل تھی اور علوم مختلف میں تصانیف کا جو ذخیرہ آپ نے یادگار چھوڑا ہے اس میں ان کا کوئی ہمسر نظر نہیں آتا۔ بے شک امام احمد رضا اپنے دور کے ایک کثیر التصانیف بزرگ متبحر عالم اور بے نظیر و بالغ نظر فقیہ و محدث تھے۔ اسی لیے یہ بات بڑے وثوق سے کہی جاتی ہے کہ ان کی تصانیف کی تعداد ایک ہزار سے بھی زیادہ ہوگی۔ اب تک جو تفصیل مختلف و معتبر ذرائع سے معرض بیان میں آئی ہے اور جو شمار آپ کی تصانیف کا پیش کیا گیا ہے اس سے ہمارے اس دعوے کی صحت پائیدار ثبوت کو پہنچتی ہے۔ امام احمد رضا قدس سرہ کے شاگرد اور ممتاز خلیفہ ملک العلماء



حضرت مولانا ظفر الدین بہاریؒ نے ۱۳۲۷ھ تک آپ کی تالیفات تصانیف کی فہرست کو ایک کتاب کی صورت میں ترتیب دے کر "المجلد المعدولتالیفات المجدد" کے نام سے شائع کرایا۔ اس کتاب میں ۳۵۰ کتابوں کا تعارف کرایا گیا۔ اس فہرست کی اشاعت کے بعد ۹۶ رسائل و کتب اور دستاویز ہوئے۔ جس کی مولانا ظفر الدین بہاریؒ نے اس طرح تقریر فرمائی ہے کہ یہ فہرست ۱۳۲۷ھ تک کے مؤلفات و مصنفات کی بھی مکمل نہیں ہے بلکہ اس وقت تک معتبر و مستند ذرائع سے جن کتب کے نام معلوم ہو سکے ہیں وہ درج کر دیئے گئے ہیں۔ امام احمد رضاؒ ۱۳۲۷ھ کے بعد ۱۳ سال تک مزید اسادہ و افادات پر متمکن رہے۔ اور تصنیف و تالیف کا سلسلہ جاری رہا۔ آپ کی زندگی کے آخری دور کی علمی اور قلمی مصروفیات کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دور آپ کی نگارش اور قلمی کاموں کا مصروف ترین دور تھا۔ ہر عرصت نگارش کا یہ عالم تھا کہ ایک ایک، دو دو دن میں ایک پورا رسالہ قلم بند کر دیتے تھے۔ صاحبِ نزہۃ الخواطر نے جلد ہشتم میں اس کا اعتراف کیا ہے۔ اس سے بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ حیاتِ بے ثبات کے آخری ایام تک آپ کی تصانیف کی تعداد یقیناً ایک ہزار سے تجاوز کر گئی ہوگی۔ انوارِ رضا لاہور اور المیزان بمبئی (بھارت) میں آپ کی تالیف و تصنیفات کے تحت ۵۴۸ کتب کے نام درج ہیں۔ کچھ عرصہ ہوا پٹنہ یونیورسٹی (بھارت) میں ڈاکٹر حسن رضا صاحب نے اپنے تحقیقی مقالہ موسومہ "فقیہہ اسلام میں امام احمد رضا کے ۶۶۶



کتب و حواشی کی تفصیلی فہرست دی ہے۔ صاحب موصوف نے  
پلی. ایچ. ڈی کی ڈگری کے حصول کے لئے یہ مقالہ تحریر کیا تھا جو ۴۰۰  
صفحات پر محیط ہے اور بھارت سے کتابی صورت میں شائع ہو  
کر منظر عام پر آچکا ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب پرنسپل  
گورنمنٹ ڈگری سائنس کالج ٹھٹھہ (سندھ) نے اپنی تصنیف ”حیات  
مولانا احمد رضا خاں بریلوی“ میں ۸۴۴ کتب و حواشی کا تذکرہ کیا ہے۔

Bibliographical Encyclopaedia  
OF IMAM AHMAD RIDA KHAN

ترتیب دے رہے ہیں۔ جو تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ اس  
میں ۸۴۴ تالیفات و تصانیف اور حواشی کی فہرست دی گئی ہے۔  
ڈاکٹر صاحب کی یہ گراں بہا تالیف انشاء اللہ جلد ہی منظر عام پر  
آینوالی ہے جس کی طباعت و اشاعت کا اہتمام ادارہ تحقیقات  
امام احمد رضا کر رہا ہے۔

۱ مولانا ظفر الدین بہاری: المجلد المتالیفات المجددہ مطبوعہ پٹنہ (بھارت)  
۲ نزہۃ الخواطر، مولانا عبدالحی مکتبوی، ناظم ندوۃ العلماء، مکتبہ (مولانا ابوالحسن علی ندوی میاں کے والد)  
۳ انوار رضا، مطبوعہ ۱۹۶۷ء، شرکت حنیفہ لمیٹڈ، گنج بخش روڈ لاہور  
۴ المیزان، مطبوعہ ۱۹۶۶ء، ممبئی (بھارت)

۵ فقیہ اسلام، مطبوعہ ۱۹۸۱ء، آلہ آباد (بھارت) مصنفہ ڈاکٹر حسن رضا صاحب  
۶ حیات مولانا احمد رضا خاں بریلوی، مطبوعہ ۱۹۸۱ء، مکتبہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

By:- Prof. Mohammad Masud  
AHMAD Phd.,

نیر طبع



اس سلسلہ میں یہ نکتہ نظر انداز نہیں کیا جاسکتا کہ امام احمد رضا قدس سرہ کے فرزند اصغر حضرت مولانا مصطفیٰ رضا خان مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کے تلمیذ رشید مفتی محمد عجاز ولی خان مرحوم نے اپنی تحقیق کی بناء پر امام احمد رضا کی تصانیف کی تعداد ایک ہزار سے زیادہ لکھی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ امام احمد رضا ایسا جامع علوم اور صاحب تصانیف کثیرہ ہنر زمین پاک و ہند کو کوئی دوسرا میسر نہیں آسکا۔ حضرت مولانا مفتی وقار الدین صاحب ممبر مرکزی رویت ہلال کمیٹی مفتی دارالعلوم امجدیہ کراچی کی تحقیق کو اگر سامنے رکھا جائے تو ہمارے اس دعویٰ کو تقویت ملتی ہے کہ امام احمد رضا جامع علوم ہونے کے ساتھ ایک کثیر التصانیف عالم تھے۔ حضرت مولانا مفتی وقار الدین صاحب فرماتے ہیں کہ "وہ بریلی شریف میں نو سال تک مشہور درس گاہ مظہر اسلام میں تدریسی خدمات انجام دیتے رہے اور معقولات و منقولات کی نہایت اہم اور بلند پایہ کتابوں کی تدریس میرے ذمہ تھی۔ جب مجھے کسی کتاب میں کوئی مشکل پیش آتی تو اس کا حل یہ ہوتا کہ امام احمد رضا کے کتب خانہ سے اس کا نسخہ حاصل کر لیتا تھا۔ اس نسخہ پر حضرت امام احمد رضا قدس سرہ کا قلمی حاشیہ تحریر پاتا۔ جس کے مطالعہ سے میں ان مشکل مقامات کی تفہیم سے عہدہ برآ ہو جاتا اور میری تدریسی دشواریاں حل ہو جاتی تھیں۔ عموماً یہ مشکل مقامات ایسے ہوتے تھے جن کو عام طور پر محشی حضرات چھوڑ جاتے ہیں لیکن امام رضا کا حاشیہ وہاں موجود ہوتا تھا۔"



حضرت مولانا ابوصالح محمد فیض احمد ایسی بہا و لپوری نے "معارف  
رضا" میں امام احمد رضا کے چند حواشی پر روشنی ڈالی ہے۔ مولانا کا یہ  
مضمون تحقیقی نقطہ نگاہ سے بڑی قدر و منزلت کا حامل ہے جو صوف  
نے اپنے مضمون میں فنِ حدیث پر امام احمد رضا کے تقریباً ۴۲ حواشی  
کا ذکر کیا ہے اور فقہ پر ۳۲ حواشی کے نام تحریر کیے ہیں۔

امام احمد رضا نے نہ صرف تفسیر، حدیث اور فقہ پر حواشی تحریر  
فرمائے ہیں بلکہ سیر و سوانح، تصوف اور بیشتر علوم و فنون کی مشہور و معروف  
کتابوں پر حواشی تحریر فرمائے ہیں جس سے ان کی خداداد ذہانت،  
دقتِ نظر اور تجربہ علمی کا اندازہ ہوتا ہے مگر افسوس کہ یہ گنج گمائیہ ہمارے  
دسترس سے بہت دور ہے

امام احمد رضا کی مہدیا مصنفات در سائل کی طرح ان کے غیر  
مطبوعہ قلمی حواشی تک رسائی بھی ایک بڑی کٹھن منزل اور دشوار گزار  
مرحلہ تھا لیکن بقیۃ تعالیٰ سالہ ۱۹۶۱ء میں راقم الحروف بریلی شریف سے  
۴۲ مطبوعہ و غیر مطبوعہ حواشی پاکستان لانے میں کامیاب ہو گیا۔ ان  
حواشی میں بہ غیر مطبوعہ حواشی متنوع الموضوعات تھے جنکی تفصیل رسالہ  
"در علم لوگارتھم" میں موجود ہے۔

۹۔ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان کے علمی کارنامے، معارف رضا مطبوعہ ۱۹۸۲ء کراچی۔

۱۰۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی "معارف رضا" مطبوعہ کراچی ۱۹۸۳ء

۱۱۔ رسالہ در علم لوگارتھم (فارسی) مہشتی مولانا احمد رضا خان۔ مرتبہ سید

ریاست علی قادری۔ مطبوعہ ۱۹۸۰ء کراچی۔



۱۹۶۹ء میں حضرت مولانا خالد علی خاں صاحب نبیرہ مفتی اعظم  
 ہند نے تقریباً ڈھائی سو مطبوعہ و غیر مطبوعہ کتب و رسائل حضرت  
 مولانا تقدس علی خاں صاحب مدظلہ کی زیر نگرانی راقم الحروف کو بھجوائے  
 اللہ تعالیٰ جنہوں نے خیر عطا فرمائے جناب مولانا محمد ابراہیم صدیقی صاحب  
 کو جنہوں نے بڑی ہمت کا مظاہرہ کیا اور اس متاع بے بہا کو  
 اپنے ساتھ بریلی شریف سے لائے۔ یہ قیمتی خزانہ راقم الحروف کے پاس  
 محفوظ و موجود ہے۔ ان رسائل و کتب میں بیشتر منقولات و معقولات  
 کی مشہور کتب پر حواشی ہیں۔ اب تک جو حواشی کی فہرست سامنے  
 آئی ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان کی تعداد ایک سو پچاس سے  
 زیادہ ہے۔ میں اپنے ذاتی مشاہد سے کہتا ہوں کہ اگر امام  
 احمد رضا کے حواشی کو ان دوسری تصنیفات کی طرح جو ان کے اخلاف  
 کی دسترس میں ہیں تلاش کیا جائے تو ایک عظیم ذخیرہ ہاتھ لگ سکتا  
 ہے۔ میں نے جو ۱۵۰ حواشی کی فہرست مختلف کتب و رسائل سے  
 تیار کی ہے اور جس میں سے ۱۰۲ حواشی میرے پاس موجود ہیں ان  
 کے نام انشا اللہ ایک فہرست کی صورت میں کسی اور موقع پر قارئین  
 کو پیش کر دوں گا۔

راقم الحروف نے اپنے بعض کرم فرماؤں کے تعاون سے مذکورہ  
 حواشی کی عکسی نقول بنوا کر پاکستان میں مختلف مقامات پر ارباب  
 علم و فضل کو بھیج دی ہیں تاکہ محققین ان پر تحقیقی کام کر سکیں متنوع  
 الموضوع حواشی میں کثرت ایسے حواشی کی ہے جن کا تعلق علوم عقلیہ  
 سے ہے۔ مثلاً بہت سے حواشی علم ریاضی، فلکیات، ہیئت، نجوم،

جفر، ہندسہ، جبر و مقابلہ، مثلث، توحیت، ارتماطیقی، رد فلسفہ  
قدیمہ، رد فلسفہ جدیدہ وغیرہ پر مشتمل ہیں۔ ان کے مطالعے سے امام  
احمد رضا کی علمیت، تجرذ کاوت اور وسعت منطری کا قائل ہونا  
پڑتا ہے۔ منقولات میں، تفسیر، حدیث، فقہ، سیر و سوانح اور تصوف  
کی مشہور کتابوں پر آپ کے بہت سے حواشی موجود ہیں۔ یہ کثیر حواشی  
اس بات کے غماض ہیں کہ امام احمد رضا جیسا عالم دین اور فقیہ  
کہیں صدیوں میں پیدا ہوتا ہے۔

جب ایک طرف مالی مجبوریاں حائل ہوں اور دوسری طرف  
بے حسی کا یہ عالم کہ کسی نے ان حواشی کو دیکھنے تک کی زحمت  
گوارا نہ کی۔ (سوائے معدود چند حضرات کے) اس لیے یہ ایک  
بہت ہی مشکل مرحلہ تھا کہ امام احمد رضا کے تمام حواشی کو منظر عام  
پر لایا جاتا۔ جی تو یہی چاہتا تھا کہ تمام حواشی کو کتابی صورت میں شائع  
کر کے ارباب علم و فضل کی خدمت میں پیش کر دیا جائے لیکن اپنی  
کوٹاہ دستی اور خواجہ کاشان رضویت کی سر دہری آرٹ سے آئی ڈی ہم بجا  
اس کے کہ امام احمد رضا کے علمی تبرکات جو آپ نے بطور امانت  
ہمارے پاس چھوڑے ہیں انہیں منظر عام پر لاتے ان کی یاد سے  
بھی فائدہ ہوتے جا رہے ہیں۔ اس کے برعکس ہماری دینی مصروفیت  
اور عقیدت مندی محقق چند رسوم تک محدود ہو کر رہ گئی ہیں۔ کاش  
ہم اندازہ کر سکتے کہ جس محسن نے اپنی پوری زندگی علم کی خدمت میں  
صرف کردی اور ہم کو وہ علمی خزانہ عطا کیا کہ اگر ہم اس سے استفادہ  
کرتے تو ثریا پر کمندیں ڈال سکتے تھے۔ لیکن افسوس کہ ہم امام



احمد رضاؒ سے عقیدت مندی کا تو دم بھرتے ہیں اور سوادِ اعظم کے  
 کھوکھلے لغزوں سے دل کو خوش کر لیتے ہیں لیکن جب عمل کا وقت  
 آتا ہے تو منہ پھیر لیتے ہیں۔ آج اخیار ہم پر طعنہ زن ہیں کہ جس  
 امام احمد رضاؒ کے شیدائی خود کو سنگ بار گاہِ رضوی کہلانے میں  
 تو فخر محسوس کرتے ہیں لیکن ان کی علمی کاوشیں متابعِ کلمہ سیر کی طرح  
 ایمنوں کی بے توجہی پر نوحہ کناں ہیں۔ اور ہے بھی یہ بات سچ کہ جس  
 محسن کے خوشہ چینیوں میں شمار ہونا ہم اپنے لیے باعثِ سعادت  
 سمجھتے ہیں اس کی فراموشی کے لیے ہمارا ایک ایک عمل گواہ ہے۔  
 ایک مخلص عقیدت مند وہ ہیں کہ اپنے اکابر و عمائد کی قلیل  
 تصانیف کی تعداد میں اس طرح اضافہ کر رہے ہیں کہ ان کے بعد  
 ان کے عقیدت مند قلم جنبش میں لا کر ان کے نام سے کتبِ تالیف  
 تصنیف کر کے ان کی شہرت اور وقارِ علمی میں اضافہ کر رہے ہیں اور  
 مقصد یہ ہے کہ کثرتِ تصانیف میں کسی نہ کسی طرح ان کو امام احمد رضاؒ  
 کے بدرِ مقابل لاسکیں اور امام احمد رضاؒ کی عظمت کے بلند مقام کی  
 انفرادیت کو ختم کر دیں۔ دوسری طرف وہ ہیں جن کی نگارش کے نتائج  
 حقیقت میں مایہ نخر تو نہیں تھے صرف چند کتب ان کی تالیف کے  
 دائرے میں آتی ہیں لیکن ان کے عقیدت مندوں نے اس کو ایک  
 عظیم کارنامہ قرار دے کر اس طرح خراجِ تحسین پیش کیا کہ ان کی شہرت  
 کی بلندی آسمان کو چھونے لگی۔ گویا وہ ہزاروں کتابوں کے مولف و  
 مصنف ہیں۔ اور ایک ہم ہم ہیں کہ خوانِ نعمت ہمارے سامنے بچھا ہے۔  
 لیکن ہم میں اتنی سکت ہی نہیں کہ الیوانِ نعمت سے لذت آشنا ہو سکیں۔

آج کے ترقی یافتہ دور میں جہاں ہر بات تحقیق کے معیار پر پرکھی جاتی ہے۔ اور دلائل کی کسوٹی پر کسی جاتی ہے دنیا نے رضویت نے اپنے عظیم محسن کے علمی کارناموں کو اس طرح بھلا دیا ہے جیسے وہ اور اس کے علمی کارنامے نہ قابل ذکر تھے اور نہ قابل ذکر ہیں۔ اس سے بڑا اور کون سا ایسا ہو سکتا ہے کہ ہم علمی دولت کا ایک گنج گراںمایہ رکھتے ہوئے بھی خالی ہاتھ ہیں۔ حیف صد حیف۔ امام احمد رضا کے مناقب کا تو ذکر ہی کیا خود ان کے عقیدت مندوں نے ان کو سب سے زبردست نقصان پہنچایا۔ اور اس تاریخ ساز ہستی کے ساتھ وہ ظلم کیا کہ بیگانے بھی تڑپ گئے۔

ہر کس از دست غیر نالہ کند

سعدی از دست خویش شن فریاد

اگر اس عظیم ہستی نے علم و آگہی کا یہ گراں بہا گنجینہ دوسروں کے سپرد کیا ہوتا تو عقیدت کیش اس کی وہ قدر افزائی کرتے کہ اس کی شہرت کے طغیان سے زمین و آسمان گونجتے اٹھتے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا کرم، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا طفیل اور غوث الاعظم کی شفقت ہے کہ ہماری اس بے اعتنائی کے باوجود امام احمد رضا کو وہ عظمت و شہرت عطا ہوئی کہ دنیا حیران و ششدر ہے۔

امام احمد رضا کے وصال کے بعد آپ کے مکتب فکر اور مسلک حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے صرف و طریقہ رہ گئے تھے۔ ایک تو وعظ و تقریر کے ذریعے آپ کے فرامودات کو عام کیا جاتا۔ دوسرے آپ کی تصانیف و تالیفات، رسائل و حواشی کو جلد سے جلد منظر عام



پر لانے کی کوشش کی جاتی، مگر ہوا یوں کہ شق آخری سے ہم بالکل بے تعلق ہو کر بیٹھ رہے۔ اس بے اعتنائی اور احسان ناشناسی کے سبب سے بڑے مجرم وہ ہیں جو اس کے اہل تھے۔ جو نشر و اشاعت کے میدان میں تجربہ بھی رکھتے تھے اور سرمایہ بھی لیکن بقول ”زہوت“ کے کہ تیری تمنا کرے کوئی“

آج جدید رجحانات سے متاثر ذہن اور تحقیق و دلائل کی رٹپ رکھنے والے نکتہ سنج حضرات کو ٹھوس علمی طریقے، حقائق، شواہد اور دلائل ہی سے متاثر کیا جاسکتا ہے۔ وعظ و تقریر اور زبانی دعوے ان کو متاثر نہیں کر سکتے۔ ہمیں یہ ماننا پڑے گا اور ان حقائق کے پیشِ نظر یہ تسلیم کرنا ہوگا کہ اب ہم وعظ و تقریر کی ڈگر سے ہٹ کر اس راہ پر قدم رکھیں جہاں علمی حقائق کو صفحہ قرطاس پر پیش کر کے اپنے دعوے کی صداقت کو منوایں۔ تحریری ذرائع ابلاغ یعنی وسائل نشر و اشاعت کی ہمارے پاس کمی ہے۔ یہ کمی وقت کی ایک دردناک خلش ہے۔ ہماری انہی کمزوریوں کے باعث باطل ہم پر خندہ زن ہے کہ جسکی علمی فضیلت اور تکبر کے ہم گن گاتے ہیں اور جسکی تصانیف کی گراں مائیگی کی تعریف میں زمین و آسمان ایک کر دیتے ہیں جب مصری تقاضوں کے تحت ثبوت طلب کیا جاتا ہے تو ہم بالکل تہی دامن نظر آتے ہیں۔

پچھلے دس پندرہ برسوں میں علمی سطح پر کچھ اشاعتی کام ضرور ہوئے ہر چند کہ نہ ہونے کے برابر، پھر بھی اپنی افادیت و اثر کے اعتبار سے بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ کیونکہ اب مخالفین بھی معترف

منظر آتے ہیں کہ امام احمد رضا جیسی جامع العلوم شخصیت کہیں صدیوں  
 میں پیدا ہوتی ہے۔ جب تک امام احمد رضا کی تصانیف منظر عام  
 پر نہیں آتی تھیں محققین امام احمد رضا کے کثیر التصانیف معنف ہونے  
 کے بارے میں تذبذب کا شکار تھے۔ لیکن آج جبکہ ان کی تصانیف کا  
 عشر عشر بھی ہم پیش نہیں کر سکے وہ کھل کر ان کے تجربہ علمی کا اعتراف  
 کر رہے ہیں۔ محققین و مخالفین کے خیالات میں اس تندی کی وجہ اس  
 کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے کہ انہوں نے امام احمد رضا کی تصانیف  
 کے مطالعہ سے بہرہ اندوز و مستفید ہو کر اپنی شرافت علمی کے باعث  
 ایک حقیقت کا اعتراف کیا ہے اور اپنی محققانہ ذہانت کو تعصب  
 کا شکار نہیں ہونے دیا اور وہی کچھ کہا جس کے ٹھوس شواہد و حقائق  
 ان کی نگاہوں کے سامنے تھے۔ اگر ان حقائق کی روشنی نے اب بھی  
 ہماری نگاہوں کے سامنے سے بے اعتنائی کی تیرگی دور نہیں کی تو  
 یہ ایک عظیم سانحہ ہو گا۔ جو حقائق اور نتائج ہمارے سامنے ہیں اور  
 پچھلے پندرہ سالوں میں جو کچھ مقوڑا بہت اشاعتی کام ہوا ہے  
 اس کو سامنے رکھتے ہوئے اگر ہم نے اس میں تیز رفتاری پیدا  
 نہ کی تو اس دوڑ میں ہم بہت پیچھے رہ جائیں گے۔ دوسروں نے  
 ہم سے بہت بعد میں اس راہ میں قدم رکھا تھا لیکن آج وہ اس  
 دوڑ میں ہم سے بہت آگے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ ان کی تیز رفتاری  
 ہماری سست گامی سے بازی لے جائے گی۔

یاران تیز گام نے منزل کو پایا  
 ہم بیٹھے منتظر جس کا رواں ہے



ایک ہزار سے زائد تصانیف میں امام احمد رضا کے اب تک تقریباً تین سو رسائل و کتب شائع ہوئے ہیں۔ ان میں زیادہ تعداد ان کی ہے جن کا موضوع ”خلافت و جدل“ ہے۔ اس لیے علمی حلقوں میں امام احمد رضا کا وہ تعارف نہ ہو سکا جس کے وہ مستحق تھے۔ شروع میں ان کتابوں کو دیکھ کر اہل علم بھی سمجھتے تھے کہ خلافت و جدل پر مشتمل تصانیف کے علاوہ ان کے علمی خزانے میں کچھ اور نہیں ہیں۔ لیکن اب جبکہ منقولات و معقولات کے موضوعات پر چند ہی کتابیں سامنے آئی ہیں اور محققین نے ان کتب کا بنظر غائر مطالعہ کیا ہے تو بعض تو صرف نادیر روزگار حواشی ہی دیکھ کر حیران و ششدر رہ گئے۔

امام احمد رضا کے معتقدین و متوسلین کی اکثریت اس احساس و اعتراف کے باوصف کہ اعلیٰ حضرت کی شخصیت اور علمی کارناموں کو روشناس کرانے کے لیے خاطر خواہ کام نہیں ہوا، میدان عمل میں قدم رکھنے سے کتراتے ہیں جبکہ علماء و مشائخ اہل سنت اور ارباب ثروت کی متحدہ اور اجتماعی کوششوں سے بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ ہماری یہ کوتاہی و غفلت ہم سب کے لیے باعث ندامت ہے۔ مخالفین تو مخالفین ہیں ان سے کیا توقع ہو سکتی ہے۔ سوائے بے التفاتی اور دشنام طرازی کے۔ ہم خود کب تک امام احمد رضا کے علمی کارناموں کا ذکر محض زبانی کرتے اور سنتے رہیں گے؟ کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ امام احمد رضا کے علمی حقائق اور فقیہانہ موشگافیوں کو مطبوعہ شکل میں پیش کر کے دنیا کو دکھا دیں کہ ہمارے دعوے کی اساس محض عقیدت پر نہیں بلکہ حقیقت پر قائم ہے۔ کاش امام احمد رضا کے کرداروں

عقیدت مندوں میں سے چند ہی اس حقیقت کو تسلیم کر کے آگے بڑھیں  
 تاکہ اس عظیم علمی ذخیرے کو منظر عام پر لایا جائے جو اب تک ہماری نگاہوں  
 کی دسترس سے دور ہے۔ بحمد اللہ امام احمد رضاؒ کے کچھ مخلصین و معتقدین  
 نے اس طرف توجہ کی۔ اور وقت کی پکار پر کان دھرے ہیں۔ لبیک  
 کہا ہے اور ارباب فکر و نظر کو امام احمد رضاؒ کے علمی ذخیرے کی طرف  
 متوجہ کیا ہے۔ مرکزی مجلس رضا لاہور نے امام احمد رضاؒ کے مختلف  
 رسائل و کتب تین لاکھ سے زیادہ کی تعداد میں ملکی و غیر ملکی سطح پر  
 مفت پیش کر کے ایک عظیم کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ اس  
 کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ اللہ تعالیٰ مرکزی مجلس رضا  
 کے راج و روال جناب حکیم محمد موسیٰ صاحب امرتسری اور ان کے رفقاء  
 کا سایہ دنیاۓ سنت پر تادیر قائم رکھے جنکی مساعی جمیلہ سے اب تک  
 لاکھوں انسان اس نابغہ دوراں اور اس کے چند علمی کارناموں سے  
 روشناس و مستفید ہو چکے ہیں۔ اگر کام اس بیج پر ہوتا رہا تو انشاء اللہ  
 تعالیٰ مسلمانوں کی اکثریت اور سواد اعظم امام احمد رضاؒ کے علمی کارناموں  
 سے روشناس و مستفید ہو سکے گا۔

یہ دنیا مخلص، عقیدت کیش، علم دوست اور اصحاب فکر و قلم  
 سے خالی نہیں ہے۔ اور جب تک ایسے لوگ موجود ہیں انشاء اللہ تعالیٰ  
 کامیابی کے راستے سدود نہیں ہوں گے۔ پچھلے چند برسوں میں  
 نامساعد حالات کے باوجود کچھ ایسے حضرات سامنے آئے جنہوں نے  
 امام احمد رضاؒ کے علمی کارناموں کو منظر عام پر لانے کے سلسلے میں ادارہ  
 تحقیقات امام احمد رضاؒ سے مالی تعاون کیا۔ ”معارف رضا“ اور ”دائرۃ



المعارف امام احمد رضا "ان ہی مخلص اور علم دوست حضرات کے مالی تعاون کے آئینہ دار ہیں۔ ان کا تعاون اگر اسی طرح شامل رہا تو امید ہے کہ ادارہ عرس امام احمد رضا کے موقع پر مزید کتابیں پیش کر سیکے گا۔

"امام احمد رضا اور عالم اسلام" مولفہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد آپ کی خدمت میں اسی سال پیش کی گئی۔ ادارہ ان تمام حضرات کا بعظیم قلب شکر گزار ہے جنہوں نے اس کارِ خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر اپنے اخلاص و عقیدت مندی کا عملی ثبوت دیا۔ امام احمد رضا پر ایک اور کتاب "اجالہ" پروفیسر موصوف تحریر فرما رہے ہیں۔ انشاء اللہ یہ کتاب بھی جلد منظر عام پر آنے کی توقع ہے۔ پروفیسر صاحب امام احمد رضا پر ایک مبسوط سوانح لکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں جبکی ضخامت تقریباً دو ہزار صفحات پر مشتمل ہوگی۔ پروفیسر صاحب نے بڑی محنت کاوش کے بعد ضروری مواد مہیا کر لیا ہے اور اگر کوئی امر خاص مانع نہ ہو تو یہ کتاب انشاء اللہ تعالیٰ دو تین سال میں منظر عام پر آ سکتی ہے۔

لیکن جب ایسے مخلص اور بابِ قلم ہماری سر دہریاں دیکھتے ہیں تو ان کا تیز رواں قلم رکنے لگتا ہے۔ اور وہ کسی دوسرے علمی کام کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں تاکہ قلم کی تیز رفتاری میں کمی واقع نہ ہو جائے۔

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا اپنے مخلص کرم فرماؤں کے تعاون سے متنوع حواشی میں سے وہی حواشی اس وقت پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے جبکی فلمیں تیار تھیں۔ مگر نہ ابھی ان سے تعداد میں دس گنا حواشی ایسے موجود ہیں جنکی اشاعت کا کام باقی ہے پیش نظر حواشی کے ضمن میں ایک بات عرض کرنا ضروری ہے اور وہ یہ

ہے کہ امام احمد رضا کی غیر مطبوعہ کتب رسائل کی خاصی تعداد مختلف حضرات کے پاس بریلی شریف میں ہے۔ بڑی ستم ظریفی یہ ہے کہ اگر ایک کتاب کے کچھ اوراق اور صفحے ایک صاحب کے پاس ہیں تو بقیہ کسی دوسرے صاحب کے پاس۔ ان سب کو سمیٹ کر یکجا کرنا جوئے شیر لانے سے کم نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس کتاب میں بعض حواشی صرف چار ورق بھی آپ کو نظر آئیں گے جس سے یہ غلط اندازہ نہ لگایا جائے کہ امام احمد رضا نے صرف چار ورق حاشیہ لکھا ہے جیسا کہ بعض بے خبر حضرات نادانستہ طور پر اظہار خیال کرتے ہیں۔ راقم الحروف کے پاس ایسے بے شمار حواشی کا ذخیرہ موجود ہے جن میں سے بعض کی ضخامت تین سو صفحات پر مشتمل ہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا کہ صرف ان ہی حواشی کو شائع کیا جا رہا ہے جو راقم کے پاس موجود ہیں اور جن کی فلمیں بنوائی گئی تھیں۔ ان میں سے اکثر حواشی مکمل نہیں ہیں جس کا سبب میں ابھی بیان کر چکا ہوں۔ لیکن ان کو بطور نمونہ پیش کرنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ ارباب علم و فن امام احمد رضا کے علمی مقام و مرتبہ کو اپنی تحقیق کا محور بنائیں اور اپنی محققانہ ذمہ داریوں کو احسن طریقے پر پورا کریں۔

۱۹۸۲ء میں ”معارفِ رضا“ میں حضرت علامہ شمس بریلوی نے ایک بسیط اور جامع مقالہ میں امام احمد رضا کے چند حواشی کا تحقیقی جائزہ پیش کیا تھا جسکی علمی حلقوں میں بڑی قدر کی گئی۔ اس مقالے کی تعریف میں پاکستان کے ریٹائرڈ چیف جسٹس جناب جسٹس قدیر الدین احمد صاحب نے ”امام احمد رضا کا نفرنس“ منعقدہ ۱۸ دسمبر ۱۹۸۲ء بمقام



متیسو سو فیکل ہال کراچی میں جب اپنے زرین خیالات کا اظہار فرمایا تو صاحب  
مقالہ کو ان کی نگارش پر مبارک باد پیش کی۔ حضرت علامہ شمس بریلوی کی  
علمی اور ادبی صلاحیتوں، ان کے وسیع مطالعے، عمیق نظری اور اعلیٰ حضرت  
امام احمد رضا سے عقیدت کیشی کی بنا پر ان سے درخواست کی گئی کہ وہ  
حواشی کے اس مجموعے پر ایک مقدمہ تحریر فرمائیں جسکو انہوں نے قبول فرمایا  
کہ اپنی علم دوستی، وسیع قلبی اور امام احمد رضا سے خصوصی نسبت کا  
ثبوت دیا۔ مقدمہ آپ کے سامنے ہے۔ حواشی کے اس مجموعہ میں سے  
سوانح امام احمد رضا کی نگارش پر و فیئر ڈاکٹر محمد مسعود صاحب کے قلم  
کی تراوش ہے۔ جن کا قلم پچھلے بیس سال سے امام احمد رضا کے علمی  
کارناموں کے تعارف کے لیے وقف ہو کر رہ گیا ہے۔ پروفیسر صاحب  
نے امام احمد رضا پر اب تک جتنا کام کیا ہے اس کا اگر ہم موازنہ کریں تو ہم  
یہ کہنے میں حق بجانب ہوں گے کہ اس میدان میں ان کا کوئی مسد  
مقابل نہیں۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں محسنین رضویت پر اپنا بے پناہ  
فضل و کرم فرمائے کہ جب اور جس وقت بھی ان سے امام احمد رضا پر  
کچھ لکھنے کو کہا گیا تو ان حضرات نے اپنی دوسری علمی مصروفیات کو ثانوی  
حیثیت دی اور فوراً امام احمد رضا پر لکھنے کو تیار ہو گئے۔ میں کس  
زبان سے اپنے ان کرم فرماؤں کا شکریہ ادا کروں جن کی مدد کے بغیر  
میرے لیے ایک قدم اٹھانا بھی دشوار تھا۔ رب عزوجل ان کو ان کے  
علمی خدمات کا بہترین اجر عطا فرمائے اور اپنی بارگاہ میں ان کے علمی  
اور ادبی کارناموں کو شرف قبولیت بخشے۔ ان کے درجات میں بلندی  
عطا فرمائے اور ان کے حوصلوں میں مزید پختگی بخشے تاکہ ان کے قلم سے

ایسے فن پائے منظم شہود پر آئیں جن سے لوگ قیامت تک مستفیض ہوتے رہیں۔

۷۔ اس دعا ازمن و جملہ جہاں آمین یا ذی  
فی الحال یہ چند حواشی پیش خدمت ہیں۔ اگر حالات مساعد ہے  
تو بقیہ حواشی بھی اسی طرح اگلے برسوں میں یکے بعد دیگرے منظم شہود  
پر آجائیں گے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں علم کی خدمت کرنے  
کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ بجاہ سید المرسلین۔

وَمَنْ لِّلّٰهِ تَعَالٰی عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ؕ

سید محمد ریاست علی قادری

(ادارہ تحقیقات امام احمد رضا)

کراچی

۲۲ اکتوبر ۱۹۸۳ء



# حیات امام احمد رضا

امام احمد رضا نسباً پٹھان، مسلکاً سُنی حنفی اور مشرباً قادری تھے۔ والد ماجد مولانا نقی علی خان علیہ الرحمۃ (م ۱۲۹۷ھ / ۱۸۸۰ء) اور جد امجد مولانا رضا علی خان علیہ الرحمۃ (م ۱۲۸۲ھ / ۱۸۶۵ء) متبحر عالم اور صاحبِ تصنیف بزرگ تھے۔ امام احمد رضا کی ولادت ۱۰ شوال المکرم ۱۲۷۲ھ مطابق ۲۴ جون ۱۸۵۶ء کو بریلی (یوپی بھارت) میں ہوئی۔ محمد نام رکھا گیا اور تاریخی نام المختار (۱۲۷۲ھ) تجویز کیا گیا۔ جد امجد نے احمد رضا نام رکھا۔ بعد میں خود امام احمد رضا نے عبد المعطف کا اضافہ کیا۔ آپ اکثر علوم و فنون میں دسترس رکھتے تھے۔ بعض علوم و فنون معاصرین علماء سے حاصل کیے اور بعض میں ذاتی مطالعہ اور غور و فکر سے کمال حاصل کیا۔ مندرجہ ذیل ۲۱ علوم و فنون اپنے والد ماجد مولانا نقی علی خان علیہ الرحمۃ سے حاصل کیے۔

علم قرآن، علم حدیث، اصول حدیث، فقہ، (مجلہ مذاہب)، اصول فقہ، جہدک، تفسیر، عقائد، کلام، نحو، صرف، معانی، بیان، بدیع، منطق، مناظرہ، فلسفہ، تکبیر، ہیاء، حساب، ہندسہ۔

حضرت شاہِ آلِ رسول (م ۱۲۹۷ھ / ۱۸۸۱ء) شیخ احمد بن زینی دحلان مکی (۱۲۹۷ھ / ۱۸۸۱ء) شیخ عبد الرحمن مکی (م ۱۳۰۱ھ / ۱۸۸۳ء) شیخ حسین بن صالح مکی (م ۱۳۰۳ھ / ۱۸۸۴ء) شیخ ابو الحسین احمد النوری

(م ۱۳۲۴ھ / ۱۹۰۶ء) علیہم الرحمہ سے بھی استفادہ کیا اور مندرجہ ذیل

۱. علوم و فنون حاصل کیے۔  
قرآن، تجوید، تصوف، سلوک، اخلاق، اسماء الرجال، سیر، تاریخ، لغت، ادب۔

مندرجہ ذیل ۱۴ علوم و فنون ذاتی مطالعے اور بصیرت سے حاصل

کیے۔  
ارثا طبعی، جبر و مقابله، حساب سنی، لوگاریتھمات، توحیدیت،  
مناظر و مریا، اگر، زیجات، مثلث کروی، مثلث مسطح، ہیپاٹہ جدیدہ،  
مرتببات، جغرافیہ، زائچہ۔  
اس کے علاوہ نظم و نثر فارسی، نظم و نثر ہندی، خط نسخ، خط نستعلیق  
وغیرہ میں بھی کمال حاصل کیا۔

علوم و فنون سے فراغت کے بعد تعین و تالیف، درس و  
تدریس اور فتویٰ نویسی میں ہمہ تن مصروف ہو گئے۔ تقریباً ۵۰ علوم و  
فنون میں ہزار سے زیادہ کتب و رسائل آپ سے یادگار ہیں۔ امام احمد  
رضا کی علمی تخلیقات میں مثنوی و حواشی خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ جن  
کا تعلق مختلف علوم عقلیہ و نقلیہ سے ہے۔ ان میں سے بیشتر عربی  
اور فارسی میں ہیں اور امام احمد رضا کی سرمدت فکر، دقت نظر، تجربہ اور  
تعمق کے روشن شواہد و دلائل ہیں۔

(۲)

امام احمد رضا (۱۲۹۴ھ / ۱۸۷۷ء) میں اپنے والد ماجد کے ہمراہ  
شاہ آل رسول مارہروی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۲۹۷ھ / ۱۸۷۹ء) کی خدمت



میں حاضر ہو کر سلسلہ قادریہ میں بیعت ہوئے اور مختلف سلاسل طریقت میں خلافت و اجازت حاصل کی۔ مثلاً قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ، بدلیعیہ، علویہ وغیرہ وغیرہ۔

( ۱۲۹۶ھ / ۱۸۷۸ء ) میں پہلی بار حج بیت اللہ کے لیے والد ماجد کے ہمراہ عازمِ حرمین ہوئے۔ قیامِ مکہ معظمہ کے زمانے میں امام شافعیہ شیخ حسین بن صالح جبل اللیل آپ سے بے حد متاثر ہوئے اور فطر مسرت سے فرمایا۔

انی لاجد نور اللہ من ہذا الجبین

ترجمہ: ”بے شک میں اس پیشانی میں اللہ کا نور پاتا ہوں“

۱۳۲۲ھ / ۱۹۰۵ء میں آپ دوسری بار زیارتِ حرمین شریفین اور حج بیت اللہ کے لیے حاضر ہوئے۔ اس سفر میں حرمین شریفین کے علمائے کبار نے بڑی قدر و منزلت فرمائی۔ علمائے مکہ نے لوٹ کے متعلق ایک استفتاء پیش کیا جو علمائے حرمین کے لیے عقدہ لایحل بنا ہوا تھا۔ امام احمد رضا نے محض حافظہ کی بناء پر قلم برداشتہ عربی میں اس کا جواب تحریر فرمایا اور یہ تاریخی نام رکھا:-

کشف الفقیہ الفاہم فی احکام قرطاس الدراہم

( ۱۳۲۲ھ / ۱۹۰۴ء ) اس جواب کو پڑھ کر علمائے حرمین

بے حد متاثر ہوئے۔

کشف الفقیہ کے علاوہ ایک اہم کتاب علمائے مکہ کے ایک استفتاء کے جواب میں تحریر فرمائی اور اس کا یہ تاریخی نام تجویز کیا۔  
الدولة المکیة، بالمادة الغیبیة ( ۱۳۱۳ھ / ۱۹۰۵ء ) پھر

الغیوض الملکیہ المحبب الدولة الملکیہ کے عنوان سے اس کے تعلقات  
حواشی تھے۔ اس رسالے میں مسئلہ علم غیب پر محققانہ بحث کی ہے۔ علمائے  
حرمین نے جو اس پر تقاریر تحریر کی ہیں ان سے اس کی اہمیت کا اندازہ  
ہوتا ہے۔ تعجب خیز بات یہ ہے کہ امام احمد رضا نے یہ دونوں کتابیں  
دوران سفر بغیر کوئی کتاب مطالعہ کئے محض یادداشت کی بناء پر تالیف  
فرمائیں۔ آپ کی سرعت تحریر، قوت حافظہ اور جزئیات فقہ پر مہارت  
واقفیت کو دیکھ کر علمائے حرمین حیران تھے؛ (نزہۃ الخواطر ج ۸ ص ۳۹)  
امام احمد رضا کو علمائے حرمین بڑی قدر و منزلت کی نظر سے دیکھتے  
تھے۔ بعض علماء نے مجدد امت تک لکھا ہے۔ چنانچہ شیخ اسماعیل خلیل  
(حافظ کتب الحرم) تحریر فرماتے ہیں:-

لوقیل فی حقہ انہ مجدد ہذا القرن لکان حقاً وصدقا

(حمام الحرمین، ص ۱۲۰، ۱۲۱)

اسی طرح شیخ علی شامی ازہری احمدی درویدی مدنی تحریر  
فرماتے ہیں:-

امام الائمة المجدد لهذه الامة

(حمام الحرمین، ص ۲۶۲)

(۳)

فن فتاویٰ نویسی میں امام احمد رضا اپنے معاصرین میں ممتاز تھے۔  
انہوں نے تقریباً ۵۴ سال تک یہ فرائض بحسن و خوبی انجام دیئے۔ فقہ میں  
جدہ الممتار (حاشیہ شامی) اور فتاویٰ رضویہ (۱۲ مجلدات) کے علاوہ  
ایک اور علمی شاہکار ترجمہ قرآن کریم ہے جو (۱۳۳۰ھ/ ۱۹۱۱ء) میں



کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن کے نام سے منظر عام پر آیا اور جس کے تفسیری حواشی خدائیں العرفان فی تفسیر القرآن کے نام سے مولانا نعیم الدین مراد آبادی نے تحریر فرمائے جو ایجاز و اختصار اور جامعیت کے لحاظ سے بے نظیر ہیں۔ حال ہی میں بعض حضرات نے اس ترجمے کے خلاف ایک شورش برپا کی ہے۔ راقم کے نزدیک اس کی حیثیت علمی نہیں بلکہ مراہر سیاسی لطیفاتی اور نظریاتی ہے۔ یہ ترجمہ ۲۰ برس پہلے ہوا، ظاہر ہے کہ اس طویل عرصے میں دونوں طرف بیسیوں ایسے متبحر علماء گزرے جس کا پاسنگ بھی آج نہیں ملتا۔ جب ان کو اس ترجمے میں غلطیاں نظر نہ آئیں تو پھر ہماری خوردہ گیری کی کوئی علمی حیثیت نہیں ہے۔ اصل میں بات یہ ہے کہ گذشتہ تیرہ برس میں امام احمد رضا کا شہرہ پاک و ہند سے گزر کر دیا، مشرق و مغرب میں پھیل چکا ہے۔ ظاہر ہے یہ بات ان حضرات کو پسند نہیں جو امام احمد رضا کو بقول خود دفن کر چکے تھے۔ اب امام احمد رضا کے آفتاب فکر کے سامنے ان کا چراغ فکر ٹٹمانے لگا۔ یہ بات کس کو گوارا ہو سکتی ہے کہ کسی کی گرم بازاری کے باعث اس کا بازار سرد ہو جائے۔

امام احمد رضا نے قرآن کریم کا جس نظر سے مطالعہ کیا اس کا اندازہ ان کے اس مصرعے سے ہوتا ہے :

ع قرآن سے میں نے نعت گوئی سیکھی

(حدائق بخشش، جہد دوم، ص ۹۹)

وہ فن شعر میں کمال رکھتے تھے۔ نعت گوئی کو اپنا مسلک شعری بنایا۔ ہر مصنف شاعری پر طبع آزمائی کی۔ لیکن عجیب بات یہ ہے کہ ہر

جگہ لغت ہی کی بھلک نظر آتی ہے۔ ان کے دیوان ”حدائق بخشش“ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کو اردو، فارسی، عربی اور ہندی وغیرہ میں شعر گوئی پر پور پور عبور حاصل تھا۔ ان کا مشہور سلام جس کا مطلع ہے

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

شمع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

پاک و ہند کے طول و عرض میں پڑھا جاتا ہے۔

تحریک آزادی کے سلسلے میں امام احمد رضا اور ان کے تلامذہ و خلفاء کی خدمات قابل ذکر ہیں۔ انہوں نے انیسویں صدی کے آخر سے مسلمانوں کے سیاسی حالات بنظر غائر مطالعہ کیے اور تحریر و تقریر کے ذریعے اپنی اصلاحات اور تجاویز پیش کیں جو ۱۹۱۲ء میں کلکتہ سے شائع ہوئیں۔ اس سے قبل ۱۸۹۷ء میں پٹنہ کے اجلاس میں اسی موضوع پر اظہار خیال فرمایا۔ امام احمد رضا کے آخری دور میں سیاست نے ایک نیا رخ اختیار کر لیا تھا۔ تقریباً (۱۹۱۹ء/۱۳۳۹ھ) میں تحریک خلافت کا آغاز ہوا اور دوسرے ہی سال (۱۹۲۰ء/۱۳۳۹ھ) میں گاندھی کے ایماء پر تحریک ترک موالات کا آغاز ہوا۔ انجام سے بے نیاز ہو کر ہندو مسلم تفریق و شکر ہو رہے تھے۔ امام احمد رضا نے اس اختلاط کے خطرناک نتائج سے آگاہ فرمایا اور ایک معرکتہ آرا رسالہ المسحبة المؤتمنة فی آیۃ المستحبة (۱۳۳۹ھ/۱۹۲۰ء) تحریر کیا۔ بعض حضرات امام احمد رضا پر انگریز نوازی کا الزام لگاتے ہیں۔ لیکن حقائق اس کے بالکل برعکس ہیں۔ جس کی تحقیق راقم نے اپنے مقالے ”گناہ بے گناہی“ (مطبوعہ لاہور ۱۹۸۳ء) میں کی ہے۔ امام احمد رضا



کا دامن انگیز نوازی کے الزام سے یکسر پاک تھا۔ ہاں الزام لگانے والوں کے دامن ضرور داغدار ہیں۔ امام احمد رضا کے متوسلین و معتقدین نے ۱۳۵۹ھ / ۱۹۴۰ء میں مطالبہ پاکستان کے اعلان کے ساتھ ساتھ اپنی مساعی تیز تر کر دیں۔ ان کے خلوص اور جذبے کا اندازہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی کے اس عزم سے ہوتا ہے۔

”پاکستان کی تجویز سے جمہوریت اسلامیہ کو کسی طرح دست بردار ہونا منظور نہیں۔ خود قائد اعظم محمد علی جناح اس کے حامی رہیں یا نہ رہیں۔“

(حیات مہدرافاضل، ص ۱۸۶، مکتوب ۲)

اسی طرح سید محمد محدث کچھوچھوی (تلمیذ مولانا احمد رضا خاں) نے آل انڈیا سنی کانفرنس منعقدہ اجیر تشریف (۵ تا ۶ رجب ۱۳۶۵ھ / ۱۹۴۶ء) میں خطبہ صدارت میں یہ پرجوش کلمات کہے۔

”اٹھ پڑو، کھڑے ہو جاؤ، چلے چلو، ایک منٹ نہ رکو، پاکستان بنا لو تو جا کر دم لو۔“ (الخطبہ الاشرفیہ، ص ۳۸)

امام احمد رضا نے ۲۵ صفر ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء کو بوقت نماز جمعہ ۳۸ بجکر ۳۸ منٹ پر وصال فرمایا۔ چند ماہ قبل آن کریم کی اس آیت سے الہامی طور پر اپنا سجدہ وفات نکالا تھا۔

و یطاف علیہم بانیۃ من فضۃ و اکواب

(وصایا شریف، ص ۱۲۱)

(۵)

آپ کے دو فرزند تھے۔ حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان

علیہ الرحمہ اور مفتی اعظم مولانا مصطفیٰ رضا خان علیہ الرحمہ۔ مولانا حامد رضا خان  
ربیع الاول ۱۳۹۲ھ / ۱۸۷۵ء میں پیدا ہوئے۔ کتب معقول و منقول والد  
ماجد سے پڑھیں۔ عربی ادب پر بڑا عبور رکھتے تھے۔ ۷۰ برس کی عمر پائی۔  
۳۳ سال والد ماجد کے جانشین رہے اور برسوں دارالعلوم منظر اسلام  
(بریلی) میں درس حدیث دیا۔ اور ۷ ارجادی الاول ۱۳۶۳ھ / ۱۹۴۳ء  
کو وفات پائی۔ صاحب تصنیف بزرگ تھے۔

مفتی اعظم مولانا مصطفیٰ رضا خان اوائل ۱۳۱۰ھ / ۱۸۹۳ء میں پیدا  
ہوئے۔ برادر بزرگ مولانا حامد رضا خان سے تعلیم حاصل کی اور والد  
ماجد سے علوم دینیہ کی تکمیل کی۔ دارالافتاء الرضویہ (بریلی) میں ۱۳۲۸ھ /  
۱۹۱۰ء ستر سال فتویٰ لائسی کے فرائض انجام دیئے۔ وہ اپنے والد ماجد  
امام احمد رضا کا آئینہ تھے۔ ۱۹۸۱ء میں ان کا وصال ہو گیا۔

امام احمد رضا کے خلفاء نہ صرف پاک و ہند بلکہ حرمین شریفین میں  
بھی پھیلے ہوئے تھے۔ اب صرف ایک خلیفہ حضرت علامہ مفتی محمد بریلوی الحق  
جبل پوری یادگار رہ گئے جو ہندوستان میں فیض رساں ہیں۔

(۶)

الغرض امام احمد رضا چودھویں صدی ہجری کے جلیل القدر عالم،  
عظیم المرتبت مفتی، بلند پایہ مصنف، دیدہ وریاستدان، صاحب بصیرت  
سائنسدان اور باکمال ادیب و شاعر تھے۔ پاک و ہند کے محققین نے  
ہمنواں کی طرف توجہ نہیں کی۔ وہ دنیا کے ہر محقق کی توجہ کے لائق ہیں۔  
اگر ان کی فقہی اور علمی تصانیف سیاسی اور سائنسی بصیرت اور ادب و  
شاعری پر تحقیق کی جائے تو بہت سے راز ہائے مہربانہ معلوم ہوں گے۔



اور ہم بجا طور پر فخر کر سکیں گے کہ پاک و ہند میں ایک ایسا یگانہ روزگار عالم  
پیدا ہوا جس کی نظیر نہ اس کے زمانے میں تھی اور نہ اب ہے۔ اور حکیم عبدالحی  
لکھنوی کا یہ اعتراف حقیقت بن کر سامنے آجائے گا۔

یتدر نظیرہ فی عصرہ فی الاطلاع علی الفقہ الحسنی و

جزئیاتہ یشہد بذات مجموع فتاواہ

(عبدالحی لکھنوی، نزہۃ الخواطر، جلد ششم، ص ۴۱)

ترجمہ: فقہ حنفی اور اس کی جزئیات پر مولانا احمد رضا خاں کو جو عبور  
حاصل تھا اس کی نظیر شاید ہی کہیں ملے اور اس دعویٰ پر ان کا مجموعہ  
فتاویٰ شاہد ہے۔

احقر محمد سعید احمد عفی عنہ

پرنسپل

گورنمنٹ ڈگری کالج، ٹھٹھہ (سندھ)

# امام احمد رضا کی حاشیہ نگاری

قارئین کرام! جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ امام احمد رضا قدس اللہ سرہ کی تصانیف کی تعداد ایک ہزار سے بھی زیادہ ہے۔ بعض ان میں کافی ضخیم ہیں اور بعض کی ضخامت کم ہے۔ اسلامیات کا کوئی موضوع ایسا نہیں ہے جس پر امام احمد رضا قدس سرہ نے قلم نہ اٹھایا ہو اور داد و تحیق نہ دی ہو۔ آپ کی ان علما، فقیہانہ اور مجددانہ تحقیقات کے دائرے میں آپ کے گرانقدر حواشی بھی آتے ہیں جن کی تعداد ڈھائی سو کے قریب ہے۔ یہ حواشی بجمہ اللہ دستبر زمانہ سے محفوظ ہیں اور ان کے قلمی نسخے سید محمد ریاست علی قادری دہلوی کی تحویل میں آج بھی موجود ہیں۔ وہ کئی سال سے اس امر میں کوشاں ہیں کہ علمائے اہل سنت سے کوئی دیدہ وراٹھ کم وہ ان سے حواشی کے تراجم و تعارف سے دنیائے علم و فعل کو آگاہ کرے لیکن۔

”اے بسا آرزو کہ خاک شدہ“

اب تک ان کو اس سلسلہ میں کامیابی حاصل نہ ہوئی۔ گزشتہ معارفِ رضا نامی کتاب میں جو ادارہ معارفِ رضا کراچی نے شائع کی تھی، راقم الحروف شمس بریلوی نے امام احمد رضا کے چند حواشی کا تعارف اور بابِ فضل و کمال سے کرایا تھا اور وعدہ کیا تھا کہ آئندہ بھی حواشی پر قلم اٹھاؤں گا۔ میں نے ان حواشی کا تعارف جس کا دش و کاہش سے پیش کیا ہے اس کو کچھ اور بابِ فضل و کمال ہی جانتے ہیں۔ میں نے ہر ایک کتابِ محشی کے معنی کے تعارف کے بعد امام احمد رضا قدس اللہ سرہ کے حاشیہ کو اس طرح پیش کیا تھا کہ حضرت امام احمد رضا نے جہاں جہاں محشی کو تنبیہ اور آگاہ کیا یا تعقب کیا ہے ان مقامات کو حاشیہ سے انتخاب کر کے پیش کیا اور توضیح و تصریح کے مقامات کی نشاندہی کی۔ ممکن ہے قارئین معارفِ رضا کو باری النظر میں یہ کام بہت معمولی نظر آیا ہو۔ یہ ان حضرات کا اپنا ملمع نظر ہے لیکن میں نے اس نگارش



میں کئی ماہ کی مدت صرف کر دی۔ تب کہیں یہ کام سرانجام ہو سکا۔ الحمد للہ۔

میرے محترم سید محمد ریاست علی قادری صاحب امم احمد رضا قدس سرہ کے چند حواشی کا مجموعہ پیش کر رہے ہیں۔ جب باوجود کوشش اور سخت ننگ و دو کے کوئی صاحب فضل و کمال دنیا نے رضویت سے ان چند حواشی کے ترجمہ کے لیے آمادہ نہیں ہوا تو انہوں نے محض اس خیال سے کہ آئندہ شاید کوئی صاحب فضل و کمال اس طرف توجہ مبذول فرمائے۔ چند حواشی (بطور غونہ) کا مجموعہ ایک کتابی شکل میں پیش کر دیا ہے۔ دوسرے یہ امر بھی ان کے ملحوظ خاطر تھا کہ یہ حواشی بریلی شریف سے محض مستعار حاصل کیے گئے تھے اور ان کی واپسی کا سخت تقاضا ہے لہذا اس انمول دولت سے جو کچھ بھی فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے وہ اٹھالیا جائے۔

محرمی سید محمد ریاست علی صاحب قادری نے مجھ سے فرمائش کی کہ میں ہر کتاب محشی کے مصنف کا تعارف اس قدر اختصار کے ساتھ پیش کروں کہ وہ ایک صفحہ سے زیادہ نہ ہو تاکہ قاری حاشیہ محشی کتاب کے مصنف اور اس کے زمانے سے قدرے واقف ہو جائے صاحب موصوف کے پاس خاطر سے مندرجہ ذیل کتب کا بہت ہی مختصر تعارف پیش خدمت کر رہا ہوں۔

۱۔ فتاویٰ بزازیہ

۲۔ حلیہ شرح منیۃ المصلی

۳۔ دُرر الحکام شرح غرر الاحکام

۴۔ بحر الرائق و منحة الخائق علی البحر

۵۔ شرح معانی الآثار

۶۔ عمدۃ القاری شرح بخاری

۷۔ کنز العمال

۸۔ احصایہ فی معرفۃ الصحابہ

۹۔ بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع

۱۰۔ موضوعات کبیر ملا علی قاریؒ

۱۱ حاشی الفتادی الترمذیہ

۱۲ حاشیہ فتح الباری شرح معجم البخاری

۱۳ حاشیہ تبیین الحقائق للزبیدی

۱۴ حاشیہ مدخل

اس مرتبہ میں نے ہر ایک حاشیہ کے تعارف کے ساتھ سابقہ التزام (توضیح و تصریح تبیینہ و تعقب) نہیں کیا ہے بلکہ جیسا کہ غرض کر چکا ہوں صرف کتاب محشی کے مصنف کا بہت ہی اختصار کے ساتھ تعارف کر دیا ہے۔ افسوس کہ اتنا طویل عرصہ گزر جانے کے بعد بھی آج تک کسی کو ہوش نہ آیا کہ وہ امام احمد رضا قدس سرہ کے ان حاشی کو جو حضرت کے تحت علمی کا ایک انمٹ نشان اور دینائے رضویت کے لئے طرہ امتیاز اور خواجہ تاشان رضویت کے لئے سرمایہ نازش و افتخار ہیں، تراجم کے ساتھ شائع کر کے اپنی عقیدت و علمیت کا ثبوت دیتے۔

امام احمد رضا قدس سرہ کی حاشیہ نگاری کی خصوصیات پیش کرنے سے قبل یہ چند حقائق آپ کے سامنے پیش کرنے پر عقیدت نے مجبور کیا اور زبانِ قلم پر آگئے۔ اس کے لئے آپ سے معذرت خواہ ہوں۔ ان سے معذرت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا جن کے احساسات مردہ ہو چکے ہیں اور تن آسانی جن کا شعار بن چکا ہے۔

آئیے اب قرن سیزدہم کے آفتابِ علم و فضل کی چند کرنوں سے اکتسابِ نور کے لئے آپ کو کمال علمی کے اس میدان میں لے چلوں جہاں جہاں حاشیہ نگاری و تعلیقات نگاری کے بلند منارے ایستادہ ہیں اور جن کی بندی کا اندازہ کرنے کے لئے علم و فضل کی دستار کو تفصیل و تعمق کے پاکیزہ ہاتھوں سے سمجھنا پڑتا ہے۔ میں یہاں حاشیہ نگاری کی تاریخ پیش نہیں کروں گا بلکہ آپ کو حاشیہ نگاری، تعلیقات نگاری اور شرح نگاری کا فرق بتاؤں گا اور امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کی حاشیہ نگاری کی خصوصیات سے آگاہ کروں گا کہ اس مقدمہ کی نگارش کا منشا یہی ہے۔



## حاشیہ، تعلیقات اور شرح

مشرح :۔ کسی کتاب کی شرح خواہ وہ کسی متن سے متعلق ہو تو صیغہ و مطالب و تصریح کیلئے اصل متن سے زیادہ ضخامت اور حجم کی خواہاں ہوتی ہے کہ شرح نگاری سے شارح کا یہی مقصود ہوتا ہے کہ ان مباحث و مطالب کو جو صاحب متن (یا مامتن) نے پیش کیے ہیں واضح سے واضح تر صورت میں پیش کرے اور جن نکات کو مامتن نے پیش نہیں کیا ہے اور جن مضمرات کی وضاحت نہیں کی ہے ان کی وضاحت پیش کرے۔ اگر متن میں غلاط ہیں تو شارح ان کے وضاحت کرے۔ حدیث شریف کے اکثر مجموعوں کی شرح لکھی گئی ہیں اور اپنی وضاحت و تعمیرات و مسائل فقہیہ و شرعیہ کے مسئلہ ہونے کے باعث ہر ایک مشرح اس کے متن سے زیادہ ضخیم ہے۔ حدیث کے متعدد طرق جو شارح کی نگاہ میں ہوتے ہیں وہ ان کو پیش کرتا ہے، حدیث کے راویوں پر بحث کرتا ہے، حدیث کے حسن و غریب یا دیگر اقسام پر بحث کی جاتی ہے۔ اگر صاحب متن سے اس سلسلہ میں اختلاف ہوتا ہے تو اس کو استدلال و برہان کے ساتھ بیان کرتا ہے جن فقہی مسائل کا اس حدیث سے استخراج ہو سکتا ہے انکو مستنبط کرتا ہے۔ اگر کسی مذہب کی وہ حدیث مؤید ہوتی ہے یا اگر کسی مسلک پر اس سے جرح ہو سکتی ہے تو اس کی تبدیل یا جرح کرتا ہے۔ رواۃ حدیث کا بھی شارح تعارف کرتا ہے۔ حدیث کی شان و رواد شارح بیان کرتا ہے۔ اگر دوسرے شارحین بھی اس کے موجود ہیں تو ان کے اقوال بھی پیش کرتا ہے۔ لغات حدیث اور ان کے معانی سے بحث کی جاتی ہے۔ معانی اور بیان کے مسائل پیش کیے جاتے ہیں صرفی اور نحوی نکات زیر بحث آتے ہیں۔ یہاں اتنا موقع نہیں کہ میں شرح کے سلسلہ میں کچھ کھل کر لکھ سکوں۔ میں صرف ایک مثال پیش کروں گا۔ حدیث مشہورہ :۔

”انما الاعمال بالنیات“

ایک ایسی حدیث ہے کہ صحاح ستہ میں سے کئی ایک صحیح ایسی ہیں جن کا آغاز اسی حدیث

مبارک سے ہوتا ہے۔ ائمہ مذاہب اربعہ نے اپنے اپنے مسک و مذہب کی تائید کے لیے اس حدیث مبارکہ کی تشریح و توضیح کی ہے اور اس پر کھل کر بحث کی گئی ہے کہ باؤ کا متعلق مقدر کیا ہے۔ حضرات شوافع، تہجد بالنیات، کو مقدر مانتے ہیں اور صحت شرعی اس سے مراد لیتے ہیں۔ متحققین، فقہاء احناف ثواب الاعمال بالنیات کو مقدر مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اعمال کے ثواب کا مدار باعتبار نیت ہے۔ یہ تحقیق علامہ شمس الدین مروجی صاحب العنایہ کی ہے جو شارح ہدایہ ہیں۔ اور دوسرے مسالک کے ائمہ نے اپنے اپنے مسک کی تائید کے لیے دلائل براہین پیش کیے ہیں۔ اور بات ”نیت و وضو“ تک جا پہنچی۔ حضرات شوافع نے کہا ہے کہ ایسے وضو سے جس کی نیت نہ کی گئی ہو نماز نہیں ہوگی۔ اور احناف کہتے ہیں کہ وضو کے مفتاح الصلوٰۃ ہونے میں نیت شرط نہیں۔ یعنی ہم احناف استدلال میں پانی کے مطہر طبعی ہونے کو پیش کرتے ہیں۔ البتہ تیمم کے لیے نیت شرط ہے۔ اس سلسلے میں شارحین نے اپنے اپنے تبصر علی سے عجیب و غریب نکات پیش کیے ہیں۔ صرف اسی ایک حدیث مبارکہ کے تحت اس قدر مباحث آگئے ہیں کہ بعض شروح کے ۲۵-۵۰ بڑے سائز کے صفحات کو وہ مسائل محیط ہیں۔

ایسا ہی حال کتب فقہ کی شروح کا ہے۔ فقہ حنفی کی مشہور کتاب ”تنویر الابصار“ ہے (جو ہدایہ کی شرح ہے) اسی تنویر الابصار کی شرح ”در المختار“ ہے اور اس کی شرح ”رد المحتار“ ہے۔ میں یہاں تنویر الابصار سے ایک مثال پیش کرتا ہوں جس میں تنویر الابصار کے متن کو خط کشیدہ کروں گا اور اس کی شرح در المختار کو غیر خط کشیدہ رکھوں گا۔ پھر اس کا ترجمہ پیش کروں گا تاکہ آپ کو یہ اندازہ ہو سکے کہ شرح نگاری کے لیے کس کس تبصر اور وجہ نظر کی ضرورت ہے اور کتنا مشکل کام ہے اور ایک شارح کو کتنے دشوار مرحلوں سے گزرنا پڑتا ہے۔

تنویر الابصار جلد اول -

(در المختار یعنی شرح تنویر الابصار) قوضت فی الاسراء لیلة السبت سابع عشر رمضان قبل الهجرة لسنة ولھف وکانت قیلہ صلواتین قبل طلوع وقبل غروبھا (شنی)



ترجمہ: نماز معراج شریف میں شب شنبہ رمضان شریف کی سترھویں تاریخ کو ہجرت سے  
 ڈیڑھ سال قبل فرض ہوئی اور معراج شریف سے قبل صرف دو نمازیں تھیں۔ ایک طلوع آفتاب  
 سے قبل اور دوسری غروب آفتاب سے پہلے یعنی شمس نے ایسا ہی لکھا ہے۔  
 اب ردالمحتار میں اس کی شرح ملاحظہ فرمائیے۔ میں یہاں متن طویل نقل نہیں کروں گا  
 صرف ترجمہ پیش کر رہا ہوں۔

ردالمحتار یعنی شرح رد مختار۔ اور شارح (تنویر الالبصار) یا صاحب رد المختار  
 نے رمضان شریف میں وقوع معراج کا ذکر کیا ہے وہ ایک قول ہے۔ اس سلسلہ میں دوسرا  
 قول یہ ہے کہ معراج ماہ رجب میں ہوئی اور لوگوں میں بھی یہ قول مشہور ہے۔ امام نوویؒ نے  
 ”میرالروضہ“ میں اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ اسی طرح اس حدیث شریف کی شرح جوید و وحی  
 کے سلسلہ میں ہے اور علامہ بخاری نے جس کو باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم میں روایت کیا ہے آپ بشرح بخاری مطالعہ فرمائیے اور ان اباحت  
 کو ملاحظہ کیجئے کہ شارحین کرام نے اپنی ذکاوت فہم اور فراست علمی سے کیا کیا نکات پیدا  
 کیئے ہیں اور کتنے دینی مسائل کو پیش کر کے امت مسلمہ کو مرہون منت بنایا ہے۔ ملاحظہ کیجئے۔  
 بخاری کی شرح فتح الباری اور علامہ حجر عسقلانیؒ شرح بخاری از علامہ عینیؒ عالمائے  
 تحقیق و تدقیق، استنباط و استخراج مسائل فقہیہ اور مسائل علیہ پڑھ کر آپ حیران رہ جائیں گے۔ شارحین  
 حضرات کا تمام علمی اور تجربی اس وقت آپ پر ظاہر ہوگا۔ مسائل عقلی و نقلی کے دریا بہائے ہیں  
 اور ان شارحین حضرات کی فکر سامنے ان مناروں پر کند ڈالی ہے جہاں تک فکر انسانی  
 پہنچ سکتی ہے صرف بخاری ہی پر حصر نہیں ہے بلکہ آپ صحاح ستہ کی شرح کو دیکھئے کہ یہ شرح  
 متون صحاح سے کس قدر ضخیم ہیں۔ اسی طرح حدیث مبارکہ کے اور مجموعے موسوم بہ صحاح و جوامع و  
 مسانید اور معاجم ہیں جن سے ہمارے کتب خانے الحمد للہ معمور ہیں۔ تصریح بالاکام مقصد یہ تھا کہ  
 شارح جب کسی کتاب کی شرح کرتا ہے تو اس کے ہر پہلو پر نظر ڈالتا ہے اور متن کی ہر ہر سطر  
 کی اس طرح وضاحت کرتا ہے کہ جو نکات متن میں مضمر تھے وہ سب کے سب عیاں ہو جائیں۔  
 شارح کے لئے بھی اتنے ہی مبلغ علم، ذکاوت اور دقت نظر کی ضرورت ہے جو صاحب متن

کو حاصل تھا۔ آپ نے ملاحظہ کیا کہ شارح نے شرح میں ”شراح تنزیہ الالبصار“ کے قول کا تعاقب کیا ہے۔ صاحب درمختار کے کمال علمی کے پیش نظر ان کے قول کی تغلیط تو نہیں کی لیکن اعتناء کے ساتھ ”ایک قول یہ ہے“ کہہ کر ان کے قول کی تردید کر دی۔

یہ تو حقیقی شرح نگاری کی مختصر کیفیت اور ایک شارح کے مختصر اوصاف علمی اور اس کا مختصر ایک مشہور شرح اور اس شرح کی شرح اور اس کے حواشی کو آپ کے سامنے پیش کر دیا ہے تاکہ آپ کو اندازہ ہو جائے کہ ایک شارح کو کن مراحل سے گزرنا پڑتا ہے اور کسی متن کی تشریح و توضیح و تفریع میں اس کی نظر کہاں تک تلاش و جستجو میں پہنچتی ہے اور کن کن زادیوں سے جائزہ لیتی ہے۔ آئیے اب شرح کے بعد تعلیقات کے بارے میں کچھ عرض کروں پھر حاشیہ نگاری کے فن کا جائزہ پیش کر دوں گا۔ اس مرحلہ سے گزرنے کے بعد امام احمد رضا قدس سرہ کے حواشی کا آپ سے تعارف کرواؤں گا کہ ان تعریجات کے بعد ہی آپ یہ اندازہ کر سکیں گے کہ حاشیہ نگاری کتنا اہم اور مشکل مرحلہ ہے۔

تعلیقات نگاردی و تعلیقات یا تعلیقات نگاری سے مراد کسی متن کی ایسی مراجعتیں ہیں جو تفصیل و تفریع کے سلسلہ میں شرح کی تو محتاج نہیں کہ اس صورت میں اس متن کے لئے شرح کی ضرورت ہوتی اور تعلیقات سے مقصد پورا نہیں ہو سکتا تھا۔ تعلیقات نگاری میں متن کے کسی نکتہ کے سلسلہ میں کوئی ایسی وضاحت مقصود ہوتی ہے جو صاحب متن نے ترک کر دی تھی۔ یا کسی اس مسئلہ کے سلسلہ میں جو صاحب متن نے بیان کیا ہے مزید دلائل و براہین پیش کرنے مقصود ہوتے ہیں یا متن سے کسی مسئلہ کا استخراج کیا جاتا ہے تو ایسی صورت میں تعلیقات نگار ذیل متن میں یا متن کے حاشیہ پر اس کو بیان کر دیتا ہے یا کسی اختلافی دلیل کو ماتن کے مقابلہ میں پیش کرتا ہے اور ماتن کا تعقیب کرتا ہے یا تعارض \_\_\_\_\_ تعلیقات عموماً متن کے ذیل میں نگارش کی جاتی ہے البتہ حاشیہ پر اس وقت تعلیقات کو ترجیح دیتے ہیں جبکہ متن پر حواشی کی نگارش مقصود و مطلوب نہیں ہوتی۔ شرح اور تعلیقہ کا خاص فرق یہ ہے کہ شرح میں متن کی کسی سطر کو بھی نظر انداز نہیں کیا جاتا۔ تمام و کمال متن کی تفریع و توضیح کی جاتی ہے اور تعلیقات میں یہ ضروری



دکھاتا ہے اور اس کی غلطی سے آگاہ کرتا ہے۔ اس منزل پر محشی کا تبحر علمی ماتن سے بحر اہل آگے  
 بڑھ جاتا ہے۔ اسلاف پرستی یا شہرت بزرگی یا عظمت و مہر بلندی کو وہ اپنی راہ میں حائل  
 نہیں ہونے دیتا۔

فقد میں اس حاشیہ نگاری نے ہماری بڑی رہنمائی کی ہے۔ ہم امور دینی میں جب  
 ایسے مقام پر رہنمائی کی ضرورت محسوس کرتے ہیں جہاں ہمارے اسلاف کرام نے ہمارے بیٹے  
 راستہ متعین نہ کیا ہو تو مستند اور متبحر علمائے کرام کے یہ حواشی ہماری رہنمائی فرماتے ہیں اور شاید  
 ہمارے بزرگوں اور علمائے سلف نے حاشیہ نگاری کو اسی غرض سے اپنایا تھا کہ مسائل یومیہ  
 اور معاملات روزمرہ میں جہاں کہیں ہم کو کسی عقدہ لاینحل سے دوچار ہونا پڑے تو یہ حواشی ہماری  
 عقدہ کشائی کریں۔ میں اگر علمائے سلف کی کتابوں پر حواشی سے اپنے اس بیان اور اپنی اس  
 تصریح کی تائید پیش کروں تو یہ ہمت سے صفحات پُر ہو جائیں گے۔ اس لیے میں امثال سے  
 گریز کرتے ہوئے یہ بات ضرور کہنا چاہوں گا کہ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے  
 حواشی کا کیا مقام ہے اور آپ کے حواشی کا کیا مرتبہ ہے اور میں نے حواشی رضا قدس سرہ  
 کا یہ جائزہ کیوں پیش کیا ہے؟ حواشی امام احمد رضا قدس سرہ کے تحقیقی جائزہ سے بحر اس کے  
 اور کچھ مقصود نہیں کہ قارئین اور ارباب علم و فضل کو یہ معلوم ہو جائے کہ حضرت والامرتبت کا  
 پائے گاہ علم کیا ہے ان کے تبحر علمی کی وسعتوں اور نہایتیوں کا کیا عالم تھا؟ ان کے فکر کی  
 گیرائی کس منزل پہ تھی ان کی فکر رسا کن کمنا روں پر کند ڈالتی تھی۔

امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک مقلد تھے۔ آپ کا مسلک حنفی تھا لیکن آپ ایسے  
 مقلد تھے جس کی تقلید کے دامن میں اجتہاد کی وسعتیں اپنی تمام تر گیرائیوں اور گہرائیوں  
 کے ساتھ سمٹ کر آگئی تھیں۔ وہ مجدد تھے لیکن ایسے مجدد کہ آپ کے تجدّد نے علم و فکر  
 کے ان گوشوں تک صاحبان طلب کو پہنچایا جو رہنمائی کی نایابی کے باعث مجبور ہو کر بیٹھ  
 گئے تھے۔ اسلاف پرستی اور شخصی عظمتوں کے اعتبارات علم و فضل نے تحقیق و تجسس،  
 تفحص و تفکر کے راستوں پر اعتماد و یقین کے ایسے ریز پرے ڈال دیے تھے کہ نئے راستے  
 ہی نہیں بلکہ قدیم راستے ہی چھپ گئے تھے اور مدتوں سے قدم نا آشنا بن چکے تھے۔

حضرت رضا قدس سرہ بھی عظیم المرتبت اسلاف و بزرگانِ دین و ملت کے خوشہ چیں، ان کے فضل و کمال کے معرفت، ان کی عظمتوں کے مقرر، ان کی رفعتوں کے حاسکی، ان کے علو و اعزاز کے قائل، ان کے علمی تبحر کو اجاگر کرنے والے، ان کے فضل و کمال کی شہادت دینے والے اور ان کے کمالات کو سراہنے والے تھے۔ کیا زبان سے اور کیا اپنے بیان سے لیکن ان کی بصیرت اس راہ میں ان کی راہنمائی کو موجود رہتی تھی۔ اسلاف کے نقش قدم پر چلنے سے پہلے اس کی صحیح سمجھت کا اندازہ لگاتے تب قدم تقلید میں اٹھاتے۔

آپ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متشدد متبع اور سچے مقلد تھے لیکن اس کے یہ معنی آپ کی نظر میں نہ تھے کہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اخلاف اور فقہائے متبعین مقلدین کے سامنے بھی اسی طرح سر جھکا دیا جائے جس طرح حضرت امام اعظم کی وصایت رائے اور اجتہادِ فکر اور قیاس اور استحسان کے سامنے کہ آپ اس کو ذرا کامل تیار سمجھتے تھے۔ حضرت امام اعظم اور صاحبین کے بعد جب اجتہاد کے دروازے بند ہوئے اور تقلید کا دوڑ شروع ہوا اور اس دوڑِ تقلید میں فقہائے حنفیہ نے اپنی تعینفات سے احناف کے خزانوں کو معمور کر دیا اور ایسا معمور کر دیا کہ اس میں زیادت و اضافہ کی بمشکل گنجائش چھوٹی ماوران کی عظمتِ شہرت کے طہننے سے گوشہ ہائے فکر و عمل کو بچنے لگے تو اس وقت ایک طرف تو تقلید کا سر درشتہ دروازہ سے دراز تر ہوتا چلا جا رہا تھا اور دوسری طرف جہل و خلاف کے طفلانِ شرور پیدا ہوئے اور رفتہ رفتہ نشوونما پا کر منہ زور و نوجوان بن گئے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم شامل حال تھا کہ جہل و خلاف کی یہ زوہد مغفولات سے زیادہ مغفولات پر پڑی۔ ایک فسر کی تفصیل و تلاش پر دوسرے فرد نے اعتراض کیا۔ اس اعتراض کو کسی تیسرے نے رد کیا اور اس تیسرے نے اپنے مستبظ اور مستخرج مسئلہ کو شد و مد کے ساتھ پیش کر کے معترض کے لئے فراہ کاراستہ بند کر دیا۔

اس اختلاف کا مبنی خدا نکرہ اعراض نفسانی نہیں تھے بلکہ قرآن حکیم کے بعد حدیث نبویؐ کا ایک بحرِ ناپید کنار ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔ صاحبانِ فکر و نظر نے اس میں غواصی کی کسی کے ہاتھ موتی لگے۔ کوئی خالی ہاتھ جب ابھر کر آیا تو اس نے محض صدق ہی کو غنیمت سمجھا۔ چنانچہ حدیث



نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے دریا ئے شیریں سے چار نہریں جاری ہو گئیں۔ یہ نہریں نکالنے والے حضرات امت مسلمہ کے عظیم ترین رجال تھے۔ تدوین حدیث کا کام تیزی سے جاری و ساری تھا۔ جامع مسانید، مؤلفات اور معاجم مرتب ہو رہی تھیں جو احکام فقہی کا ماخذ و مبنی بنتی جا رہی تھیں احادیث میں معیج، حسن، ضعیف، شاذ و معطل غرضیکہ ہر نوع کی احادیث موجود تھیں مسائل کے استخراج و استنباط میں یہی ماخذ و مبنی تھیں۔ نتیجہ ظاہر ہے کہ اختلافات آراء پیدا ہوا اور یہی ان اختلافات کا مستدل ٹھہریں۔ غرضیکہ دوسری صدی ہجری سے تیرھویں صدی ہجری تک ان مسائل مختلف کے ضبط و جمع کا سلسلہ جاری ہوا اور ہزاروں تصانیف ان کی شروح، بے شمار حواشی اور تعلیقات فکر و قلم نے اپنی یاد گاریں چھوڑیں۔ یہ حواشی، تعلیقات، شروح فکر و فہم کے ایسے آئینے ہیں جن میں آپ کو اسلاف کرام کے پاکیزہ چہرے نظر آئیں گے۔ چودھویں صدی، ہماری ذرت تہگی و دقت نظر کے انحطاط کا دور ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس صدی میں آپ کو تفسیر و حدیث، فقہ اور اصول پر تصانیف و شروح اور حواشی بہت کم نظر آئیں گے۔ دریں نظامی میں جو کتب شامل تھیں ان کا درس اب بھی دیا جاتا ہے لیکن وہ شعور و فکر و فہم اور جو ہر دقت نظر مفقود ہے جو ہمارے اسلاف کا اگر انقدر سرمایہ تھا۔ علم و فکر کا وہ دور ارتقاء ختم ہو گیا۔ ہدایہ قدوسی، بزودی کے متعدد حاشیے اور شروح لکھی گئیں۔ تئویر الالباء کی شرح درمختار اور درنختار کی شرح رد المحتار لکھی گئیں۔ علامہ محب اللہ آبادی کی مسلم پر شروح اور حاشیہ کا اگر انقدر سرمایہ مرتب ہو گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلاف والا تربیت جو علم و فن کے بلند یوں پر کمندیں ڈالتے تھے۔ ان سے معارفہ اور تعاقب کوئی آسان بات تو نہ تھی۔ ان کے اقوال کو پرکھنے کے لئے ان کے اقوال میں تعقب کے لئے قول مرجع کو پیش کرنے کے لئے ویسا ہی فضل و کمال درکار تھا۔ جیسا کہ علمائے متقدمین کو حاصل تھا۔

میں اگر مثالیں پیش کروں تو اک سفینہ درکار ہو گا۔ صرف یہ عرض کرنا مقصود تھا کہ کسی کتاب پر حاشیہ لکھنا یا تعلیقات پیش کرنا یا کسی کتاب کی شرح لکھنا خواہ اس کا موضوع کچھ ہو وہ حدیث کی کتاب ہو یا فقہ کی، اصول حدیث کی ہو یا اصول فقہ کی، وہ تفسیر ہو یا کسی کتاب کی شرح، اس پر حاشیہ نگاری اسی وقت ممکن ہے کہ محقق کم از کم اتنا ہی صاحب

بعیرت ہو اور اس کی نگاہ اتنی ہی تیز زد اور دور رس ہو جو صاحب تصنیف کا وصف رہا ہے اور اگر حاشیہ میں صاحب متن کا حاشیہ نگار نے تعقب کیا ہے یا تخطیہ یا اس کی سہو و نسیاں کی نشاندہی کی ہے تو الفہام شرط ہے۔ آپ ہی بتائیں کہ محشی کے علم کی حدود کیا ہونی چاہئیں؟ صاحب متن سے کم علم رکھنے والا کیا ماتن کے سہو و نسیاں کی نشاندہی کر سکے گا یا اس کی غلطی یا سہو و نسیاں سے اس کو آگاہ کر سکے گا؟ حاشیہ نگار حضرات میں ایسے ایسے صاحبان فضل و کمال ہیں کہ عقل و آگاہی ان کے سامنے سرِ عقیدت جھکاتی ہے۔ تاریخ ان کی نشاندہی پر نازاں ہے اور علم و فضل کے طرہ ہائے شان ان کے سروں پر نازاں ہیں۔

ان سب حضرات نے اپنے اسلاف کو رام کا بھرپور احترام کیا ہے اور ان بزرگوں کے عقیدت کیشی پر نازاں ہیں لیکن جب حاشیہ نگاری کی ہے تو علم و کمال کے تقاضوں کو پورا کیا ہے اور ارادت و عقیدت کو ان تقاضوں کی ادائیگی کی راہ میں حائل نہیں ہونے دیا ہے۔ اسی طرح امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جب اس راہ میں قدم رکھا تو باوجودیکہ ان اسلاف ذوی الاحترام کے لوازم اعزاز و احترام قدم قدم پر انہوں نے پورے کیئے ہیں لیکن جہاں بات حق گوئی و حق نگاری کی آپڑی ہے وہاں انہوں نے اس کے بیان کرنے میں سے کوئی جھجک پیدا نہیں ہونے دی اور جو کچھ کہا ہے اس میں ادب ملحوظ رکھا ہے اور اس طرح کہا کہ اپنے اختلاف کو فاضلین فن کے اقوال سے اور اس فن کی کتب کے حوالوں سے مبرہن کیا ہے عقلی و نقلی دلائل سے اپنے قول کا استدلال پیش کیا۔ آپ یہ نہ سمجھیں کہ حضرت فاضل بریلوی امام احمد رضا قدس سرہ نے حاشیہ نگاری میں صرف اعتراضات کو اپنا نصب العین بنایا ہے۔ جی ایسا نہیں ہے۔ آپ حاشیہ نگاری میں کہیں قول ماتن کی تصریح فرماتے ہیں۔ جہاں قول ماتن کو شواہد و دلائل سے مستحکم و مبرہن کرنا ضروری سمجھتے ہیں تو اس کے مطابق دلائل پیش کرتے ہیں۔ تعقب صرف اس جگہ فرماتے ہیں جہاں ماتن نے خطا کی ہے اور آپ اس کی نشاندہی اکثر لفظ ”صواب“ سے فرماتے ہیں تاکہ ادب کی قدروں پر حرف نہ آئے۔

مجھے افسوس ہے کہ میں حضرت کے حواشی کا ہر جگہ اردو ترجمہ پیش نہیں کر سکوں گا کہ



اس طرح ایک ایک حاشیہ کے لئے مجھے چار چار پانچ پانچ صفحات درکار ہوں گے۔ جہاں کہیں بہت ضروری سمجھوں گا وہاں حاشیہ کے متن کے ساتھ اس کا اردو ترجمہ بھی پیش کروں گا۔

مختلف الموضوعات کتب پر ان گرانمایہ حواشی کے پیش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ دنیا سے علم و فضل کو معلوم ہو جائے کہ آفتاب علم و فضل حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی کی ضیائیں کس درجہ عالم افروز ہیں اور آپ نے کیسے تاریک گوشوں کو روشن کیا ہے اور ذوق ہائے فقہ اور اصول فقہ کو کس طرح روشن فرمایا ہے اور آپ کے تبحر علمی نے کیسی کیسی نکتہ آفرینیاں علوم دینی میں فرمائی ہیں اور اکابر محدثین و فقہاء کے متون کی کس طرح تنقیح اور توضیح کی ہے اور آپ کی فکر رسانے کن اچھوتے نکات کو منقح کیا ہے اور آپ کی نگاہ علمی نے کیسی کیسی گرانمایہ کتب کا جائزہ لیا ہے۔ حدیث و فقہ، اصول حدیث، اصول فقہ، ان کے مشروح اور ان کے حواشی تک آپ کی دسترس تھی۔ بارہ سو سال کی مدت میں جو کتب علوم اسلامیہ پر تصنیف ہوئیں خواہ وہ علوم نقلیہ سے ہوں یا علوم عقلیہ سے، وہ کتب تاریخ ہوں یا کتب طبقات، کتب جدل و خلاف ہوں یا کتب حکمت و منطق ہوں ہر ایک پر آپ کی نظر اس قدر گہری تھی کہ محسوس ہوتا ہے جیسے یہ کتاب آپ کے مطالعہ میں عرصہ تک رہی ہے۔

آپ اپنے حواشی میں جب ماتن کا تعقب کرتے ہیں یا راہ صواب دکھاتے ہیں تو حیرت ہوتی ہے اور کہنا پڑتا ہے کہ آپ کا تبحر علمی حقیقت میں ایک بحر ناپید اکنا تھا۔ خدا کرے کہ میں آپ کے علمی کمالات کے ان گوشوں کی رونمائی میں کامیاب ہو سکوں اور حق رضویت ادا ہو سکے۔

## حاشیہ فتاویٰ بزازیہ

علامہ و فقیہ اعظم محمد بن شہاب الدین بن یوسف الکروی، آپ کے آبا و اجداد علم و فضل کے آسمان پر آفتاب و مانتاب بن کر چمکے تھے۔ علوم منقول و معقول میں جس طرح آپ کے آبا و کرام شہرت کی بلندیوں پر پہنچے تھے اسی طرح آپ نے علم و فضل میں شہرت حاصل کی۔ آپ نے ہم علوم عقلی و نقلی اپنے والد گرامی سے حاصل کیے۔ آپ نے مناظرہ میں بھی اپنا بہت سا وقت صرف کیا اور بہت سی کتابیں بھی تصنیف کیں۔ ان تصانیف میں آپ کی مشہور ترین کتاب و جیز ”فتاویٰ بزازیہ“ کے نام سے دنیا کے اسلام میں مشہور و معروف ہے۔ فتاویٰ بزازیہ کے علاوہ مناقب امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں بھی آپ نے ایک گرانقدر تصنیف کی ہے جو امام اعظم پر ایک بیش بہا تصنیف ہے۔ آپ کا فتاویٰ موسوم بہ فتاویٰ بزازیہ جس کا نمبر ۳۶۷ میں ہوا، احناف میں بڑا مستند سمجھا جاتا ہے اور آج بھی اُس سے حوالے دیئے جاتے ہیں۔





مؤمن اللبائي الدكنة محمد بنده الله على حيث ما يقضيه الحال والله تعالى اعلم ١٢

٤٣ قوله قبلت لأذركه العفلى - لأن لفظة زنى لا تقع على الرجل كما في الزنى من التحليل ١٢

٤٤ قوله وقيل يحقده حكم الظاهر - أي إذا أراد التحقيق دون الاستيلاء لما يأتي في الصفحة الغالبة ١٢

قوله عن الامام صاحب المنظومة - نعم الدين العسفي ١٢

قوله لا يرد رمتهم - إذا نوى خزانة المفتين عن الخلاصة لكن راجحت الخلاصة قرأتها اطلقت كالمطلق الكتاب كذا بالاطلاق نقل عنها في النسخة فلعن ذلك لا خلاف في النسخ او هي زيادة من الامام السمعاني صاحب خزانة المفتين فانه رحمه الله تعالى ما ينقل بالمعنى وربما يزيد شيئا وينقص كما يظهر ذلك لمن طالعها

ميج الصمد والله تعالى اعلم ١٢

قوله وسياقي وعليه القول - في المطلق ١٤٩ ١٢

٤٥ قوله الا اذا اراد بدادى التحقيق - دون الاستيلاء خزانة المفتين عن الظهيرة ١٢

قوله الى الخاطب - اقول ظاهره انه لا يحتاج الى بيان حصته الخاضع من الدين لافي الدعوى الشهادية ولا في بل تحمل الشك على المساواة ولغيره ١٢

قوله فقالت ليبيك - راجع الدرر دحو النسيم ١٢

قوله ان قال قلت - الصواب قالت فانهم ١٢

قوله لانها ما اخبرت عن معلها - اقول فيه نظر ظاهر فان الاخبار لا يفهمه الانسان ولا شك ان قولها ندم ينشئ من القول وقد ذكر آنفا ان لو قال لها يا عيسى فقالت ليبيك النعمه مع انه ليس فيه اخبار من معلها اصله ١٢

٤٦ قوله قولها ندم - وباقى الاضطام كما مر فتح ١٢

٤٧ قوله في ذكره وحكامته صدق والدلالة - أي في ذكر البرسام والمعنى ان لو وجد في كلمة ما يدل على السناد والى حاله برسام والى الصديق مضاف والمسئلة بمباراة

ابن من هذا في الخاتمة ١٢

٣١ قوله ان كان فيه دغى ساو اهل هذه القرية - في فتاوى الخزي نقله عن الكتاب ان

لانت فيه وهو الهواب ١٢

٣٢ قوله لا يقيح لانه ذكر البقاء الخ لا البقاء من نفسه - فاضلت كما لا يطلق الرجل الا

امرآته ولذا رفع بقوله بنت طالق كذلك لا يطلق المرأة الا زوجا فيستعين

الفاعل اقول بل ربما يطلقها فيقول فلدا فلان قد كان كميل الففولة بنتك

طالق اقول بجدة خلاف الظاهر فلا يصح نقضه بطلان داره عند فانه لا دلالة

له على الفاعل فضلا لاجرامه ولا فاعله ١٢

٣٣ قوله قالت طلقني فقال است لي بامرأة تطلق لانه جواب - بل هذا في الخاتمة بل يقيح

الطلاق ولا يحتاج الى النية ١٢

٣٤ قوله ولو قال كنت بازدا شتم - الاضافة اول مرة تشبيري الى ما بعد ١٢

٣٥ قوله فاناه الكتاب طلق - صوابه الكتابان كما في المجلد ١٢

٣٦ قوله عليما الا اذا برئت على اقراره بالنية - هو انه عليها اي على النية ١٢

٣٧ قوله سمع صوتها اجنبي فجنائته - الا في ما يأتي في الصفح - القابلة انه يختلف باختلاف

الاشخاص ١٢

٣٨ قوله دنها يخالف الاول - وبأني انفا تائيد هذا ١٢

٣٩ قوله لمن طلق ان اقررت - وسياتي آخر الورقة ان الفتوى على خلافه ١٢

٤٠ قوله والفتوى على قول الثاني - مراد الورقة السابقة الجزم بخلافه ١٢

٤١ قوله لا يستحد بتعدد طلوع الشمس - وانما هو لادامة الجزاء مع كل طلوع فكانه

قال اذا طلعت الشمس فانت طالق ابدا ١٢

٤٢ قوله وان قال ان تزوجت فلانة فهي طالق - لا الى جزاء عدم محيلتها لطلوعه ١٢



١٠ قوله لا يلحق التعليق - لان زني دادن ليس نسبا للملك مالم يقبل دونه ما  
يأتي في الصفحة الغالبة كل امرأ قد زوجها غيري لا طلي ١٢

١١ قوله واجزؤه لادجه اذا الجوزة وعن صاحب البداية - بتزويج الفضولي ولم  
تكن ح مملدة بطلقة فاحلت لادج جزاء ١٢ الوجه فيه انه ان اجاز قبل  
تزوجها اياها فقد حلت بهذا الشرط وان لم يخرم تحمل اليمين بمحرانها ويح  
الفضولي لعدم شرط الشرط وهو الاجازة فاذا اخرجها حلت بالشرط الاول ١٢

١٢ قوله لا يلزمه شيء بالكلام - اقول الا ان يريد به صوم سورا مثل فانه و  
زد فيه انه لقيام سنة فينبغي ان يلزمه ١٢

١٣ قوله لا يلحق فانه نعم ان تزوجت - اي لا ينفذ ١٢

١٤ قوله لا الدرهم ذكر العاقبة رحمه الله - لعدم تعيينها في البيع فله خلافة البيهقي مساويا ١٢  
قوله انه يلزمه التقيد بق بالدرهم الفيا - ولا تشرى ان باجماع المقة والى  
على الدرهم المرام ليري الخيف اللى المشتري على قول الكرخي المقتضى به ١٢

١٥ قوله يصرف اللى ما نفيم - اقول لكن محلة تامة مفيدة مغبوة مثل لافض  
سوا و فليجامل ١٢

١٦ قوله مرا برزني - صوابه برسي زني وهو كناية عن الاستئمان ١٢

١٧ قوله وفي النوادر لا كالاذن بالعربية وهي لا تعلم - قلت وهي الموافقة لما  
عن الامام والثالث ١٢

١٨ قوله فأت المديون او قضي الدين - لعل صوابه الدائن بل هو الصواب ١٢

١٩ قوله اللى آخر فانه لها في زيارة الامام - صوابه احد اى قال ان خرجت اللى  
احد الاما ذني ١٢

٢٠ قوله والقول الثاني - صحة وان تقدم ذكر الشرط مالم يشترط في المقة ١٢

قوله والقول الثالث - بيع فاسد بالشرط وصحيح لازم بالوعد المحرر ١٢

قوله والقول الرابع - بيع فاسد بالشرط اللاحق يلحق باصل العقد ١٢

قوله والقول الخامس - رهن ان اقتضت القرائن عدم نية البيع والافصح بات ١٢

قوله والقول السادس - ان ذكر الشرط في العقد فسد البيع صح في حق المشتري

ورهن في حق البائع وان باع المشتري نفذ ١٢

قوله والقول السابع - مثل السادس بيد ان المشتري لا يملك بيمينه ١٢

قوله والقول الثامن - فاسد في بعض الاحكام وصحيح في بعض ورهن في البعض

وانما هو اشتراكا في بطلان ١٢

قوله والقول التاسع - بطلان المشتري الزائد دال عليه بالافتلاف ١٢

قوله ولو بشرط البيع لا - اي مطلقا بان قال بشرط ان تبوه او بشرط ان تبوه

من احد ادمي شئت بخلد فلان اذ على ١٢

قوله ان لا يجب عليه تحمل الظلم - لكان في جانب المشتري شرط عدم الظهور

وهو جائز ولا يبعد شرطه فبطل في جانب البائع هو شرط فيه ضرورة لا يفسد بشرط

كذا لا يفسد ١٢

قوله ونوى بقلبه لفلان لا يتوقف لفظة نوى بقلبه زيادة على النقص به الفصل

منه وبسبب الخلاف فان عبارة لو قال سمعت منك فقال تقفولي اشتريت لو قلت

لفلان لا يتوقف ونيفه عليه بالافتقان لكن في الثانية مثل ما في هذا الكتاب وهو

الا قرب الى العراب والتمت اعلم منه في البحر عنه دون بل نيفه عليه كذا يسمى

قوله لا يقتضيه العقد وعلى قول بعض مناح - لان العقد لا يقتضيه نسيجه فهو نظير

الى انه عقد بشرط فيه الفسخ ١٢

قوله لا يفسد لانه بشرط يقتضيه العقد - لان العقد لا يقتضيه لزوم من قضيته



فذلك احد المعادين الفسخ لا بحفرة صاحبه فيؤخر الى ان الشرط عدم آخر

واحد بما بالفسخ لا الفسخ ١٢

٢٠ قوله لا يجوز اخذ الاجر على البيع - لانه غير مقدر ولا جبر لقيامه بالتمسك ١٢

٢١ قوله ولو شرط ان لا خيار له - كذا في الخلاصة آخر ص ١٢ ١٢

قوله لا عبرة لهذه الزمة - اقول محله لان خيار الفسخ ليس من مقتضيات العقد

حتى يكون شرط يفرض خلاف مقتضاها فيفسد بخلاف ما اذا شرط عليه الاجر

جرى الماء او القطع نانه خلاف يقتضي العقد فيفسد كما في الخلاصة ص ١١ ١٢

٢٢ قوله ثم تنه على المقتضى - جوابه كما في الخلاصة ثم شبه بغيره الفرد او ذلك المتداول ١٢

٢٣ قوله وبه وقد مر انه يعقل - به القدر زيادة على ما في الخلاصة ص ١٢

٢٤ قوله ادعى عليه عشرة اشياء الدقيق - تالقي مسألة النفقة والدقيق ص ٢٩ ١٢

٢٥ قوله او الاقرار بطل من التمسك - جوابه الواو كما لا يخفى ويدل عليه قوله كل من التمسك ١٢

٢٦ قوله من باطله - اى ان لم يقبل منه قابل فان قبله فليس له ان يقبل من توقف على

اجازة المكفول له ١٢

قوله المكفول له - اقام المظهر مقام ضمير المتكلم ١٢

٢٧ قوله لعل يفسر على ان المكفول عنه - الكفالة بالمال اذا دعت ناجية للكفالة

بالنفس وكانت الادلة معلقة بشرط فوجب لزوم المال ولا يقط ليقط المتيقنة

بعد ذلك لان المال اذا لزم فلا سبيل الى الاداء او الابداء ١٢

٢٨ قوله باللسان ملدبة - اى لا يدخل بديل عليه ولا يفي مجرد رضا القلب راجح رد الخيار

وما تقدم ما يفيد اوله ١٢

٢٩ قوله لعل يفسر على انه من لم يوافق به فعليه ما عليه - الكفالة - بال التاجمة للكفالة

بالنفس لا بشرط في القيومة من القدرة على الاضمار ولا يسهل للاضمار بل يلزم

المال اذا وجد شرط عدم المواتاة وان طالبه الطالب به في سواد ١٢

١٣ قوله مسافر او عرف ذلك سنة - اي على غريضة السفر ١٢  
قوله كغيلة ولا حاجة اليه احذ الكفيل - فان المدي عليه بغيره الحضارة بخلاف التقار ١٢

٢٢ قوله بخالف رب المال للباس - صوابه بخالف المحالفة بالطا ١٢  
قوله بالمخالفة ان شئنا والله تعالى - لعل صوابه لفباضة التردد المحار صمد الحضارة ١٢

قوله والبرج على ما شرطنا - النظر للرد ونسب ١٢  
قوله وسجل المستقرض - سجل بالرفع عطف على لشيء كان لا بالنصب عطف على عطف  
يكتفى اذ لو شرط يكون العمل على المستقرض خاصة لم جعله الزم قد راس اقل

من ماله بحرم الشرط ١٢

٢٢ قوله وضمن المضارب لشريكه حصته السهم - اقول في السبق قلم وانما هو حكم ما اذا فعل  
باذن رب المال دون الشريك كما سئله كذا ما حكمه في انما به يفر الا قيمة الدقيق  
قبله الاتخاذ الى قيمة السهم فما اصاب حصته الدقيق فهو على المضاربة وما اصاب  
حصته السهم فهو من المضارب وسين الشريك كما في الخامسة ١٢

٢٣ قوله يومرمان بخلافه وانما - يعني ان الماء شلى وقد ذكر انه قبي ١٢

٢٤ قوله مفعول بالبيع - بايراد لفظة بعث عليه مفردة ١٢

٢٥ قوله وان طلبه عند لقائه على البنان فان قال المشتري - اي ان انكر المشتري  
طلب النخبة مؤنثة خلفه اعني المشتري القاضى على العلم باله انه لا يعلم ان النخبة  
طلب مؤنثة وان انكر المشتري طلبه اي طلب النخبة عند لقائه اي لقائه النخبة  
المشتري وخمينه يخلف القاضى المشتري على الثبات لاحاطة علم به ١٢  
٢٦ قوله لجران المعادة بالتأني دون الدال - اقول فيه فان جواز المعادة انما لشرط

في وقف المنقول والعبرة بمناكونه قرينة فليتأمل ١٢



١٤٠ قوله لا يجوز اعطاء الاجرة من مال الوقف - لو استأجر العقيم الامي كاتباً لا يكون  
الاجرة على الوقف بخلاف اجرة الكنايين ١٢

١٤١ قوله ولا يميز قتيلاً - سقط من بينا لفظه مثل قال غيره وهو ذلك كما يحرف محامى  
البدنية عن التفسيرية ١٢

١٤٢ قوله يا كلها في الحال - لان السكة لا تتخذى بالمال ١٢

١٤٣ قوله قبوله ولا يملكه رب الارض والعقيد - اى لا يملكه الظاهر فان الذي حقق في الغنم  
وغيره انه يملكه رب الارض في الحالىين غير انه لا يملك جميع اذ امان لا يوفد الا بحيلة  
لعدم القدرة على التسليم ١٢

١٤٤ قوله فردد يا بان يكون العلم نفعاً - اى يضر اليه مدقوماً غير نادر على دفعه ١٢  
١٤٥ قوله ولكنه قلنا اذا شتمه عليه الصلاة والسلام - الذى الدرر ٣١ عن هذا الكتاب  
ولكنه حق الخبر قلنا ان ١٢

١٤٦ قوله صوابه لزوماً فخذى سرديانى - صوابه سرخداى اذ هو على قلب الاضافة ١٢  
١٤٧ قوله تعاليتى كل واحد لا كفرت - صوابه التقوير الترتيب كما فى الجايح والمجىح  
فان التغير انما هو بالآخر ١٢

١٤٨ قوله فقال لو بوداخذنى الله تعالى - سقط من بينا لفظه على ادمح ١٢

١٤٩ قوله قال بالاستلزام - اقول به اخطره عظيم والحق انهم انباء لما كانوا اذ النبوة  
لا تنزل بنسخ الترتيب ولا بالموت الا ينشأ اذ قد مرح به فى المسابقة من حب الايمان ١٢

١٥٠ قوله قبل يكفر وقيل لا - والحق التفضيل ان قاله تجوز ان يكفر او تجوز ان لا يكفر ١٢

١٥١ قوله قال انا محله يكفر - الذى فى المحلصة وغيره لو قال انا محله يكفر ١٢

١٥٢ قوله لا غير صالح - اى لا منكر كائن فى ذات ذاك اسم الله او العلوى ١٢

١٥٣ قوله فقال بياده ادى بردم يكفر - صوابه تا بياده نيارى نرم اذ بياده بيار تا نرم ١٢

قوله دانه مخلوق بلا نزاع تكليف يلفظ - هذه زلة في التعبير فان الحادث بموقراتنا  
 اما المقدور فليس الا لقرا ان ديهو قد تم غير مخلوق وانما مبني هذه على ما لم يه التاخر  
 ان يقسم من كلام الله تعالى بالنفس واللغظي ومن اللغظي حادث وهي  
 قول باطل والحق ان كلام الله واحد ١٢  
 قوله اذ قال الم نشرح راكس بيان كرتي - صوابه كريبان فقد ترجمه في نسخ الرضي

بالجيب ١٢

قوله ان لم يرد به الاستخفاف - بل فقد ان عمرتك لا تفعلك الم تؤد وصقود العباد ١٢  
 قوله لم يحل حولة عمره رابعه كون زن انداز استغفانا بالهوية ليقينا ١٢  
 قوله ديهو امواتي لا ذكر في مساوي الاصل - الذي في الخلاصة ديهو امواتي  
 لما في سير العقادي والاصل فيما كنا بان لا واحد ١٢  
 قوله في راسنيق اذ ربيجان ان قولهم الله تعالى - ليفيدك ما ضم به الله السبت  
 ان نه اسن نه يانات الهوام ١٢  
 قوله دانه را به ذلك - اي فيه الشراء نهذا ١٣  
 قوله اذ قال فلان يد عبها دني الحقيقة - انظر الفرق بينه وبين قوله نيازيم

ديهو مبطل ١٢

قوله ديهو ته ما قلنا ولو قال لي عبها مني - انه لو عاتية ديهو الشراء ١٢  
 قوله اذ يقول جاز الشراء - لانه لو عاتية ياخذ منه ديهو جاحد لم ليد الشراء ١٢  
 قوله ما لو قال اشترت بها منه - لان الاخذ من يدعي الملك نصيب ظاهرا فلو عاتية  
 لم يخر له شرا فكذا اذا اجرة ١٢  
 قوله ليس له الشراء ولو كان البائع - والفرق ما مر المنجز نهذا ١٢  
 قوله البيع لم يشتر ما كان البائع - اي الذي يدعي البائع لكونه آخذا



الشرع منه من جاحد ١٢

قوله في الغالب لا ينافي عدم العلم به - صوابه في المعارض بهذا نقله عنه في النسخة ١٢

قوله حكمن حريبات وبيع الذمي - صوابه كما في الدرر كالمعنى ١٢

قوله اربعة آلاف سوى الوصية - اي لا يكون نصيب احد منهم اقل من ذلك ١٢

قوله بعد موته لا يجوز - فيه رد اتيان كما سيأتي آخره وما في صلبه لطلانه عند الامام ١٢

قوله ثلاث مالي لفلان - الذي في الهداية سدس ١٢

قوله ادعيت بان يوجب لفلان سدس - ادعيت بان يوجب لفلان كذا

وصية قلت المسألة ان لا حاجة الى تعيين من يتولى عبده العتية والاعطاء ١٢

قوله مطلقا كالهدية - اي عند ما دعه عندهم ١٢

قوله مطلقا كالوصية - كذلك ١٢

قوله عندنا كالوصية - لا عندهم ١٢

قوله ليحج عنه الامام - نظر الى زعم الموصي ان فيه قرينة فلا يحتاج الى التعليل ١٢

قوله لا عنه بما دله الذمي - نظر الى الواقع فانها محصية فلم تكن قرينة دلالته عليك

لقوم باعيانهم فانتهى كلاما جسيما الهمة ١٢

قوله ادعى بان يعطى لولده دله - ادعى ان يعطى لولده لدى من كفارة بمبنيه

يعطى ولا يجوز عن الكفارة ١٢

قوله فالخير للورثة - بخلاف الوصية به لفلان تعيين اعطاء العيين ١٢

قوله اوله بقى اربعة تاخذ الربع - اي ان المسألة تجعل من سبعة ياخذ الموصي

له منها اثنين اوله ام ١٢

قوله بل تجوز فيه رد اتيان - في الجزم بعد الجواز صلبه وما في صلبه انه قول الامام ١٢

قوله ولا تراث بالردمية - لانه لا ارث الانكاح صحيح ١٢

# حلیہ شرح منیۃ المصلی

منیۃ المصلی فقہ حنفی کی مشہور کتاب ہے۔ اس کتاب کی متعدد شروح لکھی گئی ہیں۔ ان تمام شروح میں حلیۃ المحلی کو بہت شہرت حاصل ہوئی۔ آج بھی فقہ حنفیہ میں یہ شرح متداول ہے اور مفتیان کرام اس سے جزئیات فقہ میں استدلال کرتے ہیں۔ فتاویٰ عالمگیری اور دوسرے فتاویٰ کے مجموعوں میں اس سے بکثرت استفادہ کیا گیا ہے۔

حلیۃ المحلی کے مولف یا منیۃ المصلی کے شارح علامہ محمد المعروف بہ امیر الحاج حلبی ہیں۔ آپ کا لقب شمس الدین تھا۔ علامہ امیر الحاج حلبی قرن نہم کے مشہور و معروف فقیہ، محدث اور امام اجل تھے۔ آپ نے علامہ ابن ہمام اور دوسرے فضلاء وقت سے اکتسابِ علوم کیا۔ تحقیقِ علم کے بعد جب آپ کی شہرت الکناز و اطراف میں پھیل گئی تو آپ مسندِ افادت پر متمکن ہوئے اور تفسیر و تالیف، حاشیہ نگاری اور تعلیقات پر تلم اٹھایا۔ آپ کی تصانیف میں مندرجہ ذیل کتب نے بہت شہرت حاصل کی۔

۱۔ ذخیرۃ الفقہ

۲۔ تفسیر سورۃ العصر

۳۔ حلیۃ المحلی شرح منیۃ المصلی

۴۔ مقدمہ ابی الیث

آپ کی تمام تصانیف میں حلیۃ المحلی کو بڑی قبولیت حاصل ہوئی اور آج بھی اُسی طرح مقبول و معروف ہے۔ امیر الحاج حلبی نے ۷۷۵ھ میں شہر قدس میں وفات پائی اور وہیں مدفون ہیں۔





# حواشي حلية شرح منية جلد اول

بسم الله الرحمن الرحيم

٢٢- قوله ولطائف الاشارات واما الفرق - واما الفرق الى قوله بين اي

داخلي حلة معزفة بين المحطوف عليه وهو بالنفس والمحطوف ذنوبان

ادارة ام بربحان الكلام على بنه اربنة اربنة غير ان الكتاب به البقي واما

الفرق بين الحمد والشكر والمدح فبين غير محتاج الى البيان ١٢

٢٣- قوله وان محمد اعبد دروكة - بنه ان النسخة ليست في الشرح كما هي ظاهرة

من بنه الشرح ١٢

٢٤- قوله في صحيحه غيرهما - داحم دابوداد و النساى ابن ماجة دالحكم البقي ١٢

قوله في فائدة - او ملله و مجتبه در ١٢

٢٥- قوله اذا كان المكره لا يطلق على الحرام - اقول دان عم المكره الحرام و

خص التزبي بالنبي سادى المكره و النبي و تركه بطوره ١٢

قوله و التزاة من الوصف الحكمي - بنه التعريف الحديث و بنه ان له تعريف آخر

لطلق النجاسة مستمدة على تعريف الحديث و النجاسة - حقيقة - ساء ١٢

٢٦- قوله و قال الفياض لا تقتصر بالسواك - الذي في الدرر و لا مجيب فانه يورث الحي ١٢

٢٧- قوله و لا اصل كالاقتبال بالبدل - اصل هو اية و الاصل كون الاقتبال ١٢

٢٨- قوله و قيل الثانية نفل و الثالثة سنة - به قال اللام الفقيه ابو الليث كما

في مقدمته و السنة رنة شرعا التوضيح بانه على الله تعالى عليه و رسم مال

في الوضوء و رنة بنه ارضوا لا يقبل اليه الصلاة اللهم و في رنة بنه

الاجر مرتين و في ثلث بنه ارضوا و ارضوا و النبياء من قبلي فما ذكر

الحديث في الرتب من الترتيب وفي الثلاث من كونه دونه صلى الله عليه وسلم  
نفسه اشارة الغنية

٤٢ قوله ليس كذلك فانه لم يوجد الواضح ضرورة - اقول لو قال المودل مكان قوله  
سبب قراءتهم ابا السبب اذ كانا نريد ان يكون الله تعالى بيا بعد الوضوء  
من هذا الايراد دفعل الاستبعاد فان فعل كلام الله هو كلام المخلوقين كفضل الله سبحانه  
على جميع خلقه وفضل كلام الخبر المخلوق على الكلام المخلوق اعظم من فضل المخلوق على  
المخلوق فالفقير الذي فيه بالنسبة الى درجة النبوة ينجز بفضله ان شاء الله تعالى  
لفضل الكلام على الكلام كما ان ليلة القدر خير من الف شهادة مع ذلك لا  
لطمع القلب الى ما ذكر كيف وقد ذكر معجم الحبيب صلى الله عليه وسلم  
مال ان ياردى ثواب قراءة احد ثواب قراءته ولا حول ولا قوة الا بالله  
العلي العظيم فالحق انه كما وصفه ~~الشيخ~~ الشارح اللام رحمه الله تعالى مما  
نكره الثواب في كل الاسماء والله تعالى اعلم ١٢

٤٣ قوله يتصل خلافا له - في هذا البناء خفاء واضح وسبب انكاره عن المحقق  
على الإطلاق او آخره ١٤

٤٤ قوله وبينما يحتمل - لم ادري فحاشا في فرجها دانا في الفرج اهلا ١٥

٤٥ قوله لم يذكره في الخلاصة - اي صورة الشك في حال التذكر ١٦

قوله عن ابي يوسف دانيان - في صورة التذكر حيث لم يوجب الغسل في  
بذره الردية برؤية المذنب ولو جبه في الاخرى الحاكمة اجماع اصحابنا على  
الوجوب في التذكر برؤية المذنب بل بالتحليل ينبغي ان يذكر ١٧

قوله لا يجب الغسل منه جميعا - عامة العتبات على نقل الاجماع في بذره العورة  
على وجه الغسل وفي بعضها جعله ~~مستثنا~~ مستثنا من ابي يوسف وعاصبه اما حكمه



الجماع مبني على عدم الوجوب فمما لفته لمح السجرات ولقد كتبت ان اقول ان  
للدخول زائدة من فم الناسخ فلا اني رايت في جامع الرموز ما لله لم يتفق  
باللهي لم يجب تذكر الاضلال ام لا والله اعلمهم على ما في المصنف من التعليل  
لكن في المحيط وغيره انه واجب ضمنية اهـ ١٢

قوله واما وجوب الغسل - التي على المسألة الدخيرة المذكورة في المتن ١٢

قوله ويتحقق انه مذى اذ شك - كما يفيد قول المصنف من الكتب المتقدمة في اي  
منها ياد الله تعالى اعلم ١٢

قوله اذ مذى للوجوب غسل - وهو الذي يشي عليه الصالح المعنى صبي النية كما ترى ١٢  
قوله لا يجوز على المذهب - بل الطرف من يوحى ان الغسل الثاني مله بوجه ١٢  
قوله وكذا ليس في محيط رضى الدين - اقول بل هو في محيط برهان الدين كما نقل  
عنه في التندية ١٢

قوله واما المعنى - اقول نقل عنهما كذلك البرصية وعن المسوط النبوية ١٢

قوله واما الدخيرة فراضينا - اقول بعض هذا النقل في النبوية عن المحيط فاعلم ان

السنة الى كليهما دفعت عن النبوية سوا ١٢

قوله فوجد السبل في اطلية - اقول ما لا يدري ابو منى او غيره ولذا عرفت في رواية

بالجم اى الفيدل بالاباح اللغوي على المعنوي ١٢

قوله مله جرم ان ذكر المصنف - لانه يجب فيه الغسل وان كان قبل النوم فمشر ١٢

قوله انه لو كان اكرامه - اقول للمصنف ان يقول اكرامه في النفقيا ان ملحق

باليقين مله خلف ١٢

قوله واما اذا لم يكن مذاهب فلا لان الاشارة ضمنية - اقول كل محل يذى لا ما

لست ام الاثنين العهد لينة رضى الله تعالى عنها في حديث رواه ابن المذنب

دفع ذكر في الفتح وهو مثل سائر في الحرب والانتشار فلما يخلو من مدي وكفى  
 بنه الكونه فلفه اهل القلوب في الجواب ان الرجل اذا راى محبه ولم يتركها  
 احتل انه منى او مدي فلفها بالفضل ايضا لا استواء الفضل بين اما اذا كان  
 ذكره منتشر في جميع جاب الذميه وان امكن فلفه الذي بمعنى استتباعه له  
 فابا عدم انفسا كما في الدنادر انقص احتمال المنويه لم يجب الفضل فانهم  
 والله تعالى اعلم ١٢

قوله في القنادي الخافيه - اقول اصرح منه ما في النديه عن المحيط اذا تاهم الرجل  
 قاعدا او قائما او ماشيا ثم السقوط وهو خبر بلفه في الروام سقطا سواء اراه  
 ١٣ قوله في القنادي الخافيه - من تاه في قوله في صحيحه كلام الامام  
 برهان الدين صاحب السديه في التحسين والزيد كان فلفه في الفتح ١٤  
 ١٥ قوله قال الشيخ الامام ابو بكر محمد بن الفضل - سقط من بنا فلفه به اي  
 به قال الفتح الامام اعم كافي الخافيه ولا يمكن ان يكون قوله وعليه في بقوله  
 الشيخ الامام فانه مقدم على صاحبي المحيط في المحله ص ١٥

١٦ قوله ما لم يكن ملاء الفم انبي - اقول قد تورد في الخارج من السبلين لستوى فيه  
 التعليل والكنز فلفه في الخارج منه غير ما ١٧  
 ١٨ قوله لم يغفل في الفضل بانه يوزن - اقول كيف يتم بهذا ان النقل  
 في الوضوء يغفل في الفضل بالقياس الى بل به لانه انما يغفل فان الفضل صفة كما  
 لوضوء فان كان يوزن ما هو الوضوء فلفه اما ١٩  
 ٢٠ قوله والله فلفه - وفي ذلك تامل - اما ان الاستسنان لا يثبت بالفضا

وسواء استفاد من كلام الفتح منها وهو ظاهر ٢١  
 ٢٢ قوله فمن عمرانه كان لا يقدم مكنه - الذي رايته في البخاري من فافح قال كان



على الدليل فيها اى فى الحديث ١٢

قوله الدان فى هذه العبارة بالتحقيق - نانه لم يشترط الكفاية للمهمة ونجوم  
قوله فعل للمتمم رتبتم للمحدث اذا كان ان قلبها من شرط لينة الشرط ١٢  
قوله ونه الم يذكر المصنف - وقد ذكره فى الكفاية بوجه المحم - ولم يذكر فى  
الدليل اللدنه ان يتم فعل فعل المهمة لم يخرج عند محمد جاز عند ابى يوسف ١٢  
اى ان شاء كما تقدم فى نظره من المحوط الرغوى ١٢

قوله بما يخرج من العصف - اى ينفع الغائبة التوفيق بما الرغوى وزوج العصف ١٢  
قوله رتبة للحتاج - اقول لم لادقة بخالطة للغايلة الا فى وصف واحد  
فله سخر الا اياه دان زاد على الباء اجازة العصف به باطل واما ما  
قوله سخن عن الثاني كما هو ظاهر - اقول لم دتره للجب والركبة الشئ على  
الما و اخرا و نزل بل اسمه منه كما باتى فى الرغوى ان هو الزاج والتعويض ثم  
لديف عن الثاني سخن عن الثاني لث لان بزدال الرقة ماء كالغص  
عليه من العمدة فى مسألة المخطوخ مع ما لبقه التلخيص راجع به فى  
الفتح والنجى

قوله دغرى الى الاضاحس - عزاه البها شجرة الفتح رحمة الله تعالى قوله الدغرى  
الى مخالف الاضاحس ١٢

قوله دغرى بعض الروايات - لعل صوابه فغى ١٢  
قوله دغرى بعض الروايات لم يشترط - ذلك بل كفيه بغير الكون ونحوه من الدغرى ١٢  
قوله ذلك الشئ - بزدال الرقة ١٢

قوله دغرى بعضها انما الى الخلية من حب الدغرى - فاذا اخذنا من الى يوسع  
الردية الاولى وهو المشهورة منه وهو الشراطة الخلية مطلقا فى المتعلق





الماء بحال لا يخلص محبة اے محض لم یجز رضوہ وان خلص غیر اے محض  
 جازاھ در علیا شرح فی الخیر فقال لا یخلص محبة اے محض لا یشاک  
 اصول الفقه لم یجز لاستعمال الماء المستعمل وان خلص جاز لا یشاک  
 الماء المستعمل فی الکثیراھ فیحی الخوص علی لیسہ العتہ الجریان ای قبول  
 الماء بحضہ اے محض بالجری وعلی لیسہ حلیۃ السریان اذ فی الماء بحیت  
 لیسہ آخر واقع فی محل منہ اے محل آخر فانیہ خلوص یون کیز علی یون  
 قلیل علی اثباتی ۱۲

قولہ لو کان یخلص محبة اے محض - ای لصل الذر من محبة اے باقیہ ۱۲  
 قولہ لا یجز کما ہو المفهوم المخالف - لانه اذن قلیل ۱۲  
 قولہ ان القدر الذی یخیر فیہ - اقول یندر فیما لا یتنبی علی ریح فان ریح  
 ان الماء المستعمل اذ کان اقل اجزاء استعمل فی المطلق بادل  
 وقومہ فانیہ لا یكون الا الماء مطلقا ۱۲  
 قولہ المستعمل المنقلبه - محل صوابه المتصل بہ ای من المتوضی لایاتی  
 اذن "محفی" اللئیمہ و یجز المنقل ایضا ۱۲

قولہ لفظ جودارہ ناری - جنز دارہ بحیم مضمونہ فحین محمہ ساکنہ غازی  
 مضمونہ بعد ما دارو مالغ داخرہ رای مضمونہ دالہا دالہی تکتب بعد ما دارو  
 نحماد ہی حکمہ تارسیہ معنایا خرد الفندقم دی بالحرسیہ الطحلب ۱۲  
 قولہ لم یحل ما من لیزد ای بکر الاسکات - اقول قد طهر لی بہ الاول ما دقت  
 علی اندراد دہو توجیہ وجیہ در مار دلیہ بہ غیر توجیہ فان قولہ وان کان  
 متعلقہ بالجہ لیس شریفا جزاھ ما لغوی حصہ لغیہ ان قول لیزد ای بکر ہم کن  
 صورتہ ای لقال بل ہوئی تمہ قول ابن المبارک دان وصلیۃ و افادہ

ما اختص به نصية والماصل ان جعالت الفعل جازيلا خلقت وان الفصل كذا  
منه ابن المبارك وما نالنا ولا فتوى عليه ١٢

قوله في نصية المذكور - قد علمت انه لا نصية ذلك بل نصية لمجودة الله  
لفعال اذ هي الطهارة في الماء والمجد ١٣

١٣ قوله معنى اذا لم يخرج منه - اما اذا اشد وزاد حتى فاض وخرج منه شيء  
قوله انوار من الماء - مثل صوابه وغيره لانه كلما دخل الماء ما هو بمادة  
البدن في التحليل ١٤

١٤ قوله على هذا المسمى - قد علم ان الحمة البعج الماخو به ما هو اوسع من هذا  
بما هو اوسع مطلقا لا يستهلك المستعمل فيما هو اكثر منه ١٥

١٥ قوله في المسح بغيره جاز - مثل صوابه لا بغيره ١٦  
قوله حقق شائعا لا خلقت - الذي في نسخة البهجة بعض شائعا ١٧

١٧ قوله في الآية او وجه بناء - اعني في قوله قد يكون راجع الى الماء يعلم  
ذلك الفصل في نسخة الخالق عن غاية البيان ان هذا اللفظ النقص  
كانت الفظة - اصليا وما قد يكون من الابد او ما هو ١٨

قوله والروح لا يكون - سقط من بينا لفظة بجائيا بغير دار تامة ثم رزق  
كذلك في الفوائد المحصية - نقل من شرح جاسع الصغير لقاضي خان ١٩

قوله وقد كان الظاهر على التقديم - اقول تقدم الرجا ان يكون اصليا وما  
ينبغي ان يفتح حتى يبرر ما هو ان يكون اصليا من الابد او ماء والجواب ان هذا  
اللفظ لا يوافق ما ذكره الامام قاضي خان لان ما احده ما ليس بالماء ثم نفي  
في صورة الماء ٢٠

قوله قال الشمس لا تخرى - مثل صوابه قاله ٢١



قوله على ان يصح - صوابه انه ١٣

٤١ قوله الشيخ الواحش الدوري - صوابه القداري ١٢

قوله هذا مقيد للمذكور - اعني وفيه الى موضع التطهير ١٢

قوله سائل احد بما ذكره المصنف - اقول ان يخرج آية الفاعل بشرط  
بالجماع فماترا من الراسك ولم يعلى الالف فصبته الالف لا يكون ناقصا عند  
احد سواء قبه التجاوز يكون الالف مالم يطرأ ولا دخل الفائه في تطهير اذا قلنا با  
لانتفاض خبره الالف ما اشتبه من الالف لادنى الامان فعلى الرواية انطلق  
لا يلزم الوضوء لعدم التحريم فانه في ان ضمن على الرواية المقيدة بلزم  
الى ما يحقه حكم الله وعلى هذا لا يكون نقاد هذا القيد اخص من ان يعلق  
بل نعم نلتنا ١٢

قوله المذكور الدعليه - فان محمد لا يشترط ان يوجد

٤٢ قوله على هذا مما فيه - ما مبتدأ خبره - ينبغي ان يحيل ١٢

قوله فيه الفاء - ارفى شرح الرازي ١٢

قوله اذا كان الماء الخارج - سقط من بيننا لفظ ينبغي على ما دل عليه نقل المحقق

على الرازي من الحديث ١٢

٤٣ قوله وعبرادان نام على راس - كالحلقة البرازيه وفي السنية عن الحائنه

وفي البحر عن الحلقة ١٢

٤٤ قوله عن شرح الجاسع الصغير لقاضي خان - بحسب السطر قوله لا تخر فيه

للهنا لا تخرى من السوى ١٢

قوله في الخارج عدم تمام الوجه - اقول والجواب ان المراد بها الذي يتم الوجه

٤٥ قوله وقد يقال سفيح - اي بالميم او الباء المحوطة مكان النبرة ١٢

قوله نية الحمن - الذي في القاموس كالجبن ١٢

قوله زبده علم مواعيد على مل - الظاهر سقوط لفظ اعلم بعد قوله والله اعلم ١٢

٥٢ قوله كان ذلك الماء مستعملا - لكن ذكر في النية ان قوله اذا استعمل في

البدن احراز عما اذا استعمل في غيره من النوب ونحوه بغية القربة فانه

لا يصح استعماله قال وينفع على ما ذكرنا امر آة غسلت القدر ١٢

٥٣ قوله ان الزيادة في قال الله اصح - قلت ان لفظة من محبة الله فاقول ليس

بل للموسر ١٢

٥٤ قوله الخفافس مل به اللفظ سقط هنا ١٢

قوله الخمس للغنمال - صوابه له للغنمال ١٢

قوله بالاستعمال - عدم نية القربة ١٢

٥٥ قوله وفيه لفرمانه يجوز - اعني استخراج ذلك الخلاف من هذا ١٢

٥٦ قوله وفي المنتقى عن محمد - قوله وفي المنتقى ان ما في الذخيرة لا عطف

على في الذخيرة ما ياتي آخره ١٩ ١٢

قوله عن ما مل دستور في - حاصل ما ياتي ان مما به اذا لم يسيل من في كان

في عدمه فلا يصح ١٢

٥٧ قوله بان الفتوى عليه - اعني اعتبار غلبة الظن ١٢

قوله لانه عمل عمل الغسل - من ازالة الخامسة وهو المقصود ١٢

٥٨ قوله انه القول المرجح - هنا خطأ من الناس فاما بهل المرجح بالمرجح

لانه اصل العبارة بلذا يتم على القول بان الظلم بحس العمن لا على القول

بانه القول المرجح وذلك بهل ما ياتي في ١٩ ١٢

ان الراجح هو القول بعبارة عنه ١٢



٢٢ قوله الموضح عن عائشة - كذا ما عن الرازي من مكرمة دنداما يأتي من  
قادة ومن القاسم من ام المؤمنين رضي الله تعالى عنها ١٢

٢٣ قوله من غير تعقب من عبد الله ابن جعفر - لكن اشته تعقب الذي به  
نقال اهلنا موفو ما الى آخر ما نقل في تعقب الراية ١٢

٢٤ قوله دكان ذكره على ما يدل الحذف - وقد تقدم ود مثل نه لا التاديل ١٢

قوله يوم عيسى على الظافرين - اقول اذا قلنا ان على الكافرين خلق محب غير  
يسير ينفق السير مطلقا بحيث لا يكون فيه لغير الظافرين اطلاق لم يكن من ذلك  
اباب نان اشته ربما يكون محيرا مع ما فيه من بعض لغير ما شئت العسرة  
سند من نفي السير مطلقا فكان من باب التاميس دون التاكيد ١٢

٢٥ قوله وقد ارجع عنه بانه قد قيل بان التعليل - المحجب الامام المحقق على  
الاطلاق في الفتح واقره عليه في الغنية ونازعه في البحر بما هو محجب  
كما ذكره في المتن ولكن بحث المحقق الثاني في نفس حجة ١٢  
قوله والثاني ان المكشوف - من العطل لو كان قد ربح اضرابا من الاعضاء  
المكشوفة يمنع الجواز حتى لو انكشف من الاذن تسعاد من الساق  
تسعا يمنع الجواز لان المكشوف ١٢

٢٦ قوله مستقلة لك القراءة - صوابه للملك ١٢

قوله اذا تمت سفيلة المخارب في وقت الحناء - في اداء الصلوة  
كما في الرضوي عنه ١٢

قوله سحرطا والبطوا بما ثلثوا ١٢

قوله وما قاربها قليله - الى الشيرازي كما في رد المحتار ١٢

٢٧ قوله ان ظاهر كلامه الى بريرة في الانقياد - وعلية المعنى في الحرية

فجعل المدحرات تغفل بغيره على قول من شرط الصوابه الصغرى ١٢  
قوله وقيل مكة وسط الدنيا - قبل ما ذكره الى كون مكة وسط الدنيا فقل لا اله الا  
الله في حاشا الارض وما سواها الى بطنية الحرم فقال قال الزند دليلى الغرب قبل  
بل الشرق وبالعكس والمجرب لبل الشمال وبالعكس اذ قرع فعل منه الله  
تقول في الحجة من الامام المذهب وهو المؤيد بالحديث والعرف والعقل

قوله لان الاراد بالمسجد - صوابه لان ١٢  
قوله مجسم دلائل اواراد به الحرم - صوابه دلائل ١٢  
قوله ثم عمد به نعيم - اى مما تقرر ان القبلة هي الكعبة لمكة - ذلك الجهة التي  
نبينا مكة ١٢

قوله وصحتم اذ بنا تحمل ان يكون - فذلك من ارادى فيسعى ان لا يحتاج  
العلاقة حتى يرتفع مقدار المحسن لوقوع الشك في ابا صها فبادر به  
سبق الطلوع بمطرا ١٢

قوله من الحسن من زياد اذا سخر النعمس - واختر الطحاوى في شرح ساني  
الكنار ١٢

قوله ودخض في الخارية الفيا - اقول كيف يتاقي تعقبكم اذا كان محبا افي  
خان اركا به اياه فيه ما نعيم ومبار صلته بنا على الدابة اذا كان محبا

اجنبى منصوص في سالة المتن ١٢  
قوله في صدره الاسم والمكتف به - كنية الفتى شلدا ١٢  
قوله اشارة الى انه لو كرم فنام - يكون ناما حاله فيفيد مغارة الركوم  
والنوم تنفيده عدم اندجراو بما اذا صدر لكرم وحالة النوم فيستفاد الله



جزاء اذا امام في انشاء الركوع رقة كان ركع متيقعا ١٢  
 قوله وفيه نظر لمن صنف - قد يقال ان هذا من الاستفاد من الضميمة  
 انما يصح في ابن لا وجود لها في غير الصلاة لشرعها كون ذلك مستلزما  
 وجوب حمل نظر كما فتح آخذ برصك

١٣ قوله من اتم الصلاة رواه ابو داود - اقول ورواه الترمذي باب ما  
 جاء في الرطل بعد ثبوت بعد الزند زمان بارئاده من عبد الله بن عمر وقال  
 قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ضمت بئر الرطل رقة جلس في  
 آخر صلاته قال ابو عيسى هذا حديث ليس اسناده احم ثم اعلم بحجة  
 الرخص من زياد الا فرقة ١٤

١٥ قوله واصل المذكور - اقول ومن ذلك عند ابن ابي سبيبة سمعته يقول  
 لمن الغاد النعمة - حال ١٢

١٦ قوله صحبة بنيه محمد وآله وصحبه ثم ذكر المصنف - صلى الله عليه وسلم وبارك  
 وسلم ١٢

١٧ قوله لعجل الجائر فقط - اي المجرم عن الادوية ١٢

١٨ قوله وهو المخففة من حيث الجملة - في طلب المخففة لجميع الذنوب وان

كان الصوم في الجنة بين تامين بالدن ومن ١٢

١٩ قوله ان الدعاء المذكور - اي الدعاء استغفورة جميع الذنوب لجميع المؤمنين ١٢

قوله لا يكون الدعاء به محرما - لكونه طلب امر جائز ١٢

قوله سياق النبوت فلفظ فان الصوم في هذه الافعال - اقول قد استغناك

ما عند السعيد الضعيف من سنن مكرم القرآن في حيث لا يرد عليه الا يرد

فانه رحمه الله تعالى لم ينف الصوم المستفاد من والله بن بل نفي عموم

بسخفون وانغفر يعني ليس معنى الغفر ان اسألك كل مغفرة اى  
مغفرة شاملة لجميع الذنوب فانهم ١٢

قوله ترجم القول يجوز الخلف في الوعيد - اقول ان الزيادة الجواز العقل مثله  
معنى لقوله الله سبحانه ولا تقولوا ترجم فان اهل السنة مجمعون على جوازه  
في المؤمنين مقلدا لم يخالف فيه الا شذوذة من المعتزلة وان اراد  
الجواز الشرعى اى يجوز منفرد جميع ذنوب جميع المؤمنين بشر ما باطل  
قطعا وسيزف بان المفروض ناهية على عدم ذلك وقد نقل غير واحد  
الاجماع على استحالة شرعا وبالجملة فكله رحمه الله تعالى هنا ليس محرا  
كما ينبغي والتحقيق ان الخلف في الكفار جائز عندنا مقلدا الله عند الامام نسخ  
ومن نية وقليل ما هم ومحال شرعا بالاجماع واما في حق المؤمنين مطلق  
الخلف اى ترك الوعيد في حق مبغض بائز بل واقع شرعا والخلف  
المطلق اى ترك الامور اذ جميعا في حق كل فرد منهم فجاز مقلدا  
باطل شرعا بهد التحقيق مع علم بهذا ان المحقق العلامة رحمه الله تعالى  
ان محل النزاع في جواز الخلف على الجواز العقلي بطل ان المحققين  
على منعه بل الاجماع قائم على ثبوته وان محل على الجواز الشرعى لم يمس  
ما جعله الله تنبيه محل النزاع فانه انما يصلح للتنبيه الجواز العقلي لا الشرعى  
كما بينه والله تعالى اعلم ١٢

قوله لان النقص جواز - اقول يجب ان يراد الجواز الجواز عقلا لا شرعا  
لان ورود المفروض بالعدم لعدم الجواز الشرعى وعلى هذا حمل العلامة  
النساجي رحمه الله تعالى كلامه وهو المحمل الصحيح وحسب فيكون رحمه الله  
تعالى ذيبا له ما ذيب اليه الامام النسخ رحمه الله تعالى من انتقام



الحق من الظاهر عقلاً ناهية عن الصفح - السالفة فرق بين المؤمنين  
والكفار بجواز الخلف في حق المؤمنين دون الكفار وماذا بينان  
الجواز من حق المؤمنين هو الحق فنثبت انه منفي الخلف في الكفار  
عقلاً الا انه يرد عليه انه لا يصح بناءة على نفوس ادلة المانعين  
لنصوص لا تدل على انشاء الحق فافهم والله تعالى اعلم ١٢

قوله على دفعه محض - وهو تخريب بعض الموصفين ١٢

قوله بطريق القطع - وهو قوله تعالى في نحو ببادون ذلك ١٢

قوله مرفوع نحوه - اي سجود الصلح ١٢

قوله ابو في الصف الذخيرة ابو ظفار الذيب - اي اول حاصل بنفهم دين  
الامام من انان قائم ادعاه كما قدم ذلك بان سلم الامام وتفرق  
وبقي رجل سبق له في آخر مات المسجد بل يجوز للامام ان يستقبل  
بوجبه وان كان بينهما صفوف اي قد رصفوف ١٢

قوله انه لو فرض جد في السجدة فالاصح انه لا يكره - به التبع لما بحث المحقق رحمه  
في الفتح غير ان الذي صح في الذخيرة وجبه في البحر والشمس بل لا يكره وعبر عما ظاهر  
المنزب كما في نه الكتب في ترجمه ترجمه والله تعالى اعلم ١٢

قوله ثم الذي يظهر انه اذا كان بين الامام والمصلح - اي قوله اذا غابارة نائدة  
زائدة ولا يكتفى ان يكون استند كما على كلام الذخيرة كما يتوهم من  
ظاهر العبارة وذلك لان الكلام الذخيرة فما اذا لم يكن بينهما حاصل  
وقد قدم ان بان قائم او ما قد تقع الحيلوا فكيف يراد بقوله وان كان  
بينما صفوف ناس قيام او جلوس بل معناه قد رصفوف وبه ظاهر الله  
الحمد والله تعالى اعلم ١٢

قوله بالغيبة المذكور للعالم به دال على انه تعالى اعلم - اي عدم صلواته وصل الو  
تأخرا بين الدمام والمصلح ١٢

قوله من حديث عائشة زوجة النبي - اي قول يكن التوفيق بمحمل حديث  
ام المؤمنين علي الملبوس في محله بعد الصراف في ذلك الدمام ١٣  
ما يوم والمنفرد فاما لمعلقا دال على انه تعالى اعلم ١٤  
قوله ونفص فوبه من التراب - اي قول ليس لفظ من التراب في الغيبة  
دال على انما من صرح في المنبأ به بالمراد فقال انفس كليله يعني صورة  
قال في السجدة اي دلت على صورة الدمية فقط لا يراوات كمالا  
قوله لا يكبره فلان لا يكبره اذ حال - اي قول كيف لا يكبره مع ان الواجب عليه  
الدعاء بالسلام لا القطع بمحل غيره وان اراد بالقطع الدعاء بغيره  
القياس لانه ما حرمه فكيف يقاس عليه فطلبوا وبونا لم ننبه له  
يعني ما يقع الدال في خلل الصلاة نعم لا يكبره اذ لم يكن من احوال  
الصلاة ولا فعليا محضا جال به فنه بر دال على انه تعالى اعلم ١٥  
قوله ذلك لانه كان يوذيه مكرهنا - اي قول فرج الدمام في الغيبة

وسمى لا يعلو للمرأة ١٦  
قوله لا يعيد لانه يحتاج - اي قول التحليل الدال على ان المراد بالاركان  
ما بعد التشنه الاخر الثاني ان المراد من القعدة قدر التشنه ما مل  
درسياتي من الدمام تشنه الحلواني ان هذا الخلف في قيم المراد  
فتح فما اذا سمع به السجدة الاخيرة قبل التشنه  
قوله من الاركان غيبة - اي السجدة الاخيرة ١٧  
قوله من الاركان - اي التشنه الاخر ١٨



- قوله رجواب المحقق - انا ومن النار  
قوله في ضلال الصلاة - اي قبل الرضح السجدة الأخيرة ١٢  
قوله محل ما اذا سمع - اي من الذخيرة ١٢  
قوله وصاحب البهائم - وعلى يعليل بمنى احدهما على احد الوترين  
والله عز وجل لا خير ١٢  
قوله واعلم من العلم - هو التوفيق بالذخيرة او غيره ١٢  
قوله رخص على انه الصحيح - اقول هو الادق الاصلق بالوقوع كما لا يخفى ١٢  
قوله دلائله ان يصلح - هو نفس محمد في الجابج الصخر ١٢  
قوله عن بنية دياره - نطق العاقي في بنية خم باره ١٢  
قوله من القبة المذكورة قديما - اقول ماله ان يراخه نفس الجابج الصخر فانه  
بكذا لا بأس ان يصلح على باط فيه نقاديه واللبس على التقادير  
الله ونبوه لا يحتمل ما ذكره كما لا يخفى ١٢  
قوله اسنوا الطحاوي في شرح الدنار - اقول لم ار اسنوا لهذه الدنار في  
شرح معاني الدنار في باب التصوير في الثوب فلهذا انظره ما في  
محل آخر ١٢  
قوله فيما كان كذلك كما سيأتي - انظر من يأتي فان الذي يأتي في  
آخر صوم هو الدصالة على ما سبق ١٢  
قوله الى النخرج ادا الى الحمام - كذا هو في نسخة - المتن المطبوعة  
وزاد في النسخة التي شرح عليها والمحقق ابراهيم الحلبي ادبر ذلك  
هو في السندية عن المحيط عن محمد ١٢  
قوله بل ينبغي ان يكون هذا محال يادى - اقول لا شك فيه والمسالمة

مطلقة قلنا وقد ذكرنا من كراهية النهية عن المحيط من محمد وعدنيا  
 مع المخرج والحام ولا شك ان استقبالا القبر كرده في الصلاة سواء  
 صلى في المسجد او بيت او قصر او دارا الفوق كما دفعه الله تعالى نعمه  
 ان يناسئلتين صلاة ذات ركوع وسجود عن التوجه فيها الى  
 القبر وبذا نسلم الا ما نحن كلنا في تحصيل سيرة في غلط اصبح رطلوا ذراع  
 وفي الفجر او بعد التجر من موضع نظر صلاة الخاشع والآخر في تعليم المسجدة  
 ان يكون متلبه ان يذهب الا شيئا وبذا تحصل المسجدة المقصود دون ساجد  
 اسبوت التي محل الجماع فيها ولا يحصل بذكر التوجه وما سلك السيرة  
 بل بما كل كالمات في الترتيب ١٢

قوله دون ثابتهما - وما بعدهما ١٢  
 قوله ولا يخفى انه يلزم من هذا التوجيه اقول وقد ذكرنا فساد هذا السليل  
 على ما مر في الغية ص ٨٥ فراجع ١٢

قوله من صرح به وفي الذخيرة - بل صرحوا بانها لا يقف شيئا عند  
 الشخص كما انهم عليه في الغور من مسائل النوازل ١٢

قوله وذكر القدوري - اي في غير مخففة كما سيأتي ١٢

قوله صلواته انتهى - هذه بعينها عبارة الثانية ص ١٦٩ ١٢

قوله ولكن التعليم ليس بحل كثر - اقول انما يتباعد على ما مر في النهية في المال في الفتح  
 ان التكرار لم يشترط في الجاهل يعني الجاهل العزاي لم يشترط له فساد تكرارا  
 قوله وانه ثلاثة صغية - اقول هذه العففة لا تخفى الا على قول اللام الى  
 يوسف الفتح بل حكم بالفساد مطلقا قال امن المحقق وهو العج لا به كلام  
 فلا يخفى عليه انه ذكره اصح في الثانية ١٢



قوله في علم صلاة اخرى - فلهذا في ما تقدم ان تكرار سجود السجود في صلاة واحدة

غير مشروع ١٢

قوله اذ ان بحرا ناس بين يديه - (قوله انظره مع قوله ان سرقة الامام سرقة  
لمن خلفه ١٢

قوله من السور بعد كون العاق - فقد ذكر في كتاب الانف والباء الله  
بها وان يمنعها بعد كون العاق كما نادوا في بعض من دلالا كقول الكور  
الكوم كذا نصحت في دلالا كقول باب الدار كقول في ١٢

قوله ولم يترك حكمه اذ اختلف المصنف - فلهذا في ما تقدم من خلافا له ١٢  
قوله لمن كان بنده - ولم يخص بكلامه ان صلاة بنده وامانته كل ذلك جائز  
على خلاف ما نادى به من العلماء كالنزي والهرمل وغيرهما من ان الصحيح فساد  
امانته والله تعالى اعلم ١٢

قوله بهذا نقول في علم ١٢

قوله ثم بعد هذا - به الفيا من كلام الثانية ١٢

قوله قص - وذكر الطحاري في حاشيته الراقي من الفقرات العشرة  
للعادة وذكر في الثانية ما يغيبه الخلاف فيه بين المتأخرين ١٢

قوله ذكر ابن سير - ولله الامام الشراقي في الميزان ١٢

قوله وبه المستحق الخطبة - اقول معرج به في خلاصته وخبراته المقتنين ود  
جزء الكور في غير ما يبلغه بحرم في الصلاة بحرم في الخطبة ١٢

قوله ما ينكر - سقط من ما ينكر فان الذي عبده انما يتعلق به من ما روى الله  
لجام من خلاصته ١٢

قوله رواه ابن خزيمة - بل رواه الترمذي الفيا وغيره كما فصل في الجامع الصغير ١٢

١٢٠ قوله تفيح به نان لوطي - اي بافزا فيها علينا لفيها في الله تبارك و ١٢  
 ١٢١ قوله قبل ان يعلم في هذا خدينا - اي قبل ان نكشفه كما لا يخفى دلان حديث عطاء  
 برسل دا احمد بن محمد **يا لرسلا**  
 ١٢٢ قوله وفيه نظم خابر **رسلا** الدائمة الحلواني - فقد قالوا ان عدمه ظاهر الرواية  
 من اصحابنا كما في السند من الغاية وراجع الدرر ١٢  
 ١٢٣ قوله كما تقدم في موضع من هذا الكتاب - انظر الى تقدم نان الذي تقدم  
 في سورة مائدة على الذي في ١٢  
 ١٢٤ قوله دنا فتابه على يد مولا - خوفى طس قد سره كما في كشف الغنون  
 ١٢٥

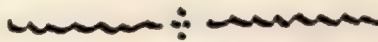


## دررالحکام شرح غرر الاحکام

دررالحکام شرح غرر الاحکام کے فاضل مصنف محمد بن فرامرزا الشہیر بہولی خسر وہیں اکثر فقہائے حنفیہ کا یہ دستور رہا ہے کہ جب اپنی تصنیف کے بعض مقامات کو خواص کے لیے مشکل سمجھا لیکن اپنے تبحر علمی کے باعث تصنیف کے وقت یہ خیال نہیں آیا تو خود ہی اپنی تصنیف کی شرح یا اس پر حواشی و تعلیقات تحریر کر دیئے تاکہ عوام و خواص اس سے فائدہ اٹھا سکیں جیسے متون اربعہ میں مختار ہے کہ اس کے مصنف نے خود ہی اس کی شرح اختیار کے نام سے لکھی۔

علامہ مولیٰ خسر و علوم معقول و منقول کے بحرِ رخا رہے۔ آپ کے فضل و کمال کا شہرہ جب سلطان مراد خاں عثمانی کے کانوں تک پہنچا تو آپ کو قسطنطنیہ کا قاضی مقرر کر دیا جو ایک بہت ہی عظیم اور اعلیٰ منصب تھا۔ یہاں آپ طمانیت و سکون خاطر کے ساتھ تصنیف و تالیف کی طرف متوجہ ہوئے اور مشہور زمانہ کتاب مرقاۃ، مطول اور تلویح پر افادیت کی غرض سے حواشی تحریر کیئے۔ خود علم فقہ میں ایک بلند پایہ کتاب غرر الاحکام تالیف کی اور پھر خود ہی اس کی شرح دررالحکام کے نام سے لکھی جو آج بھی فقہ حنفیہ میں مشہور و مستند اول ہے۔

آپ نے ۱۲۸۵ھ میں قسطنطنیہ میں وفات پائی اور شہر بردوسای میں دفن ہوئے۔ آپ قرن ہفتم کے مشاہیر فقہائے حنفیہ میں سے ایک ہیں۔ آپ کے شاگردوں میں حسن چلیپی اور حسن بن عبد الصمد سامسونی اپنے عہد کے نامور عالم اور فقیہ رہے۔



# حواشي مسائل الحكم شرح غرر الاحكام

بسم الله الرحمن الرحيم

غرر الاحكام

١٢ قوله في الساحة التي - مفعولة اي مائة ذراع وثلث ١٢

قوله على نصف القطر - بل على ربع القطر او على القطر ثم ضرب الماحصل من

اربعه كما هو حكم التعليل ١٣

١٤ قوله ان عدم النفع شرط وليس كذلك كما سيأتي - في الاستيجاب بالنيء

صحة لو كان نفع وجب الاستيجاب بالنفع وليس كذلك والحق ان

الاصحاح ١٥ اشارة لتخلييل اذ لم يدخل الخبر بين اعالجه قول محمد

كما من الوراء شرط استعمال جود عن الارض فلا يحمل له الا الاول

او تحصيل الاستيجاب بالنفع ١٦

١٧ قوله وهو الحرة في ذل بيادخل - رودنا عليه في المشرق من الى السودان

١٨ قوله اذا كان الامام المحسن عليه السلام - اقول قد يرد هذا الاستظهار

رجوعه الى اهل بيته وسلم الى اهل بيته وجماعته لم يحن الى المسجد و

قد صلوا فيه ذلك ان يجب باننا دافعه عن نفعه صلى الله تعالى عليه

وسلم ارجعهم انه ان تاخر صلى بالناس ثم يكون صلته صلاة الله

نام المحسن لكونه خليفة صلى الله تعالى عليه وسلم والفيافي تركه صلى الله

تعالى عليه وسلم الجماعة بالمسجد حكمة اخرى بيانا على المشرق والمغرب

١٩ قوله دعاه في الفتح - قبل باب بالفه الصلاة ١٩

٢٠ قوله بل تمتح اي الصغيرة - اضلغوا فيها على الدرام دكة انقل البحر ٢٠

٢١ قوله فبه له كذلك واجب فليتا مل - اقول ولقد افادوا جاد رجلا به تعالى



کلی که مان الواجب الاقتصار علی قوله ان القنوت واجب مطلق البراءة

خصوصا معروض فعلی یا آنی به یکن فرد الواجب لابد که باشد

قوله و هذا المستبعد انه - تخفيفه علی الصورة السلام دنی اندیشه

قوله و هو لا وجه له - بیا فیه باید که صحت

قوله بوجوب السواستنباه و الجحف - ثم وجوب الاظهر لضرورة ضعیف

اما وجوب السواستنباه صحیح فی البهائم و الفحش و هو المخرج به فی الاصل ضعیف

قوله اقول الفحش ضلله - اذ انما كان قد استوجبه هو الفحش بما لم يكن طاعة

در الحکام آن قوله ادره بهما لکه ذکره فی کتاب الحج - له قول بل اذا تم الحج فقد حل المحرم

قال تعالى اذا حللتهم فاصطادوا

غیر الاحکام آن قوله هو الوجه فلا یجوز من هذا القول - اقول غایة بالنزح محاذ کران

نیقص المهر من مهر المثل فمن نكح به كما فی الزیلعی فایجاب ذکر المهر بما لم یثبت

لکن به ان یقول علیها لا ترضی الا بالکثر من مهر المثل بقدر مضمون فلا یجوز به

علم الزوج الا اذا ارسل لها المهر فی الاشياء و تسکت فیدل لکونها علی

الرضی به اذا كان قد ربه المثل او اکثره و لا سرت لکن لک ان تقول

مهر المثل هو الاصل العدل و احتمال ان لا ترضی الا بالکثر منه بعمیه لا یلتفت

الیه و قد قال فی الحاشیة الاب یعرف مراد فی ذلك و هو صدق مثلها

فلا حاجة الی التسمیة اه و بالجملة فالرضا به هو الخائب الظاهر و لا

اعتبار بالبعید انما ذکر

قوله و فیه ما تشبه - رخصته فی قنات دنیا

در الحکام آن قوله ان المهر حق الرءساء غیر مخاطب به بخلت - احضرنا للبیض و لذلک

یجب مع نقبه و لو كان حقها لا ینفی بنقبتها

١٢ قوله تنزديجى ابتغى اللزاج ) قد عده مالك الصلح ردافى الخانية والحق قول دحل  
 وجهه ان المنحى انك انما ليس الطلاق تنزديجى فبى تنزديجى ان المنك ما  
 انما انت مطلق فباده العلالة مقصود على انشان

قوله لا سبيل لى عليك للانفاج - اقول كون لا سبيل لى عليك مالك الصلح ردافى  
 يوافى ما فى الخانية عن ابى يوسف عن الامام الاظم لكن فى البداية عن ابى  
 يوسف انه ما يصح سباده لك نقل فى السندية عن مسبوذ الامام شمس  
 الدومة السرخسى وعلى اجام الصخر لقاضى خان والنيايح دفاتى السردجى و  
 هو الموافق لما جزم به فى الخانية بعد ذلك حيث عده مالك الصلح فباده  
 المذكرة دائمة تعالى اعلم ١٢

قوله ملك ما يوقه صامح للجواب فقط - اقول صلبه فى السندية عن السخانية فباده  
 عن النيايح عن الامام ابى يوسف مالك الصلح سباده فقد اصحت فيه الد  
 قسام التفتة على الاقوال التفتة فليما ل ١٢

١٣ قوله فى المنحى الليرى انه عينا - اقول لظاهر من قوله منحى من الحمام ان  
 المنحى شرعى ولو اراد منح الزوم لادل الفيا على لزوم منحه اياها فبرجع  
 الى المنح الشرعى وذلك لان الظاهر من امثال التركيب من الفيا الل  
 بجاب كفا فى الحلية وغيره لو كان المراد ما فهم العلالة المنحى لكانت العبارة  
 له المنح من الحمام ما فهم دائمة تعالى اعلم ١٢

١٤ قوله ربا ولا يرد على من قال بيع بمنى التمن - اقول قد تم الى تصوير الغصب  
 فصدق ما قام عليه لم يصدق التمن الاول وهو ربح برضى بيع غصب كبر  
 لم تجز الزيادة لكونه ربا ودور على من قال بمنى التمن الفيا ١٢  
 ١٥ قوله معنى المواثبة هو يوقد على ذلك - بالاشهاد وبالجملة فالمراد منها با



الشهاد وطلب المواتية للشهاد على طلب المواتية والشهاد ورجا  
يطلق عليه رتبة استن السلة في خبر دفعه قال فيه تستقر بالشهاد  
نفسه حاشا لطلب المواتية ١٥

١٤ قوله وفي النسخة القوي في اجارة الشاه - شاذ مجهول القائل نكاح جازن  
يا ذكرنا ام التوريبه ١٦ نقله عن تقي القدرى ١٧

در الخطام

١٥ قوله ابدان في النسيه - نقله من نسخة النسيه بالحج - اذ لم اره هنا في النسخة الا  
قوله لان صيغة على - اقول رحمت الله ليس على هذه الا صفة الفاعل  
اللفظ التي له على فلا يدل على القضا ولا على القضا عليه ولذا  
شرط في انه المختار بقوت الرجوع ان يقول عن ارضى الله على رتبة  
النسيه وقال في النسخة ١٨ نقله بان لنقل كلامه على نقله عن او  
على قوله وانما من ونحوه فلو صحت ضمن اللفظ التي نقله على  
لم يرجع عند الداء ثم ذكر وجهه ثم قال وهذا قول ابي صيفيه ومحمد بن سنان مافي  
اشارات الدبر راجع الى ما نقله عن الخاتمة من المجرى عن الامام فاني  
مافي الباب انه خلاف ما قد مر الخاتمة بما راي اياه الى الاصل ١٩

١٦ قوله في الجامع الصغير - اي في بعض شروحه اما الجامع الصغير والوسيلة للام  
الحرب باعلته اه ٢٠

قوله وهو في دارهم - قد علمت انه ليس فيه ثم هو في سيرة الكبير ٢١

## بحر الرائق ومنحة الخالق علی البحر

بحر الرائق اور منحة الخالق علی البحر دو جدا گانہ کتابیں ہیں۔ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ نے ان دونوں کتابوں پر حواشی تحریر فرمائے ہیں اور بعض مقامات پر تغلیط مصنف کو بھی نمایاں کیا ہے اور بعض مقامات پر تعویب بھی فرمائی ہے۔ پہلے فقہ حنفیہ کی مشہور و معروف کتاب کا جو ایک مبسوط اور جامع شرح ہے، آپ سے تعارف کراتا ہوں۔

**بحر الرائق** ۱۔ فقہ حنفیہ کی مشہور کتاب "کنز الدقائق" کی ایک بہت ہی مبسوط اور جامع شرح ہے۔ بحر الرائق (شرح کنز) علامہ فقیہہ دوراں زین العابدین ابراہیم بن یحسین مصری کی تالیف ہے۔ آپ دسویں صدی ہجری کے ایک مشہور و معروف فقیہہ، قہامہ دوراں، عالم اجل اور فاضل اکمل تھے۔ یوں تو آپ متعدد کتب کے مصنف ہیں لیکن آپ کی شہرت کا موجب آپ کی شرح "کنز الدقائق" اور "شرح اشباہ والنظائر" ہے۔ آپ کی تعلیقات ہدایہ اور حاشیہ جامع الفصولین بھی بہت مشہور ہیں۔ ۹۲۶ھ میں مصر میں پیدا ہوئے اور ۹۷۴ھ میں وفات پائی۔

**منحة الخالق علی البحر** ۲۔ منحة الخالق کے مصنف مشہور زمانہ فقیہہ زین العابدین کے فرزند امین بن زین العابدین ہیں۔ آپ نے اپنی تصنیف شرح "کنز الدقائق" معروف بہ بحر الرائق پر حواشی تحریر کیے ہیں۔ یہ حواشی فقہ حنفیہ میں منحة الخالق کے نام سے مشہور ہے۔ ان حواشی کو فقہ حنفیہ میں اعتبار حاصل ہے لیکن یہ حواشی بحر الرائق کی طرح مشہور و معروف نہیں ہوئے لیکن "بحر الرائق" کے مشکل مقامات کی تفہیم کے لیے مفید اور قابل قدر حواشی ہیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ نے ان دونوں کتابوں پر حواشی تحریر فرمائے ہیں اور جس کتاب پر حاشیہ لکھا ہے وہاں کتاب کا نام عنوان میں دیدیا ہے تاکہ اشتباہ پیدا نہ ہو۔



# حاشية البحر الرقش كنز الدقائق ومنحة الخافق

بسم الله الرحمن الرحيم

١- قوله دسماة وقال عليه السلام ان دماة - قال الحموي في كتاب الوقف في  
الحوادث لما دخل من رجب سنة تسماة وسبعين ١٢  
قوله دسماة وسماة - لعل فيه تصحيفا فان مره دسماة تعني على هذا القول  
الافتقار لبعض سنة ١٢

٢- قوله مرداه ابن ماجة والنسائي - اقول عندهما من زاد على هذا فقر  
دعوى وظلم وليس عندهما ادق من نعم بوعد الامام الطحاوي لبند جود  
من سنة هما كما ذكرته على ما في النسائي ١٢

٣- قوله دسماة بخرة - بالجر عطف على الاسرف ١٢  
قوله موصي الاستسما ووزعم - بالرفع عطف على الترتب ١٢

٤- قوله ان يدا في غسل الوجه - اقول ليس به زيادات على الصم بل هو  
ذكر لما من السنن ١٢

قوله فاما في المتن موافق لما في السراج والمراد - الذي في الشرح المتيقن ١٢  
قوله صوابه لما في الخانية - اقول بل صوابه ان شاء الله تعالى لما في الشرح وادار  
به الزمعي حيث نقل عنه في البحر التفرع بالكرامة فقال بهذا اطلاقها للتحريم  
فاما في المتن موافق لما في الشرح ١٢

٥- قوله لعدم الخرج - اي كائنة في الفرج الخارج ١٢

قوله داخل الخنوا - عن الفرج الداخل فائبة فيه ١٢

قوله ليس ذلك الا لكونه - وهو معلوم ان بائزول الى ما اشتهر بتحقيق النزول الى  
الى فية الانف نفق وفي البدن -

بحر الرافق

القصة وان لم يصل الى مالان ١٢

قوله انه لم يصل الى ماليسن - يعني ان الغاية خارضة ١٢

قوله من تنها بل المراد بالجاذب السيلان ولو بالقوة - الذي في الفوائد المحصنة

نقله عن السريين جميعا ١٢

قوله فيه ان الماء من فروع الدم - اقول ليس كل ما من فروع الدم ولا يصحج الى التقدير

فاما ان من علة حمل على انه فروع الدم والالا ١٢

قوله في صفة صديا - لفظ من انبها ما يتم به الحرام وهو انه ثم ينضم فيه ما ١٢

قوله في فم التقدير صرح بالوجوب - اقول به اعجب بل هذا انما هو كلام انتم اقبله

الحجر من دون غزو ثم رانت الفتح ودره في مقام به خبر ١٢

قوله وكذا في المنحة - وقد مال اليه صاحب البحر آخر في باب السخيف ١٢

قوله وفيه لم يل القاهر - هذا كلام الحلية الى قوله ما دلائر ١٢

قوله وبهذا التعليل - هذا كلام الفتح ١٢

قوله كلامه دام كلام القول - اي كلام اللقاني ١٢

قوله في الاصل دون الثاني اخر - اي انها كلام في زاده ١٢

قوله كذا في البداية - اقول ليس في البداية قوله غير غلط بل في ما ياتي عن

الامام الزبلي ١٢

قوله زاد بعضهم وفي الثلاثة - هو السلامه الحلبي شايخ الدر المختار ١٢

قوله ان كان في الصلب فليتا - الى ما كلام الفتح ١٢

قوله فحلية الخسل - اي عنه بما نقله فانه في الوصف ١٢

قوله انه من فيلزة العسل - اي ولم يتبين كراهة قتله ١٢

قوله با اذا لم يكن ذر منتشر - فانه ان كان منتشر لم يجب منه ما كان

منه الخالق

بحر الرائق

منه الخالق

بحر الرائق

منه الخالق

بحر الرائق



قوله دونه تقييد خلف المتقدم بمن الى يوسف وصاحبه - اقول في  
 الصورة الواحدة من صورة الخلف في ما اذا شك في العنى والمعدن  
 اما اذا شك في العنى والودى مدخل فيه لا يشتر قبل النوم ١٢

نقطة الخالق

٢٢ قوله في البهية العام قضى اقول دالى للبهية من زمان ١٢  
 ٢٣ قوله صوابه ويحتاجون - اقول هو على وزن حديث كما تكونوا يقول الله وهى  
 لينة غير مادية فمنسوب خلف صلات الصواب ١٢

٢٤ قوله فعبارة القدوس - زاد على الزيلعي عبارات الكفر التوار والجمع التهمة والتجسس ١٢  
 قوله ولا من حيث اللون - متلف في البداية ١٢

٢٥ قوله فالجمرة لا حرام ان كان الماء المطلق - اما عدم جواز الوضوء با ماء المستقطر  
 من مسان التور وفوه ١٢

قوله ان مقتضى ما قاله شامس ان الخلف الجامد - اقول احتاج الى به من التبيين  
 لترك صدر طام الزيلعي وذلك لانه قال اما اذا بقي على اصل خلقه ولم ينزل عنه  
 اسم اما جاز الوضوء به وان زال صرحا رقيقا لم يحجزه العقيدة باحد من ١٢

قوله لان غلبة الخلف الجامد - اقول رحمه الله السيد عدم المجيء من غلبة الماء لانه  
 غلبة المسمى له فانقلب فيه ذكر ١٢

قوله والجواز الذى فى الشيايح - صوابه الزايع ١٢

٢٦ قوله لا على عدم الخلق لما قد يتوهم - بل هو المراد بفتح هاء كلمة فى غير الباقي فراهبه مسكا ١٢

قوله لا نقول الماء الثقيل - فانه لا يتشكك فيه دية الجزاء بمقدور العلم به ١٢

٢٧ قوله ابن ديسان وقال لا تفرق - فليكنه ابن النخبة ١٢

نقطة الخالق

قوله احتاج صرحا مستعملة كلمة - لعل صوابه لغير حاجة ١٢

٢٨ قوله على سبيل الاربع - ابي يوسف - او لو كان الماء مستعمل - ان لا يميز

الاستعمال الى بقية ماء اليد المحض الصغير لان الظاهر لا سلب الظهور ظهوره

فاجاب عن محمد ان كلمة ليعبر استعماله حكما كما بينت في النسخة - الانقذه ١٢

٢٢

قوله او مطلقا فكذلك على رواية الطهارة - اقول صرحوا ان ما ورد على شخص فكل

فيكون للمعنى ان النجاسة تحصل للماء سواء كان هو الوارد على النجاسة او بالعكس

واذن نقول بمقتضى هذا كلاما ان الماء الوارد على نجاسة حكمية ليعبر استعماله كذلك

النجاسة الحكمية - اعلى الحديث اذا ورد على الماء ليعبر استعماله ففي الملقى لم يرد

ماء الفقيه على حدث ولا الحديث عليه بل ورد عليه ما ورد على حدث وهو

غير حدث وان تغير بالورد على حدث ١٢

قوله الاستعمال على حمل ذلك الروايات على القول النجاسة ١٢

بحر الرقي

قوله ان في العضو يشبه الاستعمال في الجيب - اي في الحوض لنفسه لا عضو فيه ١٢

قوله وتشخص الافصال بالجملة فلا يحفل - اي ان المصوب كان ممتازا عما

تشخصها ما ينزوره على البدن ثم انفصاله عنه بخلاف الوضوء في الحوض غمسا

فان الملقى البدن غير مروره ولا انفصاله ولا يقدر على تعيينه ضربين جزاء

الماء اقول ادلالا ليس من شرط الاستعمال مذنية مروره ولا فاعلية الانفصال ولا

لغير تشخصه عدم قدرة على تميزه وليس الاستعمال مقبولا بالتشكيك فيكون المراد

اقوى من غيره ودلالة لزوم استمراريته في الزيادة بانما يشترط انما هو محمل في النفس ان

الماء لا يلقى ثم انفصاله وتانيا فرقه بالتشخص في الصب دون النفس منى على ما

سبح في باله ان الملقى هو ولا جزاء الملاءمة وليس كذلك بل وكل كما حققناه

ولو ممتازا من شخص سائر ورود الاعضاء عليه وانفصالها منه وما

الاعراض من بعيده لفظه الشروع فانه اوسع

مبادرة الماء المطلق



للماء المستعمل يجعله مستعملا ولا شك ان هذه المجاورة داخله في المصوب الفيا  
فلذا قال الشيوع والاضل في الصور يمكن سواء وليس الامر كذلك فان لا  
نقول بالشيوع والسرمان بالجواز ولا السبب الاستحال في الذنب الصحيح  
سببه شيء واحد هو ملاقاته بدن محدث او يتقرب وقد وجدت في بعض  
لعل الماء ولم توجه اصلا بغير المصوب في صورة الصب والله تعالى اعلم ١٢

٤٢ قوله تدبج ويصح قلت الطاهر في رسالة العلامة قال بل ينبغ ١٢

٤١ قوله شرح الانقياد - الاضافه بيانه اي في شرح بولله نياح لانه رحمه الله  
صنف نفا ساه التخرثم كتب عليه سر حاشما والقياح ١٢

٤٢ قوله اخلف المتأخرين فيه - العلامة اخلف المتأخرين فيه ١٢

٢ قوله وينبغي ان يكون الجواب - فقبل من لان التي كان ماء واحدا وقد تنجس  
العله ولا عبرة بالحق بل هو يابح فتجنس جميعا وقيل هذا طاهر لان حكم النجاسة  
يقصر على القليل وراى السحائي منه اما السافل يمكنه فله تنجس بوقوع نجاسة  
فيه ولا مجاورة للمحالي المتنجس ١٢

قوله ووقع الماء الجبس في الانقبيل حمله - اقول لا عبرة في النجاسة بعلية  
الاخرا بل الوصف فالجس لا ينجس وان كان المتنجس كثر اخرا

٤٢ قوله فان قيل العبرة لعموم اللفظ - اقول لا نسلم ان الامام في الماء لا ينجس  
لله استخراق بل السمعة وهو حاصل حمله على برهنة فله عموم اصلا ولا حاجة  
الى حجة ما ياتي من الابحاث والله تعالى اعلم ١٢

٤٢ قوله قال الرملي اقول وبالاولى - اقول له ما ياتي شرعا آخر ١٢

عن الامام بن زياد المحسن ١٢

٤٢ قوله وفي حالين يحول الى الماء - اي حال اقامة القرية وحال ازالة الحديث ١٢

٥٢ نجاسة حكمية فادرج تغيره اه نجاسة الحدث في الثاني ونجاسة الله

نام في الادل لان المحنات يذهب السيات ١٢

٥٣ قوله اذا سمع راسه يبلل اخذه من الحية لم يجز - اقول ينبغي ان دليفة  
اللمحة في الوضوء المسح ١٢

قوله وان السجدة في المخللات - الباقية على الوضوء الحول بعد الغسل ١٢

٥٤ قوله ما ذكره في نعم القدير نجاسة للودي - اقول لم يخرج عليه المحقق لضعفه وما  
رضته لغرام حجة منقوضة عن الدعة ان الحديث ان ادخل عفوانه في الادي  
القليل لم يضره مستعملا ١٢

٥٥ قوله جلده بالذباغ والرمح ٢ - وليس يصح لانه محسوس العين ١٢

٥٦ قوله وذرعه عليه فروما - اقول بل انما في كذا من الترويع ما سببه على  
القول بالطهارة ثم انه رحمه الله تعالى قد افهم بان سواه نجاسة عليه  
بغيره بالنجاسات التي يادى اليها كما بيناه ذكره في متناوينا ١٢

قوله عند محمد فيجوز ان يكون عن محمد واثبات اه - اي ويجوز ان يكون  
فرعه على مذهب شيخ الامام رضي الله تعالى عنهما ١٢

٥٧ قوله لكن قد اجاب في المحيط - يعني الرضوي وتمام عبارته في الحلية ص ١٩٨

٥٨ قوله لكن المنقول في متاودي قاضيان - استدراك على قوله الملقوا

بان الاطلاق انما هو بحسب المردى منه فلم يخصه بامام دون امام  
اما في غير ذلك فاضلوا فمنهم مطلق كالشيخ ومنهم مقيد بالتعليم كالحائض  
وعلى كل فلا يشي الا على القول بالطهارة كما لا يخفى ١٢

٥٩ قوله ادحكاد ان اخرج ميتا - اي وحكم وقربه كالتجاسة للو ١٢

قوله ولا يخفى ما فيه - اقول ينبغي على فرق الملقى والملاقى فلا نظر ١٢



٤٢ قول في النارة خاتمة معربا الى بعض المشايخ - اقول صرح بهذا المعنى الامام صاحب

الهداية في التجسس كما في الفقه ص ٢٩٠ وقص ٤٩

٤٣ قوله ائتم اصحاب بدن الميت - ثم الى هنا كلام صدر عن المتأخرين والذي بعده الى ان  
بمخاضه في الخلاصة ١٢

قوله لانه ماد ضاير برؤية الماء ١٥ - اما ان الجنب لا يجوز دفنوه فاحفظ ١٢

قوله فيه منه نعم النظر منه بر - اقول كان ينهض لو كان البحر عن الماء لا ينبت  
الا بطلان الرضوخ ان وضوءه ليس كذلك بل كونه مشغولا بحاجته اتم  
الضمانه للبحر كالمعد للحنط فانه لا شك ان لو وضوءه جازد مع  
ذلك بومر بالنسيم ١٢

٤٤ قوله ومن كان في مكة جاز - بحمد الله ١٢

٤٥ قوله فيه نظر لانه ان استعمال بادل الوضوء - النظر ظاهر لكن الذي في البحر عن  
ما في البدن ونقله معنا في الحلة - مقرر ١٢

٤٦ قوله اصابته الجبابة في المسجد - بقية المسألة آخره ١٢ وادله ١٢

٤٧ قوله هكذا روى عن محمد لهما كما نقله - ذكره في البدائع عن ابن سمانة عن محمد ١٢  
قوله ان ما في القبة من قوله - بل مثله في الطافي ١٢

٤٨ قوله والاشبهه باق فلو انهما غم سألها فان اعطاه استألف وان الى تحت  
وكذا اذا ابى غم اعطى وان غلب على ظنه عدم الاعطاء او شك لا يعطى

صلاته فان قطع وسأل فان اعطاه توعد ولا تقسمه باق وان اتم غم

سأل - اقول من القدرة ظهر البحر مع تقسيمه غلات ما كان في موضعه فظن هو

فيه الماء فربما قلنا قويا فكان يجب الطلب فلم يطلب ونجم وصل غم ظن ان

للماء هناك فانه بحمد الله كما ياتي عن السراج الوهاج ١٦٩ ولكن فرق بين

حكم الاعادة وحكم نقاء التيمم فليشأ مل ١٢

قوله فان اعطاه بطلت وان ابي تمت وان كان خارج الصلاة فان  
لم يسأل وتيمم وصلى جازت الصلاة على ما في البداية ولا تجوز ما في المبدأ فان  
سأل بعد ما كان اعطاه اعاد ولا يملك سوا من الاعطاء او التيمم او التيمم

اقول من التيمم ظهرت القدرة لم يصلح تيممه بخلاف ما اذا نسي في رجليه او لم يعلم  
بما قريب ثم ظهر بعد الصلاة ١٢ وبالحكمة لم يغير وانى هذه المسائل فظهر بل لما  
لظهر بعد من تحريمه وقدرته واعتبره فيما اذا نطق قرب الماء فلم يطلب  
وقضى وقبلا اذ انى اوله لم يعلم وصلى فظهر لا ما لظهر بعد فمأمل ١٢ وانما التيمم  
والله تعالى اعلم ان الماء بما معلوم الوجود فالعبرة لا بالظن لا لظنه لانه على ما  
نظن حيث لا يتطهر تحصيل العلم بان سبيله فيعطى او يابى بخلاف تلك  
الفروع فليس الماء معلوم الوجود فيها فبني الامر على ظنه ١٢

قوله ان التيمم يتقضى - انتفاض التيمم عند رويته الماء بالحدث السابق وان

كان حدث طارئ الفيا ١٢

قوله توقف بعض الفضلاء في صورة ذلك ويمكن تعوير - وهو الفاضل ح مخني الدار ١٢

قوله وكذا التيمم في طه - مرت ١٢ ١٢

قوله امر بالاعادة - اقول بهذه رواية عن ابي يوسف قال لانه في سجدة واحدة

لو روي عنه الى يوسف ١٢

قوله فلم يجزه وجبت عليه الاعادة عندهما - هذا في الصلاة وهل لبعيد التيمم ظاهرة  
عن المستغنى في هذا السطر اعادته لان الطلب كان شرطه فلم يلحقه وظاهر  
ما مر ١٢ عن الزبادات غير كما انه لا يجزه لانه ان كان عند غيره ما نطق  
الاعطاء فلم يسأل وتيمم وقضى ثم سأل فابى فبنيته باقى بل ولا يجزى الصلاة  
فله به عن فرق ١٢



١٤٢

قوله في تلك المسئلة - بناء على اشتراط - ارساله - نسيان الماء في الرجل بناء

على اشتراط الطلب في الرجل عند ابي يوسف لان الرجل منقطة الماء كالرجل  
المدى عند مالك لا يمس منقطة ماء الوضوء بل الشرب كما تقدم عن الفقه ١٢

١٤٣

قوله قبل الفراغ فساله - ايتيم وراي ماء فساله محمد بن حسين فقال الفقه - ولو سالت  
لا علمت فعلى ذلك التيم لعبد الاصم ١٢

قوله وان كانت العدة قبل الشروع قبله اه - اي فلما انه بقاؤه عند فقال  
قد كان عندى لكن الفقه - ولو سالتى ولو سالتى قبل ذلك لا علمت ١٢

قوله في صحة الشروع فراغ هذا عن صلته ١٣

١٤٤

قوله على حفيه وفاقة الطورين في المهر - الى هنا كلهم المخلصة من غير الله مثل ١٢  
قوله ولو تزوا - لعدم حدث آخر ١٢

قوله وينزع الحفيه - يجوز الجناية لو جرد ان الماء ١٢

قوله في الجناية بنسب المرأة زوجها - فصل المرأة بالذكر ليعلم حكم الرجل بالولد  
الراس فانه اذا انزعج جميع الشعر النازل الذي لا يعمل انزعه غسل نفس الراس  
فانزعج نصفه احد ١٢

قوله قال في الغيف وهو عجب - التبع الى محمد بن سفيان ما يجيبه ويندفع العجب  
فراجع ما قبله على ما سنن رد المحتار ٢٦٨ ١٢

١٤٥

قوله وسمع لان هذا الحديث - لان اعضاء الوضوء محسوسة وان كان يتيمها عن الجناية بعد ١٢

قوله يجوز المسح - الى هنا في الفقه ١٢

قوله عن الرجلين فهو ممنوع - واعضاء الوضوء ولو لم يجان التيم لاسائر البدن على  
بالمستغفبه فافتر ١٢

قوله ما ذكره ليس سبيد - اقول كيف هذا هو نفس محمد في الاصل كما في المخلصة  
فليأمل ١٢

١٢ قوله تدعى قال معنى قوله لان المنابة - اقول به الكلام مع صحة في نفسه لا المسمى المقصود

ينسب الى الصواب بمجر البحر انظر ما كتبنا على ما من الغنية ١٢

١٣ قوله اى قال له قياسا على اباحة الدخول بغير العلة - انظر ان لفظة - كما دعت زائرة من قلم الناسخ ثم راجعت نسخي البحر المكتوبة فوجدتها خالية من لفظة - كما كما ظننت وله الحمد ١٢

١٤ قوله ما لم يصح بخلافه - اقول التفرع بخلافه بحري منكم فسياتي بعد السطر عن الخلاصة جواز ثم نظر ولم يولد للحائض اذ لم ترد به القوادة وبها لا يختملان دعاء ولانها اذا عادت الفهم الى زبده مثلاً ١٢

١٥ قوله بدون خروج الوقت مبطل وليس كذلك - اقول نعم لان وضوءه اذ كان على انقطاع منزه كان كوضوء الاصحاء فينقصه السيلان من دون خروج الوقت وكلام الجاسم الكبير في وضوء المعذور وهو ينقصه العذر بل خروج الوقت وقد قال العلامة المحقق في رد المحتار ٣ اذ انما انما على انقطاع دوام الى الخروج فلا حدث بل هو طهارة كاملة ولا يبطل بالخروج اهـ فلما لا يبطل بالخروج وجب ان يبطل ما سيلان لان هذا هو حكم الطهارة الكاملة ١٢ قوله يجب الزوال - اى زوال العذر ١٢

قوله الدم الثاني - الحارث بعد هذا الوقت الطامع في الوقت الثالث ١٢  
قوله الثاني بالادل - الحارث بعد هذا الوقت الطامع في الوقت الاول  
قبله هذا الطامع ١٢

١٦ قوله على الضعيف ويخفى على الصحيح - اقول بل لا يخفى اهـ لانه صادق في انه لادم فيه وان كانت نجاسته الطهارة له البهول باقية الا ترى الى قول الفقيه وان لم يبق عين ودم نعم تباد في الخلافة اذ اختلف



ان لم يسن قبلها سنة دم هو ١٢

قوله ورسني ترجم التخليط - اقول بل نقص في العندية عن العبدية ان الفتوى  
على التخليط لا نقلنا نصه على ما مشردا المختار <sup>١٢</sup> فسلم ان بحث البحر دافق  
فتوى المكنة الفتا ١٢

قوله زوايا المعجزة - بظاهرة عذره زاد الفقيه للامام ابن الهمام ١٢

قوله وادعلم ان النجاسة - من بها عبارة مشروطة العلامة الغزي ١٢

قوله على تسعين مرتبة - الظاهر ان هذا اللفظ دقح زائد من فلم الناسخ ١٢

قوله اعمدة المصنف - او الامام ابن الهمام ١٢

قوله ان يعود الى المنحصر المصنف - او الامام ابن الهمام ١٢

قوله دلالة عندنا يابذة - اقول الذي في صفلي عن كتابنا انه اذا دخل من السجدة

الضعيف في الشؤى او بالعكس يقدم اليمنى ووجه ظاهر والله تعالى اعلم على قياس

بقال يقدم اليسرى في مجلس قضاء الحاجة الفتا ١٢

قوله والذنية في اطول ايام السنة - هذا سبوق في طقا البلاء من الكربتين اما الذنية

الطيبة بعلان الفى لا يتفق فيما قط بل يكون في اطول ايام السنة قدر سبوس

القدحم الاشياء صفيقا جدا واما بكرة الكرمه فلان انشاء الفى فيها ليس في

اطول ايام السنة بل في السنة مرتين الاولى اذا بلغت الشمس الدرجة انا

دسة من الجوزاء ٢٨ مى بل من ٤ مى الى ٣٠ مى ثم يبدى حبله يباد لا

يزال يزداد الى دخله يسقى في اطول الايام قدر ربع قدم اى ظل تمامه الا

انسان المعتملة قدر ثلث اصل لو ثم يباقرص الى ان ينتفى عنه بلوعها

الدرجة الثالثة والخمسة من سرطان ١٦ جولاني بل مره اجولاني الى ١٨

جولاني فالانشاء في السنة ثمانية ايام ثم فيطر شماليا ١٢

٩٣ قوله البرد على الدوام والصف - احتراس منه شدة برد السحار حتى تنزل  
 برد المعنى يكون فيه البرد شديدا عادة في جميع الاوقات ولا يريد ان  
 لا ينزل سببه البرد ويزداد دائما حتى لا يصدق الا من اول الشتاء الى  
 اوسطه الذي ينتهي عنده الاشتداد ويبتدى بعده الانحطاط ونسبه يقال  
 في الصيف ولا شك ان في بلادنا شتية ثم من نصف الحمل وان نزلت  
 امطار غليظة اخر شتية او من راس الثور ثم لا ينزل شتية الى آخر الصيف  
 يكون شديدا دائما الى آخر السنة بل دايما في الزمان فالصيف عندهما  
 ستة اشهر تقريبا

٩٤ قوله ثم قال الجلسة - تحقيق الفصل - لعل صوابه قال اي صاحبان  
 قوله ان يكون الاذان في المنارة - اي اذ في مقام المسج كما في الصبح وغيره  
 وهو التحسين في اذان الخطبة - اذ اذ كان على المنارة لم يكن بمن يركب  
 الخطيب لكن لم يجتمع الشيخ الى ما طه سنان الكلام في المغرب  
 قوله انه يجب التحول للامانة الى غير ذلك - اقول بل هو السنة وقد تقدم  
 له انفاذ السنة ان يكون الاذان في المنارة والامانة في السجدة ونسبه  
 في القبس وغيره وقد قال في الفتح ان الامانة في المسجد لا بد ان تثبت ولا تنزل  
 قوله اي غير المكي فخره صوابه - من هنا الى قوله في حرفة المعنى الى القول  
 كلام الجلسة وشارة رحمة الله تعالى ربنا بالي الكلام من دون عزو اليه  
 قوله اي ينبغي ان يصلي وجوبا اي ان ينبغي للجواب اما التاويل الاخر فمحملة  
 بخلافه وهو منصوص عليه

٩٥ قوله لم يصح صلته اقول بناء على ما قدمه انفا في تفسير قول الجرجاني  
 قوله ليس فيه غير بل الجواب - قلت وانه امير المؤمنين عمر رضي الله تعالى عنه قيل له



اتقوا الله فالصق خذ به بالارض كما في المدارك تحت قوله تعالى واذا قيل  
له اتق الله اخذته الحشا بالآية ١٢

١٢ قوله وهو دليل ثواب كونها قرآنا - الصحيح حذف لفظ ثواب من بينا كيدنا قفص باباتي  
كما قرأه المحض ١٢

قوله وثواب كونها قرآنا - العواب وبعدهم ثوابهم ١٢

١٣ قوله واقول لم لا يجوز ان يكون المراد الاستحباب - هو ايضا انه آخره من كلام  
المؤرخين بدليل ما في رد المنار من قوله بعد تمام العبارة ١٢

١٤ قوله لا محل لهذه الجملة - اقول بل هي في محلها وبكذا ايسر عن التنبه في سلة النوازل  
في الندية عن الخلاصة في اول فصول باب الامامة ١٢

١٥ قوله من عدم التكفير بالنسب الذي هو مذنب اهل السنة والجماعة تأمل - لا عدم  
التكفير بالتكفيرات فكيف وقد صح عن ابي يوسف انه قال اجتمع رأيي درأي  
ابي ضيفة بعد ما نال في القائل بخلة القرآن ستة اشهر انه كافر كما

١٦ قوله ان استوى الجانبان تام عن اليمين

وان ترجم اليمين تام عن اليسار ١٢

١٧ قوله اذا عدا فمختلف ما اذا كان الامام - اطلقه فشمس ما اذا كان الامام  
يومي فاعدا والمقتضى فانما لا سيما في الايمان والاختلاف بالقيام  
والقعود لا لغيرهما في غير موضعين بل اولى لان الموامى لا يجب عليه القيام

وان قدر ١٢

١٨ قوله كذا في البرازية - اي بنا عبارة النبر ١٢

١٩ قوله ما يفهم ما وقد منا ان المحدث ما نوه شريعة - اول باب شروط العلم ١٢  
قوله

٥٢٠ قوله

عمود نفسه بالقرآن للحمى ونحوها تفهيد ١٢

٥٢ قوله ولو لم يكن الحاج تفهيد صلاته - اقول ما قاله فانه ذكر رد عاود ليس في شيء  
 خطاب من الناس وجوابهم دلالة عليه كلامهم لانه ما تورد فكيف يفهم وقد تقدم  
 عن المحيط ان لو قرأ ما بها الذين اصفوا فقال ليبيك يا سيدي الحسن  
 ان لا يفعل ففدا عدم الفساد وتقدم بالما تورد آخره شرعا فان لم تكن  
 كلمة لا ساقطة فاخت ان يكون من صفات الزاهد في فليجرد الله تعالى العلم ١٢

٥٣ قوله والنظر ما جناه - محل محناه والله تعالى اعلم ان محمدا طلب قراءة

الفاخرة لقضاء حاجة فقرأ الامام فتب المسبوق ١٢

٥٤ قوله وتحقبة العلامة الحلي - انظر ما كتبناه على متن ١٢

قوله كما سياتي فحمل الكراهية - بعد اسطر وفي اول ح ١٢

قوله على ما اذا لم تقدم اليه حاجة فليتأمل - والمراد بالكراهية تحريمه ١٢

٥٥ قوله وصح في المحط - اقول ان المراد المحط البرهان والافعى المحط الرضوى انما  
 صح ما صحه الامام ثمس الدائمة المحلواني ما قلنا على انه ظاهر الرواية انه يكره في اوط  
 العلامة فلا بأس به اذا فقد قدر التثنية كما في الحلية ٣٧٦ وهو انه وفق الام  
 تفهيد بقواعد المذهب فعليه فليكن التحويل ١٢

قوله مسح الزراب عن الجهة بعد العلامة نسخ ١٢

٥٦ قوله اسلفناه قريبا الحق - في صدر البحث ان الدليل ان لم يكن نها كانت

الكراهية تنزيهية ١٢

٥٧ قوله كذا في التنزيلية تامل - وجهه ظاهر فان من كشف انزاسه فقد صدق

عليه تشييعكم عن الساعده وانه اوضح جدا ١٢

٥٨ قوله ليس بانه من دخول - من هنا الى قوله لا يكره اتفاق كله ما خرد من الحلية ١٢



قوله كذا قالوا وقد عرفت - اقول اخذه من الحلبة - ولم يقدم ما قدمه يوفى  
 كون التشبيه الملة وهو انه يلزم حرام ولا يكره امر - لم تكن امامه ولا فوق راسه  
 لدن التشبيه بعبادتنا لا للغير الا اذا كان على وجه الوجه  
 له قوله وقد عرفت ما فيه ١٢

قوله ما فيه والمراد - ما حذف من الحلبة ١٢

قوله لا تبد للناظر - كذا في الفتح ١٢

٢٢ قوله فان اللاحق من ان ينزله - صوابه السقاط من اداسقاط ان وفتح  
 يم من ١٢ ثم رأت في الحلبة احق من ينزله وهو الصحيح ١٢

٢٣ قوله ما بين الالباس صلاة واعتكاف وذكر شرعي - اقول يريد ان كل احد  
 مجاز له ما دون من جهة الشرع في اتيان تلك العبادات في المساجد من  
 دون نزع ولا حجر ولا يخلو شئ منها عن نوع لخط عليه اليد في الغرض المقص  
 الاصل هو الصلاة حتى جاز للصلاة ازعاج القاعد من موضعه للصلاة عند  
 ضيق المسجدين ان كان مستحله بذكر ادرك الصلاة او اعتكاف كما سياتي  
 له قد كسر سره آخر الوقف <sup>ص</sup> فلا منافاة بين ما هنا وما ياتي ثم بل منها انقضاء  
 من ان المسجدين لم يكن لذكر التذكير ان جازا فيه فافهم ١٢

٢٤ قوله ادوقفه في ذلك البيت سجد - اى اوله يكره ما ذكر فوق بيت في ذلك البيت سجد ١٢

٢٥ قوله وهو منه بنوا عليه المحجور - هذا من كلام الحلبي ودون الفتح ١٢

٢٦ قوله خمسة اشياء الدل - اقول بل ستة وقد ظهرت لي كلمة اول ما نظرت  
 الكلام الحمد كور خمسة هذه والسادس ان لا يوتر الصلاة فانه يترك الوتر لا  
 يكون ما سقا الفيا ففعله عما لوجب عدم صحة الاقنعة به فان الوتر و  
 المكان واخبا عنه نالته محبة فيه ولا تنسيق بالاجساديات وهذا ظاهر ثم ظهر لي

اثنتان هـ آخران وهما صلواته الوتر بتسليمين واقتضاره على ركعة كما ذكرت في  
الصفحة الماضية فخرجت ثمانية وبعيت ستة لكن يزاو الوضوء من القلتين  
لغيره واللاخرات المفرد بالتحري مع وجود المحراب القديم فترجع ثمانية وتخرج  
ستة ونهايات آخر ١٢ اي اخرنا جاوز الشارق الى المغرب ١٢

قوله في الزلزالية تنزل بلاليم منزلة اهل الكتاب اهـ - ليس هذا في نسخنا الزلزالية انما  
نصها المناكحة بين اهل السنة والاعتزال لا تصح وقال الامام الفضل رحمه الله وذكره كذلك  
في قال ان موسى الشاذلي وقال الامام ~~الفكر~~ دري لا ينبغي للحنفى ان يزوجه بنته  
من شافعي المذهب لكن تزوجه منهم وسحت عن بعض ائمة خوارزم انه تزوجه من  
المعتزلي ولا يزوجه منهم كما تزوجه من الكافي ولا يزوجه منهم ولعله اخذ به التفصيل  
عن كلام ابي حنيفة ~~الفكر~~ دري اهـ ١٢

قوله لا يصح للائمة اربعة - اي اخرنا جاوز الشارق الى المغرب اخذ به التفصيل  
عن كلام حنفى ~~الفكر~~ دري اهـ ١٢

قوله وان الاصل احتياط في المبطل فاذا فعل فهو جائز - اي الاحتياط المطلوب  
من الشافعي لجواز العلامة خلفه انما هو في المبطل خاصية بان لا ياتي ما هو  
مبطل عنده نا ١٢

قوله كافي بعض الناس - هو العلامة صاحب النهر حيث قال بعد ذكر قول البه  
واني وعلى هذا فيصح وان لم تحتط اهـ واعتبر به العلامة المحشي في رد المحتار  
حيث جعل قول الرازي مبنيا على قول الفقيه وليس كذلك بل هو قول تفرد به  
الامام الرازي وله المنيبوه قط الا اليه ولم يصح احد بل صرح في شرح الوصاية  
انه غير صحيح وفي ط انه ضعيف بخلاف قول الفقيه فنيبوه له وجماعة در حجة  
في النهاية وشبه ابن مالك في شرح المحج وقال في الكفاية انه ولا يصح وكذلك



اخصاره بحر العلوم في الاركان ثم يؤيد الادلة بحجة كعلم لغوا باعتبار داي الماوم  
فلو كان منسوبة قول الفقيه ان البرية برأي الامام فقط لكانت لغوا انفسهم وقد مر  
لسندي ثم الحلبي ثم الطحطاوي بما انفردوا به من علم ان بعضهم فهم من عبارة اللزدي ان  
مذهبه اعتبار رأي الامام فقط والظاهر ان مذهبه اعتبار رأيها معا اه فتثبت  
قوله لا يجوز (اقول) المحض في الكناية في قوله انها سنة الفجر داغا الموكدة  
للسنة

- قوله قد مر عدم جواز - المقصود به الاعتراض على السج بان المسألة لا تدل على  
الوجوب قلت نعم لا بد من الدلالة على ان في المذهب قولاً بالوجوب فان  
الفياض لم يقل بذلك في الوتر الامراعاة لقول الوجوب فافهم ١٢
- ٥٢ قوله قال تعارف في شرفه على هدية ابن العماد - انابلي قدس سره القدسي ١٢
- قوله والذي رحمه الله تعالى - سعيد السمويل بن عبد الغني محض الدرر ١٢
- ٥٣ قوله لان يتم لا يصح - بالاضافة للفاعل ١٢
- قوله فيه فصل في المعطى وسلم اليه - فصل صوابه للمعطى ١٢
- ٥٤ قوله ولا سجود عليه - لا معطوفة على لا اي وان لم يكن عامداً فلا تفيد مطلقاً  
ولا سجود عليه الفلاسفة هذا ان وقع سلامه قبل امامه او سمع حقيقته ١٢
- ٥٥ قوله فانه بجبهه احتياطا - اقول اطلق فمثل ما اذا لم يتكلم فبجبهه ولا يقال مبني  
لوجود التعليم من خارج فافهم وحرر والله تعالى اعلم ١٢
- ٥٦ قوله وهو في القوي ليس له ان يحج بالناس - اقول ماذا يفعل المسئلة تمحصر من  
في الموسم ١٢ اللهم الا على جبل من من فناء مكة المكرمة وسحقه ١٢
- ٥٧ قوله وبذا غير سعيد -

اعد لصالح المهر ولا شك ان من مودة للقرابين وهو من مصالح ملة قلعها  
قال تعالى ثم حملها الى البيت الحقيق وعلى هذا الاضياح الى حضور  
الامة الرجل اقامة المجموع - لا ينفرد بها ١٢

قوله بينهما اربع فراسخ - معله رحمه الله تعالى قال قبل حجة فليس بينهما الا فرسخ ١٣  
قوله وهو خلاف المنصوص عليه - اقول علمه في الدلالة بتعليقين الاول ما ذكر  
والثاني ما عوتم عليه حيث قال مجده والحذر قد يقنع به غيره اه ولا  
غرو في تعليل المسألة على كل من القولين على ان قول التوحيد القيا قول  
قوى في المذهب كما لا يخفى مما علقف على رد المختار فالا عراض بمثل هذا على مثل  
به الامام من مثل هذا الفاضل العلامة مما يفيد الى العجب وقد تبين فيه الفتح و  
لكن الفتح انما يقتصر على بيان هذا الوجه مبني على قول التوحيد قال وعلى الرواية  
المختارة عند السرخسي وغيره من جواز تعدد فوجه انما ربما يتطرق  
ولم يذكر ما ذكر به البحر فهو ليس

قوله كذا في السراج الوجيه - وكذا القيد في الرحمانية عن المصنف عن العميد ١٤  
قوله اعلى جبالان - اقول هذا عجيب فيكون المنع ان النبي عن الامر بالمعروف  
من اتيان السنة بل جبران محذوف فلم تقامه من الامر ان هذا المنع كائن  
من الامر بمعروف فكيف بما دانه ١٥

قوله في الخلاصة وانما عبارة ما يخرج في الصلاة - اقول عن الخلاصة وغيرها فلا  
مضائق في كون بعض المرد فيها وبغيره في غير ما علما ان قول الخلاصة او كلاما  
آخر لنسب التبيين ١٦

قوله واذا انزل قبل ان يلبس واذا جلس عند الثاني - ا ل ابن شتم ما في التبع  
ملتقطا بالمعنى وما بعده ليس فيها ١٧



قوله وذكر الشارح ان الاحوط الالفاظ اهـ - اقول رحمت الله انما قال هذا  
في مسألة الثاني عن الخطيب حال الخطبة ١٢

قوله كما صرح به في الخلاصة وغيره - ولو شمل حال الخطبة نكراتة الكلام عندها  
لا يختص بقول الامام ١٢

قوله والنظر في كتب الفقه - آخر فصل القرى ص ٣١٢ ١٢

قوله وعن ابي يوسف - هذا ما قال الزيلعي ١٢

قوله بمقتضى الحديث - سبحن الله بل على قول الفقه كما قال آغا عليهم اى قراءة  
الحديث فانها قبل الخطبة ١٢

٤٢ قوله ولان ذكر الله تعالى اذا قصد به - اقول هذا الذى ذكر الامام ابن الهيثم  
عن قوله اذ لا يمنح ام لم يقله من قبل نفسه بل يوفى امام المذهب رضى الله  
تعالى عنه كما فى البدائع وغيره كما فى رد المحتار ولو استخف العلامة صاحب  
البحر هذا لم تقدم على ما اقدم ١٢

٤٣ قوله ان باطل - عمل صوابه لا باطل ١٢

قوله وهو يعطى لى القذية - اى استحباب تركه ١٢

٤٤ قوله وهو يقتضيه ترجيم قولهما - اقول التردد باستحاضه والتكافؤ لا يجوز وجود دليلين  
وقولين كما حققه المحقق لقله عن شيخ الاسلام فى مسألة سورة الحمار وفى  
مسألة نسمة التوائم قبل الامم از فلهذا ساس لهذا بما هنا ١٢

قوله ان العبرة بقوة الدليل - اقول هذا الذى يدعى المحقق ان الاقوى من  
حيث الدليل قوله لا قولهما ١٢

قوله وبه اندفع ما ذكره فى فتح القدير - قد علمت ان لا اندفاع ١٢

قوله الا ان يريد - ابالواجب المذكور - استثناء من قوله بوقتيه ترجيم قولهما ١٢

قوله الغرض ويلزم - اقول هذا خلاص قضية كلامهم وراجع الفريفة المحمدية من بحث  
المبدئية فان لم يمتنع كلامها فيما ١٢

٤٣ قوله اوزوجه او امته بغير قرب - اقول اي ان لم تجده ماء والا فالأروجة تغسله اذا  
كانت في عذته من رجه على تفاصيل في الثانية وسيد مكره فيه سطر ١٢  
٤٤ قوله ان معناه والله اعلم انه عالمهم - ذكر الامام النودي الاجماع عليه في شرح

المعذب نقله في مرقاة العبود ١٢

قوله يتوقف على اثبات ذلك - اقول هو ظاهر معنى عن الاثبات فان الولي  
اللاحق هو النبي صلى الله عليه وآله وسلم مطلقا فلم يكن لاحد ولاية الصلاة الا بآذنه  
وقد حققناه في فتاوانا والولاية بالقرابة انما هو بالارث ولا يرث النبي صلى  
الله عليه وآله وسلم فله ولاية الالاء بغير رضى الله تعالى عنه فانهم ١٢

٤٥ قوله فيه نظر لوجوه - اقول فيه نظر فان التحقيق ان حضور المسجد واجب وتركه من دون  
عذر مكره كراهية تحريم فعلى الصلاة لجوار المسجد في الكمال لوجود النقص والتحليل وذلك  
بكرامة التحريم وهو المراد منها ولم يجبه من الشرع نفى اصل الفعل لمجرد ترك او في فقه الله  
ابداه جوازا هو المراد جواز بتم ترقيم كراهية التحريم ١٢

٤٦ قوله محضر الجماعة في المساجد - اقول الفتوى على كراهية مطلقا ولو يجوز اذ لو سئل فكذا  
زيادة القبور بل اذ ١٢

٤٧ قوله فافطر فانها تسقط لان الاصل - بخلاف ما اذا افطر سافرا فانها لا تسقط ولو  
سافر بالاكراه ١٢

٤٨ قوله في الاستئناف فانه اذا قدم عدم القضية - اقول قدم الشارح العمالة في  
صدره بذهاب الصغرى - عن الامام العبد الشبيه عدم الظهور وهو الموافق لما اختار  
الولواحي في اللذين فاذن لا يرد عليه ١٢



٢٢ قوله دلم من شئ يكره في العلاقة المكتوبة ودون

النافلة بسعة الدر في الزاقل ١٢

٢٣ قوله قلت ويكن حمل ما من جانب الفمادى - اقول بل هو المراء المتعين والدليل عليه قول السراجية رجل قال الله على ان اصوم ابدا فنصف من صومه لا يستجاب بالعيشة كان ان يفطر فليعلم لكل يوم نصف صاع من الحنطة اهد من باب ما يكون عذرا في الانظار ١٢

٢٤ قوله وان كان المخم واحد عليه الكفارة - اقول فكذا ابالادى اذا اخبره واحدا بالزوب فافطر بناء على اخباره من دون التحري ١٢

٢٥ قوله ففقد من قاضيان ان الرضوية - وقدم الرولى شبه ان الظاهر ترجيح ما في الثانية ١٢

٢٦ قوله من جانب الحرى بسببه - صوابه الشمالى ١٢

٢٧ قوله من اللثة المجنبة من اهد - اقول به الظاهر مستعين ومن يحج الله به الله عليه على صلواته ابداد لند الحمد ١٢

٢٨ قوله ولو لعت الفارن بتمن بدين - اى عن ربه عز وجل وانه كما تقول قال الله تعالى واجعلنى على اخراى الارض اى حفيظ عليهم اى قال تعالى فاكيا عن عبده يوسف صلوات الله تعالى وسلامه عليه ١٢

٢٩ قوله الا شمال وكذا لو ادخل منكبة - اقول لعل صوابه في المواضع الثلاثة - الاستسكان فان الا شمال حاصل فيها وبيد كذا عليه كلام الفتح لما خذ منه ما هنا حيث علل بعدم الاستسكان بنفسه راجع ص ٢٢٠ ١٢ ثم الله تعالى بهم جواب عنه ذكرته على ما سنشئ من ص ٢٢٠ ١٢

٣٠ قوله ثم قال خمس اللثة رجه الله - لابد من قال آخر اى قال قاضى خان قال خمس اللثة اى الرضى كما في الثانية ولابد من ذكره لذكر الحلوا فى الفيا ١٢

٣٣ قوله في نسخة الخانية كما ذكره المؤلف - اقول الذي في نسخة الخانية الثلث التي  
عندي على الصواب وفيها عمدة العمدة لاب ودام ادلاب كذلك داما عمدة - السمة لام

للتحريم اهـ ١٢

٣٤ قوله فقال لا يكون رضا - لفظ الخانية قال بعضهم سكونها لا يكون رضا وقال بعضهم  
قول البعض - يكون رضا ثم ذكر التعليل على قوله والفرق بين اللاب والجد وغيرهما  
والتعليل دليل الترجيح وغيره قدم الدليل وتقديمه دليل التقديم ولقبته الظلام في  
فتاوتها ١٢ اقول الجواب بحسب السؤال فانكم اذا شئتم لعمدة الاستدانة ذكر المبر  
ولم يذكر لم يصح الاستدانة فلم يكن السكوت اذنا فابن الرضا وابن مارضيت  
به اذا جعلتموه رضا بالتكاح بلا تسمية نقد صحيح - الاستدانة بلا ذكر مرفوع  
رجوع عن القول للتوجيه له وبالله التوفيق ١٢

٣٥ قوله بعضهم بانه غير وارد - هو العلامة ط في جوابي الدر ١٢

٣٦ قوله اي التي ذكرها اصحاب الفتاوى - نصية نقل الخبرية ان الاشارة الى  
بذره دالة مسألة تزويج المهرود لبرء الاختيار من غير كفو او بغير فاحش صعبا  
فانه نقل عبارة البحر فذره لانه قوله مما لا ينبغي وعقبه بنقل قوله وقد وقع في اثر  
الفتاوى في هذه المسألة ان التكاح باطل اعم فليجرب ١٢ ومن نامل سباق  
كلام البحر وسباقه القدر في ذنبه ان الوجه مع المحسن وان الاشارة  
لبست الالة القرينة فافهم ١٢

٣٧ قوله ان الشرط الاول عنده - يقيد ان المراد الاول ما تقدم ذكره عند الاشتراط  
كما انما به بقوله وكذا ان قدم شرط الا يقيد بما يورده ما نقل العلامة  
الشي في حاشيته التبليغ عن العلامة الاتفاقي ما فيه دلا على خفية ان الشرط  
الاول قد صح لعدم الجبالة فيه فتعلق الوعد به ثم لم يلح الشرط الثاني لان الجبالة نشأت



فيه ولم يعيد النكاح لان الشرط الفاسد لا يؤثر في النكاح فلا خالف الشرط للقول  
 وجب لها مهر المثل لان في الملك الشرط نفعا احدى وحط كلام العلامة الشامي ان  
 المعتمد شرط الاقل فان وجد نزع الاقل والا فمهر المثل فليتا مل ١٢

قوله في بعض النسخ - يؤيده علو النسخ عليه ما ياتي في الكتاب اشارة الى  
 بعض ما ينافي الصحيح - الآية ١٢

٢٠ قوله وفيه سائمة لغا والخلوة - اقول بل لا يلحق على الاستحسان فان الخلوة  
 الفاسدة ايضا توجب العدة في النكاح الصحيح على ما هو الاستحسان بخلاف النكاح  
 الفاسد فلا عدة فيه الا بعد الوط ١٢

قوله فظاهر انهما لا يجدان ان السب - اقول استظهار على خلاف القول  
 ونباه ان الفاسد في كلام المحيط مقابل الباطل ولا دليل عليه بل العامة  
 على انه لا فرق بينهما في النكاح وقال في الدر في صحيح الفتاوى تكلم كما فرسلة فو  
 لوت منه لا يثبت السب منه ولا تجب العدة لانه نكاح باطل اهو فلهذا هو الحق ١٢

٢١ قوله ان ضربتك فامرك - لفظه اگر ترا بزنم باي خود كشته كن ١٢  
 بنحو الخالق

قوله وهو الملك وهو متلبا - بناء على ان النكاح الفاسد لا ملك فيه ١٢  
 قوله وزاد على ما بناه لخصه جعل امرأ - اقول كل ما ذكرنا من البرازية مذكوره  
 في جامع الفصول من حيث ١٢

٢٢ قوله قال الرملي الذي يظهر ببادي الرأى - بنيا في تناوئان الوجه مع البحر وان  
 له حاس بالمقام لما ذكر الرملي دلالا الشامي فراضية فانه محمد اليه نفس ١٢  
 ولكن الحاق الولي بحث من ابن وهبان وقد نظر فيه ابن السخنة واداره الشر  
 نبه لي في شرحها ١٢

قوله والا كان يرده عليه الفيا - اين الورود معه جعل ما ياتي من قوله ولو

اسلم زوج الثانية ثم استشار من بدأ ١٢

قوله ولطيفة بعض الفضلاء التفرج بهم - بوالسيد الى السوء محسن الكثر سيدى على ١٢  
قوله لما علمت من ضياء القديس صليبه - اقول فبول من قدم بنا في الاصول  
ان لاجبة في المفهوم وماذا انقولون في قوله تعالى وربائكم الا في حجوركم  
قوله تعالى ففكاتبوهم ان علمتم فيهم خيرا الى غير ذلك ١٢

منه الخالق

قوله فالترديد غير ظاهر - اقول للعلم الرضا في قلت صور الاخ الرضا في نسب  
بدا ما فهمت والادخ النسبي للاب الرضا في والادخ الرضا في النسبي  
مثلا اذا كان الاخ اخا للاب الرضا في والادخ النسبي حده  
رضا ما لا بنا الفيا ام ابيه الرضا في اذا كان اخا لاهيه فاهيه النسبي موطوءة  
جده الرضا في فالترديد غير ظاهر ١٢

قوله ليس قمية مثلا يفيد ما ذكرنا لاول التنبه - اقول ليس قمية الزواج السيد ولا يلزم  
منه ان لا يكون قمية الاخراج المحرام مثلا زاد بالزوج المحلل فيدخل السيد

ونخرج الزا الى ١٢  
قوله من قول صاحب المبسوط - قلت لكن مراد صاحب المبسوط بقوله كالمجدد ام

اي مع الشكات ام شامى ص ٦٤ ١٢

قوله وان علقه بالحى والياء فوصل الى ابيا - راجع الخانية والهدية ففصلا تعصية

بحر الرائق

لا بد منه لهذه المسألة ١٢

قوله لا يقع كان واقعا - ليست هذه النقطة - في نسخة الخانية التي عندي واما  
فيها في تلك الحالة كان واقعا ١٢

قوله كما في الخانية - لو قيل لرجل اطلقت امرأتك فقال عدل مطلقا او  
احسبها مطلقا لا تطلق امرأتك امة خانية قال لها احسبى انتك طالق لا يقع



وان نوى اهد خاتمة ملحوظا ١٢

نقطة الخالق

٢٣ قوله لا دلائل من كناية ليس مجاز فيه - لعل جواب العبارة بلا لفظ واضح له  
 ودلائل من كناية وليس مجاز فيه ١٢ اقول بقية راجعة وهو ان يكون مقتضا  
 للطلاق كاعتدائي واستبركي وحكم اما مطلقا كما في الجواز في المدخلة خاصة على  
 رأي المحقق بل وخاصة وهي الاضمار كما في انت واحدة فيه حس ودلائل  
 فيما وراء ذلك فليحفظ ١٢

٢٣

قوله نذير (قوله ملا تيجادز الواحدة) اقول قد برنا فوجدنا كلام البحر لا يخبر عليه  
 فان الاقتضاء والاضمار بينهما عموم من وجه يفرد الاول في نحو قوله تعالى حرمت  
 عليكم اهلها انكم وانثاني في مثل قوله تعالى وان احد من المشر استجاب  
 ويحتمل ان في مثل قوله عز وجل واسئل القرية ان لم يجعل من المجاز و  
 ذلك لان المضمر اذا كان مما يحتاج اليه تيسير الكلام فهو مفعول مقتضى وما نحن  
 فيه كذلك فله عابته في الطلاق الاقتضاء على هذا الاضمار وورسندك ال  
 به اما ما ياتي للبحر رحمه عدة واسطر من قول الاطلاق في هذه الالفاظ الثلاثة يقتضيه  
 مع قوله وزاد ان مضمرهم ما نظر كيف جعل مقتضى ومضمر اما المقابلة في كلام  
 التلويح فليس مطمح النظر فيها تقابلا فان كلمة تقرر من صحيح على كلتا صورت  
 الاضمار والاقتضاء وانما التقرية الـ جعل مجازا في حق غير المدخلة على الاول  
 دون الآخر اقول على تفرقة التاويل في حق المدخلة وغیرها والتسوية فانهم  
 والله سبحانه وتعالى اعلم ١٢

بحر الرائق

قوله ولما انت واحدة فيحمل - اقول انت بعلم ان التقرير انثاني جار بينهما اليا  
 فلا وجوب ١٢  
 قوله وهو ظاهر في الاولين - لان المقدر فيها صيغة اسم الفاعل كما مر ودون

قوله فالمصدر وان كان مذكورا بذكر صفة - الذي هو صالح للبيعة التثنية ودون العبد المحض ١٢

قوله على الواحد قبيح - اى عدم صحة نية الكبر ١٢

قوله رتعا ولها فمناجون الى الفرق - وهو ظاهره وجوب الدرع كقوله ١٢

قوله مقنفي او مفرأ - وهو ظاهره وجوب الدرع الادنى ١٢

قوله على ما في الحديث لى بامرأة - اقول الى هنا انتهت الاشارة وما بعد فروع

عليه فان الادنين لا ذكر فيها للطلاق والثالث يقع به البائن مع ذكر الطلاق فلا

يرد او رد عليه العلامة المحسنة رحمه الله تعالى بل الحق ان الذكر ان يذهب الامم من الملقط

والمفرد المقنفي ولت لى بامرأة واخذ اتباعا على جهة التقفوا او الاضار اى لا تطلقك ١٢

قوله بسم لان الهوى - علم بسم اى فى كرم ١٢

قوله انت اجنبية - خلافت مرت اجنبية حيث ينبغي الوقوع اذ انوى كما لو قال

لست امرأتى لا يقع ولو قال فرت غير ارأتى وقع تأمل در اوجه فان فى مسألة با

مرأتى لست خلافا مستمرا عظيما ١٢

قوله كلام المذاكرة والغضب - اقول انت تعلم ان ما صلح ردافه بنصف صلح

ذاك مثبت بقبول دعواه عدم ارادة الطلاق ولا يحتاج فى ذلك الى مذاكرة

او غضب فانه اذا ثبت فى جميع الاحوال علم انه لا يستند الى خصوص حال ١٢

قوله فى حالة الغضب - لا فى حالة المذاكرة لانها لا تقبل ردافا سياسيا عن الخاتبة ١٢

قوله عند ابو يوسف بالصلح للجواب - فلما لا يصدق فى المذاكرة كذا فى الغضب ١٢

قوله فقط وهى اعندى واخارى وامرك - اقول ظهر عند امر اجبة كتابات

الخاتبة ان صلاحية النتم غير معتبرة فى شيء من اللفاظ عند ابو يوسف رحمه الله تعالى

فكل ما صلح للسب فهو عنده كالصلاح للجواب فقط ومذهب الامام هو الذى اطبقت

عليه المكتون وقد مرح ابو يوسف فى الاملا فى هذه المسألة انه لا يصدق فى



حالة الخفب والمذكورة وعند الامام خلافا له راجع الخانية ١٢

قوله ولم يحرص له - بلى قد تعرض له فالتفرج ١٢

١٢ قوله لفتح بها حال الخفب - يصلح جوابا لاسباله رد ١٢

قوله ادبنت منك - يصلح جوابا لاداد ولا سب ١٢

قوله ادسبلك - الذي في الخانية سبيلك ١٢

قوله ادانت بانته - الذي في نسخي الخانية سبائبة ١٢

قوله وظاهره انه لا اعتبار بنية الطلاق في الكتابات البوائن - اقول في هذا الظهور خفاء فان الامام الشافعي رضي الله تعالى عنه يقول ان الواقع بالكتابات رجعي

لانها كتابات عن الطلاق ولذا يشترط فيها نية الطلاق وينقص بها عده فاذا

نوى بانته بائن الطلاق فكانه قال انت خالق فيكون رجعيا فاجاب عنه في

الهداية بانها لم يثبت كتابات عن الطلاق بل عوامل بحقائق لان مفاد مغل

انت بائن معلوم وهو قطع الوصلة غير ان الخفاء في المتعلق اي وصلة النكاح

او غيره فاذا نوى الاول فقد نوى حقيقة - كلامه وكان معناه قطعت وصلة النكاح

التي مبنيا لا يشترط نية تعين احد نوعي البينة اي ان ينوي قطع وصلة النكاح

باحدى البينتين ولا يشترط ان ينوي الطلاق فانه اذا نوى قطع النكاح بانته

وان لم ينو الطلاق نعم الطلاق ثبت لزوما واطلع النكاح من دون الفسخ لا يكون

الا به ولا جل هذا ينقص عدد الطلاق هذا معنى كلام الهداية وابن فيه انه لا اعتبار

لنية الطلاق حتى لو قال انت بائن فادما به الطلاق لم تطلق ما لم ينو الابانته

بل حقق انهما بينهما متلازمان فكما بان فقد طلق كله طلق باليقيد الابانته فقد

ابان وانما اراد الشيخ ان انت بائن بمعنى قطعت وصلة النكاح لا بمعنى

انت طلاق حتى يكون رجعيا كما يقول الامام المطلي رضي الله تعالى عنه هذا

ما ظهر في داره قماره اعلم ان ليس المراد بقوله تعيين اجد النوعين انه شرط بحيث  
لو لم تعيين احد بما لا يتري الى قوله بعد وعند عدم النية يثبت الدوام فالمراد  
ما ذكرنا ان الشرط انه تعيين المتعلق اي ينوي النية من النكاح لا من

### جزء الرشد ١٢

٢٤ قوله وقوله صدقت في جواب - كذا في النية عن الحاشية ١٢  
قوله كما في البدلح - اقول والعجب ان النية تنقل عن البدلح مثل ما  
يأتي عن المحقق في مسئلة السؤال حيث قال لو حال لامرأته ثلث بامرأة  
نقال لان قال اردت به الكذب ليهدي في الرضا والغضب جميعا والفتح  
الطلاق وان قال مؤنت الطلاق يقية في قول ابي حنيفة رحمه الله تعالى وان  
قال لم اتزوجك ونوى الطلاق لا يقية بالاجماع بدلح ١٢

قوله فعنده اللفاظ - الجنسية الاحيرة ١٢  
قوله ان نفى النكاح اصلا لا يكون طلاقا - اي ما تعين له كالم اتزوجك  
او لم يكن منبها لنكاح ١٢

قوله بل يكون محمدا - فانه يقح عند الامام اذا نوى ١٢  
قوله اذا نوى - عند الامام كما هو ظاهر وكذا عند جما الفقهاء في غير ما نهم لم يقيد اسألة ٢٤  
لم يقف لنكاح بنبها بقول الامام وحده ١٢

قوله وما عده فالفح - ومنه لانكاح بنبها حيث يحتمل الجود والنفي في الحال ١٢  
قوله لكونه من الكنايات - اي ما تعين له كقوله لم يبق بنها لنكاح ١٢  
قوله هذه الكناية رضى - فيه بنها لا تلغى دلالة الحال ١٢

قوله لو قال ما انت لي بزوجة - لانه يصلح للمرد او للشتم الفيا ١٢  
قوله لقيام القرينة المتقدمة على انه - كالثانية التي لا يصلح للمرد لا شتم ١٢



١٥ قوله قال مع اجاب نفيس من نقدي - صوابه صحيح بالصاد كما في جامع العرفيين  
 ونور من فصول السنادي فالمراد عماد الدين صاحب الفصول ١٢  
 قوله وقد بحث فيه في جامع الفصولين - اقول انما بحث في الدليل وقرار الحكم  
 بوجه آخر زاجه ض ١٢

نحوه الخالق ١٦ قوله تعليق الطلاق - سنائي آخر ض ان مع التوكيل بالطلاق معنى التعليق  
 من وجه لا من وجه آخر ١٢  
 قوله الا ان يجاب بان هذا - اقول كائن كيف لا ينافي اذا سلم انه تعليق و  
 انما الجواب ما اشتهر طه الله انه توكيل من وجه وتعليق من وجه فلا على  
 الدال لشيء ط العقل ابتداء ودلائل الثاني لشيء ط لانه في السكر او قول  
 صحة في سكره لان التوكيل يقدم مقام المعكل ولو طلق فهو في سكره وفي  
 فلهذا ما نته ١٢

بحر الرائق ١٧ قوله ولذا قال في عمدة القنادي - اقول ليس محل لاذيل محل لكن كما لا يخفى ١٢  
 ١٨ قوله التعريف بالاسم والنسب كالتعريف - اي ولا يكون الا في الغائب فان  
 تعريف الحاضر بالاشارة ١٢

قوله بالاشارة فلو قال فلهذا بنت فلان فلهذا من صرح الشرط ولا يكفي مناه ١٢  
 ١٩ قوله والجواب ان تعريف الحاضر بالاشارة والغائب - حاصل الجواب  
 ما قد مناه ان هذا ليس تعريف بالاسم لانه لا يكون الا في الغائب ١٢  
 ٢٠ قوله لو قال سكران لاخر ان لم يكن عده لك فآراءه - اقول فرض المسألة  
 في السكران لانه لا يفيد منه ارادة حقيقة المرق اما غيره فالظاهر انه لا يريد  
 الا المجاز فاذا لم يفيد منه غيره او ١٢  
 ٢١ قوله بجلت النكاح - لعدم المسادمة فيه ١٢

قوله ليس يقبول على الصبح المختار - بل الجواب يحتاج الى قبول الزوج لان قول  
الزوج كان مصادمة الادوار اذ به التحقيق فيكون الجواب بقوله ١٢

٢٠ قوله في الزنا <sup>في الزنا</sup> فانما هو ان الحرة بنيت في حقها فلا يحل لها التملكين قال في  
البرازية الفاضل الاستحسان شبهة عندنا عندنا لان ان زوجها طلقها ثلثا  
بنيت حرمة في حقها بلا حكم اهـ ١٢

قوله وفي البرازية - في الفصل التاسع من الطلاق في الخطر والاباحة ١٢

٢١ قوله به يعني لانه زنا - مثله في البرازية ١٢

٢٢ قوله حل لها التزوج من غير تفرق ونحوه - اقول لم يجرم به شاك انما نقله  
عن فتح القدر بخلافه وخلافه الظاهر من كلامه ثم بحث الفتح مبني على قياس  
نقل عن الكفا في قدمه الخارج في الحلوة ١٢ وخلافه الفاضل خلاف ظاهر ما  
تليق يخرج به بناء ويحمله على ما تقدم ١٢

٢٣ قوله من وقت النكاح الثاني وفي البدائع - لم اره فيها ١٢ ولا نقله في القدية  
عنها ١٢ بل هذا التضييق متروك فيها كما هو متروك في الثانية ولذا احتج السجدة  
الى البحث كما مر ١٢ وقد وافق بحته نفس الامام الحاكم الشيعي في النكاح كما ذكر المحقق ١٢

قوله انه الثاني والنكاح جائز - هذا في البدائع فيما اذا جاءت به لاكثر من سبتين  
منه طلقا الاول اومات ولستة اشهر تزوجا الثاني ما نسبته

عليه كما تشبه به سلسلة العلام المذكورة في البدائع والمنقول في هذا الكتاب ١٢

قوله لان اقداما على التزوج - قال في البرازية من نوع في المحلل الاقدام على النكاح  
اقرار بحقي العمدة لان العمدة حق الاول والنكاح حق الثاني ولا يختصان في  
الاقدام على المصنف بخلاف الطلقة - قلنا اذا تزوجت بالاول بعد مدة ثم قامت  
تزوجت بك قبل نكاح الثاني حسب ذلك يكون اقداما وليلا على احصائه الثاني



والنكاح اهـ ١٢ وفي البدائع فصل بيان ما يعرف به النكاح والعدة وجعله  
 نوعين قوله وفعلاد من القول ثم قال اما الفعل فيجوز ان تزوج بزوجه آخر فبه  
 ما مضت مدة تنقضي في مثلها العدة حتى لو قالت لم ينقض عدتي لم تصدق له  
 في حق الزوج الاول وذلك في حق الزوج الثاني جائز لان اقدامها على الزوج  
 بعد فسخ مدة محتمل الانقضاء في مثلها دليل الانقضاء واليه تعالى الموافق اهـ اقول  
 ولا يخفى فيما ذكره البحر لانه معروض فيما اقتت به لا قل من سنتين منذ طلق الاول  
 وستة اشهر فماعدانه تزوجها الثاني فمكن ان تأتي به بسبعة اشهر منذ طلقت  
 فلا يكون من طلقها ونكاحها الا اشهر ولا يمكن النكاح والعدة فيه نعم موضح  
 فيما ذكره فيه ملك العلماء وان تأتي به اكثر من سنتين منذ طلقت وستة اشهر  
 فماعداد تزوجت فظهر والله الحمد انه سبق النظر من صورة الـ ١٢

٣٢ قوله عشرة دراهم - لان الواجب فيه له الخلية ١٢

٣٢ قوله شفقة عليهن - اقول اي شفقة عليهن التسهيل اذا كان السقاط  
 بيده انما التكفيل لا حل الاستيقار بل هو الاخذ بالتكفيل على ان لا

يطلقها بخلاف الموت فانهم ١٢

قوله دون الطلاق حكم بلا ريب - اقول اراد رحمه الله ان الموت مارض  
 شماسي ليس بيده بخلاف الطلاق فالنفس فوق وطاحت وعمر الحكم  
 قوله بمعنى صحيح - اقول المعنى ان يبطل الحجج قضية موقفة لاسالته وفيه  
 اسناد البطلان كل حتى تصدق المرجعية الكلية ولا يفيد كون البطلان  
 في قوة الصلح كقوله تعالى كل من عليها فان فان كل واحد يعلم ان  
 فيه اسناد القضاء الى كل مردود بخلاف قول البدائع لا يرد به من  
 سائر القوة فانما قضية سالة وقد سلب حيا البراءة عن الجميع

نحو الخالق

فمنه في محمولها عن العجف وبه الظاهر ١٢

٣٥ قوله الظاهر ان المراد بما فتادى سراج الدين - اقول خرم لبنة الظاهر في الشر  
نبله لانه حيث عبارة السراج بالغة وابدل قوله كما في الفتاوى سراج الدين  
تأري في البداية وكتب بعده اهـ علامة للاستنباه مكرام السراج ١٢

٣٦ قوله قال في الذخيرة لو كان للاب - لا يحتمل في الاشارة الى الفقرة حتى قبلت صرح  
في الفتح ان الاب ليس له ان يحتمل بناءه على كسب بل يجب عليه الاتفاق ١٢

٣٧ قوله اهل الغفلة كنه في المحنة - الظاهر انه اهل الله اي اهل الاسلام ثم رايت  
المحنة ذكرانه اهل القبلة ١٢

٣٨ قوله اقول نظري والله تعالى اعلم ان هذا في

النائم والاول في التفقان فانه اذا شرع من المستيقظ ما عليه لم يكن اخذه  
خفية فلم يكن سرقة بل احتلاسا بمجملات النائم ١٢

٣٩ قوله وهو عجيب منه - اقول للعجب فان بناك صورتي في الدوس سبناهم وعجزنا  
عن حملهم الى دار الاسلام وهم في ارض عامرة والثانية ان وقع ذلك وهم في  
ارض عامرة ففي الثانية نتركهم في فردرة غير قاصدين ابلادكم بالجمع والحقن  
وفي الاول نتركهم حيث كانوا ولا نخوهم الى ارض حربة ليجوزوا جواد عطفنا كما  
هو مقتضى الامواجبة المحيطة ١٢

٤٠ قوله وكذا هو اصح حيث يتعلق - صوابه اخف اي من الخلف حيث يتعلق بنفس  
الخارج والخارج بالتملن ١٢

قوله وقد اطال المحقق - والمحملة هنا الفاضل المحقق ١٢  
٤١ قوله لكن اتباعنا للمذهب واجب - واثمتنا كانوا اخف واثق ما اصدق  
صالحه ورسوله صلى الله عليه وسلم ١٢



٢٠ قوله آخر الانبياء عند العجف - النقل عن العجف لا يجب ان يكون الحكم عند  
العجف فقط وكله في الانبياء النسبة بالحق لابل هو الحق حيث يقول اذالم  
يعرض ان محمد صلى الله عليه وسلم آخر الانبياء فليس بمسلم لانه في  
الفردريات ١٢

٢١ قوله وهو خطأ وكيف بقوله - كذا من هو الحق وليس من لا يعلم حجة على من يعلم ١٢  
٢٢ قوله لم يذكر كمال الشترطه للفائدة - اقول الملاقم ليشل هذا الفيا فكيف يقال لم يذكر ١٢  
وبالمجمل كلام المحقق رحمه الله تعالى قال في هذا المحل غير محرر ١٢

نحو الخالق

قوله عدم الجواز من قول المحقق - اقول وبالله التوفيق نفس البراد بالثرة والقلبة  
النسبة بين حصصها من الزرع بل بين الزرع والراس المال فمن شرطه الزرع الشر  
بما يقتضيه راس ماله فهو اكثر زجاء والكان اقل عدوا كها حب ثلث جعل له  
خمس اجزاء من اثنى عشر جزء من الزرع وسبعة لها حب الثلثين فما حب  
الثلث هو اكثر زجاء وذلك لان الاصل كون الزرع على قدر راس المال  
فاذا زاد ثلث الزيادة هي الحاجة الى سبب لا استفاضل بين الشريكتين فعمل  
ان العامل بينهما هو اكثر زجاء لان ماله المشترك قد جعل له الثلث وذلك بازاو  
عمله فجزا بالاتفاق وله الحمد على التوفيق ١٢

٢٣ قوله عشر الزرع مستقيمة في العمل - لابل ثلث الزرع على الشرط كما علمت فله الحجاب ١٢  
٢٤ قوله كان جائز او ان شرطه ان يكون الزرع - ان كون الزرع على قدر راس  
المال هو الاصل ولا لفرعية الى عمل الاثنى لان مقابلة العمل بينه انما  
تجب في المصارعة او الاجارة نه الشركة لا تحتاج اليه ان جاز بينهما بشرط ١٢  
قوله تأمل هذا وقد ذكرنا شرح الزيلعي - اقول هذا كله مبني على ما فهم وليس الامر كذلك  
لا علمت ولا بناءة بين كلامي المحيطة والاصل اصلا وله الحمد ١٢

قوله في ان الشرط العمل على الأكثر - اقول للذكر فيه للشرط اصله فضلا  
عن كونه حرجا فيه ١٢

قوله ما لا جائز وهو مخالف - اقول لا خلاف كما افاده في رد المحتار من الشك  
٥٢ وذلك لان كلام الاصل في شرط العمل في كلام الزيلعي وحيث لم يشترط ١٢

قوله فبه اطلاقه - اقول نعم ليشمل الجميع بحكم فساد الشرط المذكور ولا يلزم منه  
جواز شرط الزعم لضعفين مطلقا ولو شرط العمل على الأكثر ما ١٢

قوله يصح ذلك سواء عملا - نعم يصح اذا لم يشترط التفاوت في الحمل وجعل الاقل للأكثر عملا ١٢  
قوله او عمل احد بما تبرعا - اى يكون الحكم عند ذلك بكلمة ١٢

قوله على ما اذا شرطاه عليها - ليس كذلك بل لا شرط فيه للعمل على احد كما افاده  
في رد المحتار نعم يصح به الاتفاق فيما ان لم يشترط الأكثر للاقل بالشرط ١٢

١٢ قوله انما يثبتاه عن الاسحاق في السادسة - فانه لم يجوز شرعا الدين والمير  
والحرمة للشيء ما وقف عليه لبنائه لانها ليست من بناء وقد تم التحريم عن الخاتمة  
ان ما وقف على المسجد للدين لا يثبت عليه اى مير الدين ولكن ان كان بينها ما  
بنياه على ما شر رد المحتار ٥٢ ١٢

قوله وتوافق الشرطين من الواقفين - اقول كان المراد انه تعالى اعلم  
ان يكونا جميعا واقفا لمصالح المسجد مطلقا من دون تخصيص وجه اصله  
حتى عم اصلاح او فاقه فاذا ن يكون المعنى مجعلا ولا يلزم خلاف شرط  
احد بما عدا ذلك ما اذا عين جهة لا تشمل اصلاح او فاق المسجد فكيف يخالف  
شرط الواقف وكيف لم يرد وقف احد بما يبرح الآخر م انه عمل ان  
تنوب الآخر نائبه فيعمل بقلة رسومه ليعرف ماله اى غيره وهذا  
والفكان بالشرط اى المسجد سواء تلبس بالشرط اى الواقف كذلك



والنماز فيه بقاء وقف نفسه ليجري عليه ثوابه لان يحيطل وقفه لاصياء  
 وقف غيره بذاتية ما وجبه و بهذا الترجية محمد الله ظهر التوفيق وزال ما ياتي  
 للمخشي من التامل فيه ولله الحمد ١٢

٢٢ قوله على الرمي في فتاواه - ففهم رحمه الله تعالى عدم جواز الاجتناب

حضور القريب مطلقا ولو لم يشترطه الواقع ١٢

٢٣ قوله قلت وقد تقدم في المسئلة السادسة - قلت وقد قد مناعته ما يربط

الحركة ويوضح الامر بتوفيق الله تعالى فانظر ص ١٢

بحر الرائق

٢٤

قوله فم يبيح فتا المسجد بنحوه القوم - هذا قول آخر وعلى الاول عامة

المحتملات كالنوازل والنجس والحائض ونحوه القدر وتهديب الواضحات  
 ومحيط الرخصي والاسحاف وفتاوى الدلالة هي وقفا وهذا نقله في التاثر

خاتمة من اللام المحمدى وكان التفتة روحا لا للقول الاول وثانيا لهذا

فخذت النارج الرموز وساقها سوفا واحدا والمعهده الاول او عليه

الاكثر لا سيما ولم يخبر بالآخر فانه حيث يقول ان شاء الله يعلم ١٢

٢٥

قوله فلا لانه ما ينسب له وان جاز فيه - اقول تامله مع ما قدم قدس سره في

الصلوة ص ١٢ ان المسجد ما ينسب اليه العبادة من صلاة واعتكاف وذكر

سنة وتعليم علم وتعلم وقراءة قرآن اه ١٢ وانظر ما قدم من التوفيق و

بالحمد التوفيق ١٢

قوله اذا كان باجرو يمتحن ان يجوز مجراجر - فكان باجرو فيها يجري لانه صار

من اشغال الدماء فكان حسنة فلما في اجتماع الصبيان من منقطة الاستحقاق

٢٦ قوله واذا راي حشيش المسجد فرمته - صوابه رمي ١٢

٢٧ قوله ما يذكر اوله من كلام المتأخرين - اقول ليس المراد ان لا يكون الاكلاما

مبتدأ بل الاول من ركني العقد الا ترى ان لو قيل لزيد اتبني عبدا  
بالف فقال نعم يكون قوله نعم ايجابا مع كونه جوابا لان كلام السائل كان  
استماتا لقوله نعم هو اول كلام صدر انشاء للعقد حتى لو لم يقل السائل  
بعده قبلت لا ينقض البيع والمسالمة تأتي ج آخر ص ١٢٠ واول ص ١٢١

١٢٠ قوله لا يكون بيعا - كانه لم يعم تعيين المبيع لان لم يحرم المواضع مختلفة ١٢٠  
١٢١ قوله وكل يوم درهمين بيطية - محل صوابه وكل يوم سن بالتسنية كما يعرف مما يأتي ١٢١  
١٢٢ قوله في على المشتري - يأتي بالبرط في هذا اواخر الصفحة - القابلة ١٢١  
قوله فالبا حقيق - صوابه حكما ١٢١

١٢٢ قوله بالتخلية وان كان منفردا - اي في البيع اما في البينة فلا مالم يقطع وسلم كما  
في رد المحتار عن التاخر خاتمة عن الفوائد عن محمد ١٢١  
قوله من غير تكلف - سيما في انه خلاف ظاهر الرواية الصحيحة ١٢١  
قوله ان القبض في العقار بالتخلية - اقول محل معناه القبض الحقيقي لان العقار  
لا ينقل ما فهم ١٢١

١٢٣ قوله لان تسليم الفرس - فيه ايجاز محل وصوابه ما ذكرت على ما يشترط ١٢٣  
١٢٤ قوله وفي الولوة الجنية استثنى عبدا - يأتي بظن المسألة آخر الصفحة القابلة عن الخاتمة ١٢٣  
قوله ومحل تصحيح - يفيد الحزم بهذه الترجمة مما يأتي آخر الصفحة القابلة عن الخاتمة ١٢٣  
١٢٥ قوله يجوز في الاجارة استثناء الخيار اكثر في

الثلاثة ايام بعد العقد لا في البيع ١٢٣  
١٢٦ قوله للعقد فيها كذا على الكنز - والفي عدم الثمن فز على عبارة البهية بو  
جسين وعلى عبارة الكنز لوجه واحد ١٢٣  
قوله بانه يقال تام على بكذا - الاول يقول اي الما ص ١٢٣



قوله من اشترى دراهم بدنانير لا يجوز - اقول عدم الجواز لا يخرج عن ا  
 المراجعة فاسد وشرط الصحة - لا تذكر في الحد لخرجها عن الحقيقة كما في البيع  
 قوله من الدراهم ادمن الدنانير - اقول بما في المراجعة جنس واحد

منه الخالق ٥٩

قوله يستلزم مبيعا وكون مقابلة تمام مطلقا مقيد - معنى العبارة خطأ الراوي ان  
 البيع يستلزم مبيعا ومقابلة بالتمسك المطلق نفية كونه مبيعا مطلقا كما في رد المحتار  
 والنقد ان الثمان ١٢

بحر الرائق

قوله ينقل وقوله ادخلته - سقط الجواب عن الثاني ١٢

قوله بما يتعين بعين ما قام عليه او بمثلته اذ برقه - قوله بما يتعين بكلمة امي النسبة  
 بالباء وهو مفاد قول المحشى قوله بما يتعين متعلق بملكه وقد يؤيده ما ياتي للشافعي  
 في الصفحة - القابلة في بيان العوض انه لا بد من التقيد بالعين اقول  
 وهو خطأ ظاهر والابطال المراجعة في جميع البيوع المطلقة لان العوض فيها يكون  
 تما لا يتعين ولا فاعل به احد ويرد عليه عندي ان الباء في قوله بما يتعين  
 من خطأ النساء وصوابه مما يتعين اى ما ملكه حال كونه مبيعا معينا ويؤيده قول  
 الدرر مبيع ما ملكه من العوض اى فاعل العوض بيان ما ملكه لا ان يكون العوض متعينا  
 فانه باطل قطعا وجبته لا يرد عليه الا فرع ذهب بذهب بقصة حيث صرحوا بعدم  
 جواز المراجعة وهو يشمل باطلا في المصوغ المتعين المكنى الجواب بان النقد من  
 وان تعينا فقيما نسبة عدم التعين لانها خلقا انما كما في الهدية والنسبة  
 محتمرة في المراجعة لكن نزد عليه سألة ذهب بشري بدراهم او قلب فضة  
 بد دينار حيث يجوز المراجعة فيها كما في الهدية من العرف فصل المراجعة فيه ١٢  
 قوله حصة من الربح - لعل صوابه حصة والفهم الى المصارف او رب المال ١٢  
 قوله بما يتعين ما لا يتعين كما قد مضاه - اقول لكن بقى داخل ما اذا اشترى

هيلة ذهب بآنية ذهب او بالعكس فان المصوغ بما يتعين مع انه قد صرح في  
 النذرية من التناظرانية ان في شراء ذهب ذهب اذ فضة لفضة لا تجوز  
 المراجعة اسلا ويبقى خارجا اذا اشترى ذهبيا بمشرة دراهم فباعه بربع درهم  
 فانه يجوز كما في النذرية عن الحادي كلنا الحالتين في فصل المراجعة في الحرف  
 لكن هذا على ما وثق في هذا النسخة - لفظة بما يتعين بالباء و صوابه عندي  
 مما يتعين ١٢

٤٠ قوله كما ذكرنا في شرح - ممن لا تقبل شذوذا له ١٢  
 قوله لا حراض عن الحرف فانه - قد منا آتفا انه منقوض فلو ادعكسا ان لكن المراد  
 بالحرف ما فيه المشتري عن فني فله يجوز للمشتري ان يبيع مراجعة لانه لا  
 يتعين فلم يثبت ان المبني في المراجعة هو المشتري بالبيع الاول كما افاده في  
 الفصح ١٢ كما في العلم ١٢

٤١ قوله كذا في البرازية - اي من قوله اذا اشترى غيره كان ما اشتراه نفسه  
 اس بها غير فية ليس فيها لفظ الصحيح ١٢  
 قوله في الظان بكذا - اخر الفصل العاشر فيه كتاب البيوع ١٢  
 ٤٢ قوله في تعليق الرصية والوصاية جائزا - اقول كيف تعليق الرصية مع انه عليك  
 وكانه اراد الرصية بشرط ولزاج البرازية ما في حقه وبعبارة ان البنية يجوز  
 تعليقها بشرط ملائم نحو وميتك على ان تقرضني كذا فقد جعل البنية بشرط  
 تعليقاً ونقل بمده عن البرازية في اطلاق التعليق عليه فهذا هو المراد منها ١٢  
 ٤٣ قوله اذا كانت كفالة - صوابه جمالة ١٢

٤٤ قوله ولا يلزمه بيع الاراه - اما ان باع لزمه الادا ومن بينها راجح النذرية ١٢  
 ٤٥ قوله ومنها انها لا يملك الاستحلاف - هذا خطأ والناسخ و صوابه انه اي القاضي ١٢



٣١ قوله وكيل القاضي او كاتبه او محض - الذي في نسخي - البرازية ولد القاضي اهو الحكم لا يختلف

قوله اور ارشي دله او محض - اي يعلم القاضي كما مر آنفا ١٢

قوله لانه لما اخذ المال او ابنه - اي لا ينفذ قضاءه ١٢

٣٢ قوله واصلاح المصم - اقول مل به اذا كان مقرر عليه من جهة السلطان بشاره  
موجب عليه حكم الاشارة فافهم وانظر ما كتبت على طرحة ١٢

قوله هو مستحق عليه حد الرشوة اه - اي عن الدين لا صلاح به ١٢

٣٣ قوله لا يكتب خلف من لا يصلح له - لا يكتب التوقيع على فتوى من  
ليس باهل لبابل لفرب عليه الخط ونحوه ان قدر ١٢

٣٤ قوله وفاربه ضمة سلطنة القاضي على المسلمين - اي وكفى رد عليه قوله تعالى  
ولن يجعل الله للكافرين على المؤمنين سبيلا ١٢

٣٥ قوله فيه جلوس المحض من يدى القاضي ١٢

٣٦ قوله لم ير لان القاضي له الا اذا كان القاضي فاذ ذنا باله تختلف كما في النذبة من المحض ١٢

قوله وفي المصبرات - نقل عن التذيب كما نقل عنها الرولى في حاشية جامع الفصولين ١٢

قوله بحواب القياس المردى - اي في ظواهر الرواية ١٢

٣٧ قوله في مجلس القاضي - صوابه ومجلس القاضي ١٢

٣٨ قوله عدالة المدعى انه عدو - ان كان اللفظ بكذا ولا سقط فيه فالفرق في المدعى

راجع الى الشخص وفي انه لادم في المدعى اي عدالة الذي ادعى ذلك الشخص

عليه انه عدوى والمحصل عدالة المدعى عليه ١٢

٣٩ قوله ترجع قول محمد - اقول قدم اللام قاضيان قول ابى يوسف وآخر في البداية

دليله فانما زاتر جمه ١٢

قوله الله في سائلين وفاربه ما في البداية - وقلت رحك الله علان ترصيا لقول

ابن يوسف حيث لم يجعله للوكيل اذا اشتري مال الموكل قلت قد علمت بان معنى  
 الشرارة بالاضافة اليه ماله غير ان ابن يوسف يقول بديل النقة من مال الموكل  
 ان النية كانت له قال في الخاتمة في شرح قول النية المذكور (ولان مع تصادم  
 فيما يحتمل) انه كان نوى ولده ونسبه (دنيا ملنا) يعني حكم النقة (حاصل حاله على  
 الصلاح) لانه اذا كان النقد من مال الموكل والشرارة له كان غصبا كما في حالة  
 التصادم اهـ فعلم ان حكم النقة داخل في اعتبار النية ولا يستغرب من ذلك في  
 الجاز لكن في ذلك تعالى اعلم

قوله فقل هذه الدعوى - اقول ملة على تقدير تسليم ان السنة ادانته الى مدة  
 ثبتت عليه النقص من قبلها ستراد الا جازان ليجرب بالفقر والحاجة بعد ما خرج  
 هذه الاموال من يده ١٥

قوله فخص منه المدعيون - صوابه الدائن ١٦

قوله وحاصله ان المدعى يدعى - صوابه المدعى عليه او المراد مدعى الرد وهو جدي ١٧

قوله وفي القضية ليس للقاضي ان يبيع ذى اليد - ليس للقاضي من ذى اليد عن النقص  
 في الضيقة وان طلبه المدعى ١٨

قوله وحضر ما في المضر بصفة المرض - اي لا يتخلف اذا قال لي بنية خافه في المضر مرض ١٩

قوله وله ان يسن سببا صالحا - اي وانما يصح له اى للمحمل ان يسن اى ٢٠

قوله وان لم يحكم له - الصلح اهـ - به خلاف المتعار كما في العقود البدية منحة الخاتق  
 قبل كتاب المتعارفة عن مجمع الفتاوى ٢١

قوله كذا في الخلاصة الفتاوى - نقلها ص ٥٥ في الفتاوى رحيل ويب للصغير عمر الرائي

شيئا من الملك كقول بياخ للوالدين ان ياكل منه كذا روى عن محمد رحمه الله تعالى  
 اهـ وخرج به في النزاهة فقال ويب للصغير من الماكول شيئا بياخ



للموالدين ان باطلا ١٢  
 ١٢ قوله كبيرين او صغيرين - سيا في الكلام على ما لو كان صغيرين وانه ينبغي  
 فيه الجواز عند الفل ١٢

١٣ قوله مطلق الكرامة للتحريم - اقول دلالة نفي الاستجاب على الكرامة عرفا مع  
 نبوت الواصله عقلا مسلم لكن كون مطلق لفظا انبته للتحريم فالبالا  
 بوجوب ان يكون هو المراد بالكرامة المدلول عليها ينبغي استحباب نزوع  
 من الالتزام بل الحق ان لا يستحب لا يزيد على لا ينبغي وفي الظاهر هو الترتيب  
 فلهذا انها فالوجه مع صاحب البحر وما ذكره من الاستدلال بمعكلام الترتيب  
 والحديث فلا يكره صاحب البحر بل هو الذي ذكره بما دام الكلام في تغيير  
 المبسوط ١٢

بمراي ١٤ قوله وانه ما طلب ولم يذكر فيه خلافا - على محرف من لا اى لانه ما طلب  
 اى انما يخلف على العلم لا على البينات ١٢

١٥ قوله وعن الشبهة - لفظ التبعية من غيره وعنه من الشبهة ١٢  
 ١٦ قوله لانه يرد على صاحب البداية - كيف يرد عليه مع انه رتبة الرتبة قد مر  
 بان المراد بالاشهاد طلب الموازنة ١٢

١٧ قوله وانه مخلوق رتبة الرتبة في الاخرة - هذا خطأ فاحش نسأل الله العفو  
 العافية بل المكتوب هو الكلام القديم الذي ليس بمقدور ولا مخلوق انما المخلوق  
 الكلام المداد والقرطاس والخط الكتابة دون المكتوب كما اناده سيدنا  
 الامام الاعظم رضي الله تعالى عنه في بيان عقيدته ١٢  
 قوله ما لواحد من العشرة - المثال باطل تعالى الله عنه ١٢

١٨ قوله ولا راي محشو القرآن المحشور بلبوس - في العبارة سقط غلط بوضوح عبارة

البداية ولا يرى بحشو القز باسالة ان الثوب يلبوس والحشو غير يلبوس اهـ ١٢  
 ٣٠ قوله من التملك وهو افضل - صوابه التملك كما في نتائج الافكار ١٣  
 ٣١ قوله قدم فضل السبع عن فضل الاكل والشرب - صوابه آخره كما انه اراد ان يقول  
 قدم تلك الغوار على فضل السبع ثم عدل واراد ان يقول آخر فضل السبع ام  
 وقد كان كتب لقطعة قدم فبقيت كما هي ونسي ان يبدلها بلفظة آخره وانته  
 غير نادر من اللسان ١٢

٣٢ قوله هو المذكور في الجايح الصخر - ليس هكذا بل فيه ذكر السجدة الحرام خاصة ١٢  
 قوله وليس بغيره - اي بل يجوز للمستأمن الفيا ١٣

٣٣ قوله والنساء بالقدر والذدائب - صوابه بالقرون كما في التبيين ١٢  
 ٣٤ قوله امرأة ماله بالسوية - اي مختلفات والافيد واضح كائن يموت عن بيع غنمات ولا عطية ١٢  
 ٣٥ قوله وكل واحد اولى من دله ودوله اولى - نصح فيه العبارة الواقعة في بعض  
 نسخ السراجية من زيادات بعض الطلبة وقد صرح اللطفي ان لا يحصل لها و  
 ينما ذلك على المشي الشريفة ١٢

٣٦ قوله لاب دام - صوابه ادا ام ١٢  
 قوله في ظاهرة رواية الصحابا - هذا غلط او يناسق ١٢  
 ٣٧ قوله قلنا الخالة ولد ام الام - اقول لا تشي اذا كانت الخالة اخبت الام لاب  
 والنظر ما كتبنا في فتا دنا ١٢



بسم الله الرحمن الرحيم

۱۳ قولہ فی آیت - اقول القرآن نے الیہ کمر لا یستلزم القرآن نے حکم ۱۲

۱۴ قولہ والیہ بکر العربی - ونقل المحقق علی الاطلاق نے فتح القدیر توجیم توفیقہ ۱۲

۱۵ قولہ و تحقیقہ شایع - اقول بعد ذلک طاعت الحلیہ فرایت بذہ العلم بمنہ

من اولہ الی آخرہ للعللۃ الحلیہ شایع النبی محمد ابن امیر الحاج رحمہ اللہ  
نقل بذہ الشایع المتأخر عنہ من دون عزولہ والسلاۃ البحر ان العلم  
للحلیۃ ۱۲

۱۶ قولہ فی غایۃ الحسن والتحقیق - اقول و سوما قال رحمہ اللہ تہی والحمد للضعیف

غفر اللہ تہی اول ما طالع کلام الاتقانی رحمہ اللہ تہی فتح فی قلبہ الجواب بما ذکر

بذہ الشایع المتأخر رحمہ اللہ تہی و ارد ان نکتہ علی الباشخ ختہ نمدی

انظر فرأیتہ قد حقق وفتح ودفق وادخم دفد قامت الحجۃ علی الاتقانی فی

کلام نفی ختہ یقول یلورخ ابہ لکان قلیل انشہ بنفہ فیو فاسد کوہ

مصادرة دہل المصادرة الاتمیل انشہ و بنفہ و ما کان فاسدہ الا

لذہک تعلیلہ بکونہ مصادرة تعلیل الی بنفہ ما فہم ۱۲

۱۷ قولہ و بارواہ بابن ماجہ عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عجیہ البخاری

قولہ عنہ مقفۃ لہ فقال عمر یا صاحب المقفۃ - المقفۃ و ابنہ بالکسر من

نخبہ کما فی عجیہ البخاری ۱۲

قولہ و بارواہ بابن ماجہ عن ابن عمر - اقول لم ارہ لابن ماجہ دلا

معيه انيكون في الكتاب منها سقط فان ابن ماجة روى حديث  
 سينا ما حدثت في ليلتها و سنا ما غير ظهور عن ابى سعيد الخدري رضى الله عنه  
 والحديث المذكور في الكتاب عن ابن عمر خزيمة بنه فسقط قلمنا في نسخة  
 النسخة - ذكر حديث ابن ماجة وراوية و ذكر محمد بن حريش ابن عمر  
 و الله تعالى اعلم او يكون نوا الام على الصلاة الشايع رحمه الله تعالى  
 معناه لان ماجة راى ان نسخة اخرى نعم فخط المرفوع متفقا  
 زبان فلهذا من نداء من في الاشتباه و يونده انه فيما سياتي لم يتكلم الا  
 التثنية المذكورة و بالجملة فلهذا من

والله سبحانه و تعالى اعلم ۱۲

قوله و يجب ان يسله و يسله - و لا يجوز له ان يتم قبل السؤال ۱۲

قوله قبل ان يتم قبل ان يسله - فلهذا في نفس ما مر من المخرج ۱۲

قوله لا الفعل لانه مأمور - سياتي الكلام فيه ۱۲ ۱۶۹

قوله من اجاره انتهى - فانه رضى الله تعالى عنه كان به شر لا اذن و الا فانه

ينبغي كفاي التامية ۱۲

قوله من الذبيحة ببعض البلاد - فرقة من الذبيحة النسبة و هم يفعلونه با

جميع بلادنا و يذبحون كلمات آخر يليق ذكر ما خذ لم الله تعالى ۱۲

قوله الا ان يقال ان مراده ان القبل - اقول هذا هو المستحسن في المراد له

نعم انه ما تقدم اصلا و لا يتوقف عليه الجواب كما لا يخفى ۱۲

قوله و هذا في المحيط و البهائم - الاشارة الى حكم الاستئذان اذ هو

المذكور في محيط الرضوي كما في البهائم كما نقل فيهما في الحلية لا الخوف

الے محمد ۱۲



١٣ قوله في النقابة من نجم الدائمة - عمله في النقابة او في القنينة فعملهما نقل  
في الحلية واليه تعالى اعلم ١٢

١٤ قوله دامته عثمان - وكان رضي الله تعالى عنه بصيرا ١٢  
قوله في الصحيحين - من حديث محمد بن الربيع الانصاري ١٢  
قوله في صحيح ابن حبان دامته الكرامة - اقول بل هو عند احمد والى داود ومن  
النس رضي الله تعالى عنه ١٢

١٥ قوله ولكن التعليم ليس بحمل كثير دانه تلامذة حقيقه - اقول الفتح كلامه والاعلام  
نفسه قليل كان اكثر اذ لا تفسد بالفتح على غير امامه ولو صح هذا الكلام  
لزم عدم الفساد فيه الفياجر بانه فيه من غير فرق فالحق ان اسقاط الفاعل  
في الفتح على الامام انما هو محلل بالحاجة والنفس ١٢ ثم رأت بعد اسطر مائة  
من قوله لانه لما اعتبر ملكا ما قبل نفسه قاطعا من هذا عين ما ذكرته دله الحمد لله  
ذكر ما ظهر من العلم في هذا المرام على ما مضى الحلية والسنة ١٢

١٦ قوله نسبت عند سما - اى عند العرف من خلقه فالتفاني رحم الله تعالى ١٢  
قوله سبحان قبل لا تفسد عن الكرخي - اقول لا يجد صلة على ما اذا لم يستقم  
تماما فانه يفسد ثم تقام في هذا القيل ودن صاحبه نسبت صلة به بمعنى  
اراد القيام كما في قوله تعالى اذا قمتم الى الصلوة فادعوا الى الله فادعوا الى الله  
على حقيقته وانما اجتمع الى ذكره بخصوصه لانه كان مستويهم ان يتوهم عدم  
جوازه مطلقا كما هو ظاهر لفظ البطل حيث قال لا يسمع للامام اذا قام الى  
الذكر من دم يفسد وجه التوهم ان الحق لا يطلع على قيام الامام بوجه  
بل يتأخر ولو قبله كما هو معلوم مشاهير من ذكركم يسبح فله نسبة الامام بغير  
ما به آخر التسبيح بل يتأخر ولو لم يكن والقيام من السجود لا يفتق مكنائيل

تحقق فی ادنی لمجات فرج الله تنبه الامام تسبیح الاله بافت دقت  
 الحود لا سيما و هو لا يترك بحمد الله بل كثير اما يحتاج الى شئ من التامل  
 تا اليها والامر اظهر على قول من يقول بعدم جواز الحود اذا قرب الى القيام  
 كما هو مختار صاحب به التمسك وعمره بن حنبل المتابع رحمهم الله تعالى في النظر  
 الى هذه عسى ان ينزعم كونه عينا مطلقا فيحكم لعباد الصلاة على الاطلاق  
 فلهذا است الحاجة الى التفرع بمحمد الافساد وانما الكلام في التسبيح  
 بما هو رافع القامح الى فور الاستقبال اليه

فاضمم والى تسبيح دقا لا يعلم ١٢

قوله عن اللزوم - اقول والله لعل سمه كمالا مخفي ١٢

قوله عند سجاء النسي - اذ عنة الطرفين كما هو معروف من مذهبا متغير  
 الذكر بغير التنية خلفا لابي يوسف فان ما كان بصيغة ذمرا لا تعمل  
 التنية فيه عند ١٢

٢٢ قوله بكرة ان يصل مشددا والوسط ملت

مدارج السنية فقد صرح فيها بالنسب الى شد المنطقة فافهم و  
 نه جاء في الحديث النهي عن الصلاة بلا جراح ١٢

٢٣ قوله وان صلى في ازار واحد يجوز - الظاهر من هذا القول كاسته التزيم

فاضمم ١٢

٢٤ قوله ليس بمشروع - قلت والقعود بعد الركوع السند فيه في عدم المشروعية فانه غير مشروع

فكيف يعرف من امته ويعرف في الزايب ١٢

٢٥ قوله دلل على الزايب - بل تخفف السند ما يكون من التخفيف كما هو ظاهر ١٢

٢٦ قوله انفصل عن الصلاة - ولكن عدم على القار وغيره انها ملحقه باصل السجدة في الشرف

اقول وهو انزجاء من سعة فضل الله عليه وجوا حبيب عليه الصلاة والسلام ١٢

السلام و صلواته على النبي و آله



## شرح معانی الآثار

شرح معانی الآثار مصنف علامہ طحاوی فقه حنفیہ میں ایک بہت ہی معتبر کتاب ہے۔ معانی الآثار کے مصنف علامہ ابو جعفر احمد بن سلام (بن سلم) ابن عبد الماک الازدی المصري الحنفی ہیں۔ آپ کو ازاد اور طحا سے نسبت ہے جو مین کا مشہور قبیلہ تھا۔ آپ تیسری صدی کے مشاہیر فقہائے احناف سے ہیں۔ ۲۳۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۳۲۰ھ میں وفات پائی۔ اسی گرانمایہ کتاب کی شرح نویں صدی ہجری کے علامہ نہام فقیہ بے عدیل بدر الدین عینی نے تحریر فرمائی۔ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ کا حاشیہ اسی شرح عینی پر ہے جو شرح معانی الآثار کے نام سے مشہور و معروف ہے۔

مشارح کا تعارف :- آپ کا نام نامی محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یونس بن محمود عینی ہے۔ لیکن آپ عینی کے لقب سے مشہور ہیں، آپ کے والد حلب کے قریب شہر عین تاب کے قاضی تھے۔ اس لیے آپ عینی کے لقب سے مشہور و معروف ہے۔ ویسے آپ کا لقب بدر الدین تھا۔ جب کہیں مصنفین فقہائے حنفیہ میں بدر الدین عینی کا نام استعمال ہوتا ہے تو اس سے آپ ہی کی ذات مراد ہوتی ہے۔ آپ کو قاضی القضاۃ کا خطاب دیا گیا تھا۔ آپ ایک بے عدیل فقیہ اور بے مثیل علامہ تھے۔ ۶۲۰ھ میں مصر میں پیدا ہوئے۔ تحصیل علم عراق میں کی اور فراغت علم کے بعد ۶۴۰ھ میں مصر تشریف لائے اور قضاۃ مذہب حنفیہ آپ کے سپرد ہوئی۔

آپ سے بہت سی عظیم اور گرانمایہ کتب و مشروح منسوب ہیں جن کے آپ مصنف ہیں آپ کی تصانیف میں عمدۃ القاری شرح بخاری المعروف بہ ”عینی“ بنایہ شرح ہدایہ شرح معانی الآثار و شرح درمہ البحار، تاریخ کبیر اور طبقات الحنفیہ بہت مشہور ہیں۔ یوں آپ کی تصانیف و مشروح کی تعداد ۲۰ سے زیادہ ہے اور ان میں سے ہر ایک تصنیف اور شرح بہت ہی بلند پایہ ہے فوائد البہیۃ آپ کے ذکر سے خالی ہے۔ آپ کی طبقات الحنفیہ، طبقات الانبیاء کے مقابلے میں علمائے احناف کا ایک مستند تذکرہ ہے۔ ۷۵۰ھ میں آپ نے انتقال فرمایا۔

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله على ما سجدوا له الكرم

قوله اما ما قبلها من الخاضعين وله سنة تسع وعشرين مئة قلعت فقه ادرک زمان الائمة السنة  
كان ابن سبع وعشرين سنة معين توفي الامام البخاري وفاته سنة ٢٥٦ وكان البخاري اكبر منه  
خمس وثلاثين سنة وكان ابن ثمانين سنة عند وفات مسلم الكبرية سبع وعشرين سنة  
وفات مسلم سنة مائتين واحدى وستين وكان ابن ست واربعين سنة حين توفي ابو داود  
وفاته سنة مائتين وخمس سبعين سنة وكان ابو داود اكبر منه سبع وعشرين سنة كان ابن  
خمس مئة سنة عند وفاة الترمذي توفي سنة مائتين وتسع وستين وكان الترمذي اكبر منه  
بعشرين سنة وكان ابن اربع وستين سنة حين توفي النسائي وفاته سنة ثلث وثلاثمائة  
وكان النسائي اكبر منه باربع عشرة سنة وكان ابن اربع والاربعين سنة معين توفي ابن ماجة و  
فاته سنة مائتين وثلث وستين وكان ابن ماجة اكبر منه بعشرين سنة بل خدا درك زمان احمد  
وكان ابن اثني عشر عاما حين توفي احمد وفاته سنة احدى والاربعين ومائتين كان احمد اكبر  
منه خمس وخمسين سنة وكان ابن ست وعشرين سنة حين توفي الدارمي وكان الدارمي  
اكبر منه ثمان واربعين سنة وكان ابن اربع سنين عند وفاة يحيى بن معين توفي سنة ثلث  
وثلاثين مائتين وكان ابن خمسة حين توفي علي بن المديني سنة حرمه الله تعالى عليهم اجمعين ١٢

قوله البخاري الخواص

قوله الغندر اقول ليس هو غندر محمد بن جعفر صاحب شعبة من رجال السنة لانه من الطبقة  
التاسعة من اتباع التابعين قد يم الوقاة مات سنة ٩٣ له كافي الميزان فاتي يلاقيه الطحاوي  
فان كان محمد بن جعفر غير التاخر منه مشهور الغندر والافوهم والله تعالى اعلم



ثم طهر محمد بن محمد قال صدق وان في الحديث مائة نفس كلهم يسمى محمد بن حفص وعلقب بعند  
 احدهم نذر التميز والطمح اوى والمنوفى سنة ٢٠ ذكرهم جميعا حافظ الذبي في تركة احواف  
 في الطبقة الثانية عشر في ترجمة نذر الحافظ المذكور وسناني اوشك السبعة ١٢

قوله حدثنا محمد بن خزيمة ثقة قاله في المنبر ١٢

قوله حدثنا ابراهيم بن ابي داود ١٢

قوله لكاتب قتيبة كان حنفيا وشرح جليل في فضائل الانبياء ١٢

قوله لكاتب قتيبة فاضل مصر وحدثنا مائة سنة سبعين مائة قاله في تركة احواف ج ١٢

تحت ذكر داود الناصري وهو ثقة صحيح الامام الطحاوي في باب جوار البرص ١٢

قوله حدثنا ابراهيم بن مرزوق بن ابراهيم بن مرزوق بن دينار الاموي البصري

نزول مصر قد كثر منه الامام في نذر الكتاب ثقة علم قبل موته فكان يخفي ولا يصرح

على ما في التقريب روى عنه النسائي على ما فيه ايضا دون قال للمزي لم اوقف على

روايته عنه ١٢

قوله ابن خالد ابو الوليد بن الوليد ١٢

قوله وعبد الملك بن ابراهيم بن جريح ١٢

قوله حدثنا اسمعيل بن جبري خال الطحاوي ١٢

قوله ثنا محمد بن ادريس بن الامام الشافعي ١٢

قوله حدثنا اسحق بن المزي

قوله ثنا محمد الشافعي ١٢

قوله وذلك بعد اى متاخر عنه بكثير ١٢

قوله مالم يصرح بالفضل لاحسن مالم يصرح فامتنع ١٢

قوا ولا تضاد حاصل فثبت الطحاوي بهذا ان اول وقت العصر حين يصير لل

١٢

١٢

١٢

صلوات  
 صلاة  
 صلاة

كتاب الصلاة

كل شيء مثليته وآخر وقته المستحب حين يصير مثليه وآخر وقته مطلقا حين تصفر الشمس الى  
ومنه الى الغروب وقت مهمل ١٢

قوله يخرج بدخوله الى بدخول وقت الاصفر ١٢

قوله من حجة الاخيرين وهم اثنتا عشرة ١٢

قوله من حجة الاخيرين القائلين ان آخر وقت العصر الى غروب الشمس ١٢

قوله في ذلك الوقت فدل على ان وقت العصر باق بعد

قوله في الحديث وهو صلاة عصر اليوم ١٢

قوله واما وجه النظر فاما كيد ما اختار اولاً ان آخر وقت العصر حين الاصفر ١٢

قوله وقت العصر هو ما قبل اصفر الشمس ١٢

قوله فكان كل وقت الفجر مطلقاً لا كعتيقه وفي العصر بعد ما صلح الفرضية ١٢

قوله ان غروب الشمس اي حين تصفر ١٢

قوله وان نفي رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم جواب عما احتج به الآخرون على موا

فنتبه ما بداء التطبيق بين حديث الادراك واحاديث النبي ١٢

قوله ناسخ هو اي لان النسخ مقدم على التطبيق عندنا لان فيه اعمال كل من

احكامين بينهما في وقته ١٢

قوله فهدا وجه النظر فقد اختار ان آخر وقت العصر الى والتغير لدا حال بطلان العصر هو

بدخول هذا الوقت الناقص كما في رد المحتار ١٢

قوله وهو قول ابو حنيفة رحمه الله اي ما تقدم من ان آخر وقت العصر الى غروب الشمس فكان

الاول ابدال هو بذلك ليفيد بعد ما رايه وكيسن مقابلته بهذا لكن لا حرج بعد

وضوح المراد فقد قدم ان ممن قال بذلك اي بان آخر وقت العصر هو غروب

ابو حنيفة وصاحبه امان الذي اختاره الطحاوي فمعلوم ان احدا من اثنتا



اشتهى لم يقل به بلهم انارونه الحسن بن زياد بن من وقت التغيير الى الغيب وقت مهمل  
كما حكاه عبد الامام حسن بن الحسن كافي اكلية وغيره ورواية النادرة باسمه قولنا  
القول بالقديم والسيد بن علي اعلم ١١

قوله حسن بن ابي عمير نقول هذا جده من ابي عمير على قول الامام لا نعم من استفتى هو البياض فان  
المراد بالظلمة للبطل لا يكون الظلمة المشرقة حيث هي بدو المغرب لا نسبة فليكن الظلمة  
المغربية واسوداد الافق جواربها وذلك هو غيوب البياض ١٢

قوله حسن بن يقين نافع نقول هذا ايضا دليل على قول الامام فان المراد قطعا لا فاق الغوي  
وغيوبه بالظلمة لا بالبياض كما لا يخفى ١٣  
قوله وان اخر وقتها المستحب ١٤

قوله حدثنا اسمعيل بن عمار عن ابي  
قوله قال ثنا محمد بن ابي  
قوله كل اصحاب نافع نقول لكن ما ابو عبد الله بن محمد مسلم اذ قال حدثنا محمد بن شافع قال

ما يحيى عن عبد الله قال اخبرني نافع ان ابن عمر كان اذا جده يسير مع جمع من الغوي و  
العشاء وجد ان الغيب اشفق ويقول ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كان اذا جده  
السيرة جمع من الغوي وعند العشاء الرندي اذ قال حدثنا هذا ما عتبة عن عبد الله بن  
عمر عن نافع عن ابن عمر انه استغث على بعض اهل نجد يسير واخر الغوي حتى غاب اشفق  
ثم نزل جمع بينهما ثم اجرهم ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كان يفعل ذلك اذا جده  
السيرة قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح خالجه هو جواب بان جمهور رواية القصة  
عن ابن عمر سالم وعبد الله بن واقد ونافع جمهور من روى عنه كفضل بن غزوان عنه  
ابي داود وابن جابر عنده وعند النسائي والطحاوي وعبد الله بن العلاء وعند ابي داود  
تحقيقات واعطاف بن خالد عند النسائي والطحاوي وعيسى بن ابيان في الجمع و

٩٣

٩٣

٩٣

٩٣

واسامة بن زيد عنده الطحاوي كلهم ذكر واما ما هو من تفسير لا يقبل التاويل ان النزول  
 وصلاة المغرب كانا قبل غروب الشفق فقول اليوب والقول يري ويحب اليوب  
 للضاد لان الفتحة واحدة ومن القواعد المسلمة عقلا ولفظا رد المحتمل الى المحتمل  
 لا عكسه وقد ذكرنا كل تلك الروايات في رسالتنا في هذا الباب ١٢

اقول وثالثه ايضا موسى بن عقبة فعنه عبد الرزاق عن معمر بن اليوب وموسى بن عقبة عن  
 نافع وفيه فاخر المغرب بعد غروب الشفق حتى ذهب شمس من الليل كما في النزقاني على  
 الموطا - واقوى الكل بالنجاشي في الجهاد باب السجدة حديثنا سعيد بن ابي مرجم اخبرنا  
 محمد بن جعفر قال اخبرني زيد بن جويان عن اسلم عن ابيه قال كنت مع عبد الله بن عمر بن الخطاب  
 تعالى عنها بطريق مكة فبلغني بن صفية بن عبد الله بن جعفر فاسرع السيرة حتى اذا  
 كان بعد غروب الشفق ثم نزل فصلى المغرب والعشاء يجمع بينهما وقال اني رأيت  
 النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اذا حجب السجدة اخر المغرب وجمع بينهما ١٢

قوله ما حديث عبد الله اقول نزلت من ربه صلى الله تعالى في الجواب فان الذي اجاب به  
 عن حديث اليوب جابر في حديث عبد الله ايضا لان القدر المرفوع منه ايضا يحمل عن بيان  
 للكيفية بان حديث ولا يفرق عبد الله بن جعفر بن عبد الله بن عمر بن الخطاب صلى الله تعالى عليه وسلم  
 على ما ذهبوا من الصلاة بعد غروب الشفق فكان المرفوع فيه بنسبا من نزل الوجه فان نزل  
 ما نزل على الحديث اليوب ايضا فانه اخبر انه صلى الله تعالى عليه وسلم كان يجمع وانا ازيد  
 ونتم جمع كذا فدل على ان هذا هو المراد في المرفوع ولو كان آراءه صلى الله تعالى عليه وسلم  
 في آخر الوقت كيف كان يسوغ ان يؤخرها عن الوقت بمسكا بذلك ونماهم كما في رسالتنا  
 حاضرة البحر من الواقع عن الجمع بين الصلاتين ١٢

قوله قال ثمال الحاشي بن محمد بن عبد الحميد عن اعيان الحفاظ صاحب المسند لكنه ليس بمحقق  
 قد اشرعنا فيه في هذا الكتاب وسماه في احاديث ٢٢ ص ٣٢٠ من تصنيفه ١٢



٩٢

قوله حدثنا ربع المؤذن هو ابن سليمان المرادي ابو محمد اعطى كتاب الشافعي ثقة  
من احوال عشرة ١٢

قوله قال حدثنا بشر بن بكر هو التنيسي البجلي روى عن الاوزاعي وحرير بن عثمان وعبد الرحمن بن  
يزيد بن جابر وسعيد بن عبد العزيز ومجاعة وعبد الحميد الشافعي وجسيم وابريح المرادي وآخرين  
وثقة ابو زرعة وغيره كل ذلك في التقريب وقال في السبزان عند ذكره للتميز اما بشر بن بكر  
التنيسي فصدوق ثقة لا طعن فيه اهو وهو من رجال صحيح البخاري ١٢

قوله قال حدثني ابن جابر هو عبد الرحمن بن يزيد بن جابر ثقة من رجال السنة ١٢

قوله قال كناعه الى سيرة وفي كنعان العمل حرمة من ١٩ منسب للنسابة في صحيح البخاري  
عن ابي عون قال كان علي رضي الله تعالى عنه يؤخر العقر متى ترفع الشمس عن احيوان ١٥  
قوله عن يعقوب بن يوسف ١٢

٩٣

٩٤

قوله عن النعمان الامام الاعظم ١٢

قوله عن جابر بن عبد الله قلت في مصنف ابن ابي شيبة حدثنا مالك بن اسمعيل بن حسن  
بن صالح عن ابي الزبير بن جابر عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال من كان به امام  
فقرانه له قراءة وندب سند صحيح وكذا رواه ابو نعيم عن احسن بن صالح عن ابي الزبير ولم  
يزكر الحديث كذا في اطراف المزي ١٢ جوه النقي وتام به في مصنف ١٢

قوله عن جابر الجعفي ١٢

قوله وميت كلاما ١٢

قوله قال حدثنا يحيى بن سلام ضعيف الرازي قطني وقال ابن  
القول قال في التقريب صدوق خطي وروى بارفرض اهو واذا كان صدوقا فممكن يجهل  
الرفع بعد ما سمع ما سمع وانما الله عندنا والله تعالى اعلم ان ما هو كسمع الحديث مرفوعا  
وموقوفه كان يرويه على الوجهين وكان اسمعيل سمعه منه مرفوعا والآل ان حين

سمع الوقت قال له ارفعوه فقال له الامام خذوه بجلدة تاديبا له على اسناده راكبه على  
الشيخ وما كان ذلك ليمنوه من رواية سبعة من ارفع ١٢ حشر

قوله قال فقلت لك ارفعوه قلت ذكر البيهقي في خلافتها انه روى عن اسمعيل بن  
موسى السدي ايضا و اسمعيل صدوق وقال النسائي ليس به باس  
وقال ابن عديم رصته الناس ورواه عنه وانا انكره عليه الغلو في التشيع <sup>ص ١٢١</sup> <sup>١٢١</sup> الجوزي

<sup>١٢٢</sup> قوله عن زيد بن ثابت ورواه مسلم في باب سجود السلاوة ١٢

<sup>١٢٣</sup> قوله فاجابوا اثبتوا ١٢

<sup>١٢٤</sup> قوله في حال حرب هذا ما استقر عليه به بهينا وقد نظفت النقول عنه كتب الهندسب  
كالعشية والمصلحة والاسراج والامح والاشباه وفتح المعين ورد المحتار وغيره انه قال  
انما لا يقنيت عندنا في صلاة الفجر من غير طهارة فان وقعت فقتنته او بلبسته فلا باس  
به اخر فعلم انه في كتاب اخر له رحمه الله تعالى والذي قاله بهينا انما حط فيه كلامه على نفي  
جوب حيث قال انشع ليكون يجب المعنى سوى ذلك والله تعالى اعلم ١٢

<sup>١٢٥</sup> قوله وجب له اي ثبت ١٢

قوله في اشباه فعلم ان الدخول من غير الدخول غير داخل ١٢

قوله من السكاح الصحيح فعلم ان اخراج من غير الخرج به الامور قد بصير خارجا ١٢

قوله فكان قد ثبتت الاسباب سواء ثبتت بريد ان اسباب الدخول والباب  
الخروج كلها قد ثبتت شرعا ونحوه ونحوه اعلم خلافتها مع ذلك من خالف في  
الخروج قد خرج بخلاف من خالف في الدخول حيث لا يدخل اصلا ١٢

<sup>١٢٦</sup> قوله يشفع آخر بريد ان الترويج لا يكون على ركعتين قط بل على شفعين وذلك  
لا يصح في احدى عشرة ركعة الا يجعل او ثلثا اذ لو جعل واحد التقي الشفع الاخر



بعد تروحيتهن وصدق ولوجهن خمساً فذلك تروحيتهن وشفيع واحد لكن سبقه تروحيتهن يكون  
الاتباع السبع والترويح واحد ١٢

١٨٤ قول عن خالد بن ايمين العافري تابعي ارسلى حديثاً فذكره ابن عبد البر في الصحابة ثم انكر  
عليه بن ابي حاتم ايراد ذلك انكار عليهم فانه بن ايمره اخو اصحاب من القسم الرابع وذكره  
الحديث بعينه ولان البخاري رواه في تاريخه من هذا الطريق طريق عمرو بن شعيب  
وقال وقال ابو عمر لا يعرف في الصحابة ذلك فذكره غيره اي ابن ابي حاتم واما يعرف هذا عن عمرو  
بن شعيب بن سليمان بن يسار عن ابن عمر كذا قال وقد ذكره البخاري كما نرى احو ١٢

٢٨٨ قول لاصفة الفرض اقول جوابه واضح فان منتهى ليس نفس وجوب الفريضة بل وجوب  
القيام فيها دون المناقلة وسجدة التلاوة لا يجب فيها القيام ١٢

٢١٥ قول قال جلس رسول الله صلى الله عليه وسلم فخطب خطبة جالسا فخطبه دليل لاصحابنا  
ان القيام ليس في الخطبة فريضة ولا شرط لسمو ١٢

٢٨٣ قول فلم يكن ذلك اي ترك الصلاة على الجنازة في المسجد ١٢

قوله عند حاله اتمه عند المومنين ١٢

قوله حدثت فانها لم تسلم بالكراسه كما حدثت ١٢

قوله وقد حدثني هذا شروع في بيان الرواية الاخرى ١٢

٣٠١  
كتاب النكحة

قوله مثل قول ابي يوسف المذكور اولاً انه يحرم عليهم كل صدقة مطلقاً ١٢

قوله فبعضنا ناخذ فبعضنا يقول الا خبرناخذ اقول هذا معنى كلام الطحاوي ولذي لا  
محتمل به الا بوجوه وان قد اورد اولاً ما يؤيد حل الصدقات لغيري ما شتم ثم رده كلاً  
مرد له ثم قال تواترت الاحاديث بالتحريم فسرنا ثم قال لا نفهم شيئاً لنسخها ولا عارضها  
ثم شبه اركان الطلاق التحريم من جهة النظر وقال انه نذهب الاثمة الثلاثة ثم ذكر للا  
خلاف عن بعضه فافادنا لا خلاف عن اصحابنا في التحريم ثم ذكر رواية

الحواس بلطف التبريت ثم ذكر سنخ عن ابن حنيفة مثل قول أبي يوسف قبل ذكر  
 قوله لا بأس بوضف الاستحرام فوجب يكون هذا ذكر الرواية الأخرى وفيها قال فهذا  
 ناخذ فوجب أن يكون هو الكراداتر حيث ثم اخذ كرامتي أكرهها لموسم قبل كان يخرج ما لهم  
 وكثير منها لموسم ثم ذكر أنه يحتاج جواز العمالة وإن أبا يوسف لا يجزأ فيا سحر الله  
 إن كان امرأ يقول أبي يوسف أنا أخذت جواز الصدقات قبل كان أبو يوسف يجلها لهم  
 ويجزم العمالة فتتحقق عندي أن الامام الطحاوي إنما أخذ برواية الترخيم وأنه لا يكون  
 له إلى الجواز أصلاً حتى كرهها لموسم وإنما في عجب حاجب من العلماء حيث بسنوا إليه  
 الأخذ بالجواز وكأنه زاع بعض ذلك البصار أولاً ثم تناب الناس ليعتمدون عليه في النقل  
 من دون مراجعة وتدبر والله تعالى أعلم ١٢

٢٢٥ قوله حتى نسخ الشريعة وجعل الحكم هو ذلك من قبل ثم نسخ بنزول من الفجر في غايته  
 الخفاء على الظاهر أن الحكم هو هذا من الدليل وإنما اضعف معناه على بعض من لم يألف النبي  
 صلى الله تعالى عليه وسلم فنبه الله تعالى بالنزول من الفجر فأدرك الامام القاضي عياض ونقله  
 النووي في صياحه صحيح مسلم ٢٢٥ وسواء الظاهر والله تعالى أعلم - أما حديث مذليفة فأنما  
 معناه عندي على وجهين أحدهما بالغ في قرب الفجر فعبارة كذا وهي ما دونه ثلثه ومنها  
 قوله تعالى فليعلن أجلهن والثاني أن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم أخر أسحوراني قبل العجر  
 بحيث ظن خذ لفته رضي الله تعالى عنه طلوعه وما كان طلع وقد أكثرنا من نقلها من غير الو  
 جبين في رسالة حاجز البحر من الواقع عن جميع الصلاتين ١٢

٢٢٦ قوله فإن قلت أي عبرت بالزنا وتم نقل تنزوح ١٢

قوله الواطى صفة المتزوج ١٢

قوله على ذلك رنكاح ١٢

١٥٩ قوله منصرفاً سال من النساء في مروت وكان الأحسن في العبارة أن يقدّمها إلى قرب

مجلد دوم  
 كتاب الحدود

كتاب السب









قوله عن ابن علقمة انظر فان الظاهر ان صوابه عن ابن عمر عن ابيه ١٢

ص ٣٢٤ قوله عن الشيباني ابي اسحق ١٢

ص ٣٢٨ قوله حدثنا ابو بكر بن قتيبة البكر اوى ثقة ١٢

قوله قال حدثنا ابو احمد الزبيري محمد بن عبد الله بن الزبير بن عمرو بن ابو الثوري الامام ١٢

قوله قال حدثنا ابو احمد الزبيري ثقة ثبت من رجال الستة الاله قد خطفي في حديث الثوري

قوله عن علي بن نديم ثقة روى بالشيخ من رجال الاربعة ١٢

قوله عن قيس بن حبة ثقة من رجال ابي داود ١٢

قوله حدثنا محمد بن حريمة ثقة نص عليه في المنبر ١٢

قوله قال حدثنا عثمان بن الحصين ثقة خضر فصار يلقن من رجال البخاري والنسائي من كتاب

العاشر ١٢

قوله قال حدثنا عوف بن ابي جميلة ثقة من رجال الستة روى بالقدرة والشيخ ١٢

قوله قال حدثني ابو القموص ثقة من الاربعة من رجال ابي داود ١٢ دست نص لمحقق على

الاطلاق في باب الشبه في القبح ان الذي اخذ من غيره اذ لم يعلم اخذه لوجه التغير وكان في

الامم ارباع لم ينزل حديثه عن درجة احسن ١٢

قوله ولور صوابه ثور بالمشقة ١٢

قوله واليسر صوابه النسر بالنون ١٢

ص ٣٤٣

كتاب الكراهية -

قوله حدثنا ابن ابي داود وصحبه ابراهيم ١٢ قوله ياي صوابه بالناء ١٢

قوله حدثنا ابن ابي داود لقول الحمد لله وقدره قوله وان لا يجله صوابه والا يجله

قوله حدثنا ابن ابي داود اسمه ابراهيم ١٢

قوله حدثنا ابن ابي داود اقول الحمد لله وقدره الامام احمد في مسنده في

مسند عبد الله بن عمرو رضي الله تعالى عنهما ج ٢ ص ٢١٠ فقال حدثنا محمد بن ابي بكر

ثنا ابو محشر البراء ثني صدقة بن شبيبته ثني معن بن ثعلبة المازني والحكي بعد ثني الا  
عش المازني قال استيت النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فالتشدته بايا ملك الناس وديان  
العرب الى لقبيت ذرية من الذر ب غدوق الغنم الطوام في حجب فخالقني تنزع عجب  
اخلفت العبد وطلت بالذنب ومن شر غائب من غلب اهر اقول وتابع البراء  
عوف بن نهمس بن الحسن عن صدقة بن شبيبته عند عبد الله بن احمد في زيادات  
المسند في الاصابة ج ٢ ص ٢٤٩ واخرجه احمد من وجه آخر من طريق كنجيد بن  
امين بن ذرورة بن فضالة بن طريف عن ابيه امين عن ابيه ذرورة عن ابيه فضالة  
ان رجلا منهم يقال له الاعشى اثم وخبه في السور يا سيد الناس وديان العرب ومن يدا  
الطريق اخرجه ابن الى عاصم وبنحوه وابن السكن وقالوا يا ملك الناس او يا ملك الناس  
على اختلاف نسخ الاصابة في فضالة بن طريف ج ٢ ص ٢٤٩

قوله قال ثنا المقدسي بن محمد بن ابي بكر بن علي ثقة من العاشرة من رجال الشيخين والنسائي  
قوله قال ثنا ابو محشر البراء يوسف بن يزيد من رجال الشيخين صدوق با احوال  
قوله والحكي بعد صواب والحكي بعد اى ومعدني بعد با حديث قبيلة بني مازن كلهم وكثير منهم  
قوله قال حديثي اعشى المازني هكذا سوي لا زاد في مسند الامام احمد وفي الاصابة من زيا  
دات المسند لابن الامام قالوا حديثي اعشى اعادوه الضمير الى معن والحكي كلهم  
قوله العجبا صوابه الغنم اى اطلب لها ١٢

٣٤٤ قوله قال سألت سعيد صوابه سعيد بن اسود بن ابي وقاص وسياقي على الصواب ١٢  
٣٤٥ قوله فيقول من اعدى الاول المقبول من اعدى لما مخدوف اى يقول بالبعدوى ثم رد  
عليه بقوله من اعدى الاول ١٢

٣٤٩ قوله بن مع حب البلاء الذي في جامع الصغير هو زيا لام الطحاوي كحل باللام ١٢  
٣٨٢ قوله التخيير بينه وبين احد من الانبياء تنبيهه جيب التنبيه له اقول وموجهه بى



الحمد مراد الامام سيد الكلام النبي من التفصيل الجودي والعياد بالبدن الى تنقيص غيره  
 من الانبياء صلى الله تعالى عليه وسلم كما هو احد التاويلات عند العلماء في حديث الاختيار  
 بين الانبياء والا فالامام نفسه صرح في كتابه المستغاب بمشاكل الاثار بما  
 خذ منته بعد ذكر احاديث في فضله صلى الله تعالى عليه وسلم فاعلمنا انه صلى الله تعالى عليه وسلم  
 اعطى منزلة فوق منزلة من قبله من الانبياء اجمعين ثم زاده الله تعالى بان عينه ان الناس  
 جميعا خلاف غيره من الانبياء وانزل عليه قلوب بايحاء الناس اني رسول الله اليكم  
 جميعا وقال صلى الله تعالى عليه وسلم اعطيت خمساً لم يؤت مني احد قبلي (ذكره باسانيد ثم  
 اسند من ابى هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فقلت  
 على الانبياء والمست حديث (قال) ففني هذا ما قد دل على فضله على جميع الانبياء وقوله  
 صلى الله تعالى عليه وسلم لا تخيروني على موسى وما روى عنه مع سلمان عليه وسلم لا ينبغي  
 لاحد ان يقول انما خير من يونس حيث قال قبل عليهم بتفضيل الله تعالى اياه على  
 جميع خلقه وكذا اجاب صلى الله تعالى عليه وسلم لمن قال له يا خير البرية فقال ذاك الى ابراهيم  
 حيث ان يونس قبل ان يتخلف الله خليفاً فلما جده خيراً عاد بالخلق من الله تعالى بمنزلة ابراهيم  
 في الخلقة وهي محبة التي لا تحب فوقها وزاد عليه بذكره صلى الله تعالى عليه وسلم في حال يذكر  
 فيه ابراهيم عليه السلام والتسليم في التاويل والاقامة واعطاه في الآخرة المقام المحمود  
 الذي لم يحيط به غيره صلى الله تعالى عليه وسلم (ثم اسند في ذلك احاديث ثم قال) فالمقام  
 المحمود ما انتقصه الله تعالى به في الآخرة حتى يغبطه به المؤمن والآخر ففني هذا حكمه دليل  
 ان ما قاله صلى الله تعالى عليه وسلم في ابراهيم موسى ويونس عليهم السلام انما كان ذلك  
 قبل اعطائه اياه وقوله صلى الله تعالى عليه وسلم لا تخيروا بين انبياء الله محمول على التفصيل  
 بآرائنا من غير توقف فلما ما بينه لنا فقد اطلقه لنا امر مختصراً فقد انه حرم الله تعالى  
 على جميع الاحاديث المذكورة ههنا في هذا الباب وذكر الاحواب الصواب عن كل منها فردا

فردا و افصح با هو معتقد المسلمين قرنا فوقنا فاحمد الله الذي كشف الغممة و فرج  
 عن هذا العبد الاذلي نعمة فلهذا كان افضل على كتابه ههنا و حاله في منقوص يوم  
 شد بدة العناء و كنت اسكن قلبي قائل كذا يا هذا ان هذا الامام جليل حوى من احوال  
 دنيته ما لم يكون احد بعده بل لم يكن في جامعة الفقه و الحديث احد من اهل بيت  
 حتى العجاري و سما من دونهما صلوات الله تعالى فكيف يحتمل ان تقضي عليه باحاديث  
 المتواترة القطعية الاية في النفس صليل مطلق و لنبينا صلوات الله تعالى عليه و سلم  
 محيي الشمس في الوجة النبار اتم كيف يتصور ان يتوقف مثل هذا امام في ما اجتمعت  
 عليه الامم من لدن الصحابة الكبار لكن كان قلبي يبارعني و يباريني نفوز اهما بوطيعة  
 فلما به هذا الكلام حتى كدت و العياذ بالله ان اخرج الطحاوي من قلبي الى ان تدر  
 كني رحمة ربى و وقفت على كلام الامام في مشكل الاثار فحمل المشكل و ازال الغبار  
 و الحمد لله العزيز الغفار ١٢

٣٩٨ قوله قال لا تعب و انزل جوابه لا تعب و ١٢

٣٩٩ قوله ان حديث عبد الله بن عمر المصنف به في اول الباب ١٢

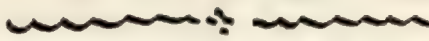
٤٠٠ قوله ابن ابي عمير جوابه ابن اخته بالمشقة الفوقية مكان التهمة ١١

٤٠١ قوله كضلع بن سليمان قال الدارقطني خيلون فيه و لا بأس به ١٢ من ان الله تعالى



## حاشیہ عمدۃ القاری شرح بخاری

علامہ بے عدیل، فقیہ بے مثیل، قاضی القضاۃ بدرالدین عینی کی مشہور و معروف شرح بخاری ہے۔ احناف میں یہ شرح بہت مقبول ہے۔ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ کا حاشیہ اسی شرح بخاری موسومہ بعمدۃ القاری پر ہے۔ عمدۃ القاری کے مصنف کے حالات شرح معانی الآثار کے سلسلے میں مطالعہ کیجئے۔







قوله قلت هذا كلام سوء دياساوى سماءه اقول في ضعفه ايضا رواه قتيبي وابو بصير كافي  
المرقاة نقله من الشيخ <sup>١٢</sup> ثم خبرني ان خطاه وضع في المرقاة ونما نقل ذلك الكلام  
في حديث ابي هريرة جمع في باب ٢

قوله انما فعله لشغل بامر الله عليه اقول في سبب تدنيان السبابة لا تضعه قائما ١٢  
قوله انما لما في في العلم اقول بما اذا انتم الى قال عياضى سلاح وجها ١٣

قوله لا يثبت السبابة عليه من تلقا لعل هو يكون العرف الذي يثبت من السبابة عليه ما ترفعا  
وذلك كافي المرقاة قال اللبيري قيل كان ما يقابل من السبابة عاليا ومن خلفه  
لو لم يثبت السبابة مستقفا الى ضعفه ولو لم يثبت السبابة بالهباد او غيره لكان من ١٤

قوله من علي بن اسد في المحابن قلت وفي المرقاة عن مسدد وفي الغيب عن عبد الله  
وعن موسى بن اسمعيل ومن ١٥

قوله واخرجه ابو داود في الصغرة قلت بل رايته في احمد ١٦

قوله واني خما بان قد اتممت رايت في حدود من محمد بن ابي ١٧

قوله واخرجه النسائي في المحابن اقول في ترجمته في الصغرة من ١٨  
الترغوي في بن بابويه في حدود في الغيب معا عن خصم ابن اعلى الجعفي ١٩

قوله وقال يعقوب الواقدي هو ابن حجر العسقلاني ٢٠

قوله وهو احمد مشايخ امامه اللوام الشافعي رضي الله تعالى عنه ٢١

قوله ولم يذكره الا بول الخول قد جمع من روايات تمام وشعبة وسعيد بن ابى عروبة  
كلهم عن قتادة اخرج جميعها البخاري في الطب والركوة والسوازي على الولاء وجمع  
ايضا من طريق ابي قلادة عن انس عند البخاري في المحابن في الوضوء وفي اجتهاد وفي  
في التفسير وفي الحديث ومن طريق حميد بن عمار بن سبب عن انس بن مالك في الحدود وفي ٢٢

قوله والحديث رواه ابو هريرة اقول وابن عمر رواه ابو داود وفي اختصار الحدود - وهو الحديث

رواه ابن ماجه في الحدود والنسائي في المحاربة وابن ماجة رواه الحسن بن علي في كلام الاخلاق

كما في الدر المنتهى ٢٤١٥ وجبر بن عبد الله الجهمي كما في ابن جرير ص ١٢

قوله رواه ابو هريرة اخرجه عبد الرزاق لكن قال فيه رجال من بني خزيمة كما في الدر المنتهى ص ١٢

قوله قال اخرون انه من سنة الدين وهو الاقوى اقول هذا يعارض الاولين ومثون المذهب

على الاول وقد تقدم رواه ١٥١٣ ان باب السواك من احكام الوضوء عند الاكثريين ١٢

قوله قال سالت عائشة فذكرت هذا الحديث اقول المراد غير احولة الحد بطله لحديثها يعارض

الله تعالى منها ما ريت صاع الدنق على عبيدك ولا راي مني ١٢

قوله فان الذي لا ينحس بالموت لامة اي مسلم الكا في نصيبه بالعين بالاجماع ١٢

قوله احدها ان يكون احد لفظي الكون رايد اقول للاضافة فان الاول يدل على حكاية

الماضي والثاني على وقوعه مكررا ١٢

قوله على انها اسم كانت لعله غيره لا احتمال بأنه حسن بعدم الا صحة للتبادر إليه من في

اول نظر والله تعالى اعلم ١٢

قوله اما الشافعية فانهم رخوا الصحة مطلقا سبأ ج ه هـ ان هذا اقول بعض الشافعية

وان الدمام الشافعي معناه ١٢

قوله اخرج البخاري ايضا في اللباس سبأ ج هـ هـ مواقع اخر خرج فيها ١٢

قوله عن محمد بن عزة عن عولبة اقول سقط بينهما شرب الي زائدة اخرجه في باب القبعة

الحرام من آدم ١٢

قوله فان العقر بالكف لا يتصور اقول العقر عاق الكف نقرا بقوله اقول حريم بيده

وقد تقدم بيده ١٢

قوله فضا ليس فيه شيء يشتره في ابن ماجة في العبد بن سنة ١٢





بالاذن تاويل ١٢

قوله حتى ساوى الظل يطول يتناول اي ما يقول في هذا الزمان ابر مرة بعد اخرى و  
يجوز ان يتعلق بمقدار اي اخرنا حتى انما افان سراج ١٢

قوله المثل سواء التل ١٢

قوله كل حتى متليق ايات عديدة اي فان قليل يسع صلاة الفجر لا سيما في السفر ونداء الفجر جدا  
ورندي ذكر المثل في انما يتبين على نعم مساواة حال التناول حال الدنيا والاشا غصنة في الظلال  
الشواخص لها ما دلت طول التناول بها وهو باطل بشهادة المشاهدة وشهادة اكاير  
الشافعية كالامام النووي وابن الاثير الجزري والقسطلاني وغيرهم ان الظل لا يحصل  
للمثل الا بعد الزوال بكثير حتى صرح ابن الاثير بحدوث الظل مثل بعد ذلك الكثرة  
الفجر فله تساويها لظلالها في اواسط المثل الثاني قطعوا ١٢

قوله لكونها من اتقل الصلاة على المتأقين اخرج بخروج واحدة فان شفعه دم انا خلبها  
على منعه من الخروج بالليل وح مدبره سوان بالصبح ١٢

قوله والذي يدل عليه سائر الروايات هذا كمله البياضي وسياقي ارد غير في الفسفة انما بانه ١٢

قوله رواه السراج اقول بل يوفى صحيح مسلم - وايضا ذكره قريبا ١٢

قوله ولعله ياتي في بقتل صلاة العشاء ١٢

قوله حدثنا عجلان عنه اي عن ربيعة الذي عنه حديث الباب ١٢

قوله وقال بعضهم يعني انما فقط في الفسفة

قوله ولا سند وبما في صحيح مسلم عن ربيعة رفسه الشارح في سياقي في بناء

اول ١٢

قوله عن ابن مسعود رضي الله تعالى عنه اي هو اقدم من انما من على توفي سنة م وم على

قوله بان الواجب يجوز تركه لاهو اوجب منه فقد حج مثل ذلك في الجمعة عند مسلم في





يوم القيمة على ترك الصلاة لقوله تعالى عنهم لم تك من المصلين وقد فهم الله تعالى بقوله لا  
يأتون الصلاة الا كسالى وموسجدين تعالى عليهم بهم وبانهم للصلاة لم يسلموا او شطوا  
فهم في الاخبار بانهم منقطع بالغة حتى تعدى الحكم وانذار المؤمنين ان يفعلوا مثل ما فعلوا وبما جعله فليس  
فيما ذكره وما يقتضيه بانهم مؤمنون وفي النفس حديث ما يشهد بانهم لا يدخل الايمان في قلوبهم وذلك  
قوله انما يتعبدونهم والذوق نفس بيده يو علم انهم رذيلة تركوا سمينا حديث فضل الذين برجل  
من اعداء المسلمين ان وجد ان ق سمين احب اليه من شهيد الصلاة في مسجد يدرسه مع الله  
تعالى ما به ولم يخلف سيد المرسلين صلى الله تعالى عليه وسلم فليف ليعلم بانهم الذين شهد الله بانهم  
حبب اليهم الايمان وزينده في قلوبهم وكره اليهم الكفر والفسوق والعصيان انما يتأتى بذلك  
للذين اذا قيل لهم تعالوا يستغفر لكم رسول الله لو داروا وتسليم وانهم يهدون وهم متكبرون  
كذلك الشقي الذكبر والكاهن الجمل الاحمر واضربا برجمه الله الامام الغوى حيث قال للذين  
بالمؤمنين من الصحابة انهم يوشرون العلم السمين على حضور الجماعة مع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم  
ومنى بيده اهو وبدا عبد الدين مسود رضى الله تعالى عنه شابه ابائه لقد رثينا وما يتخلف عن  
الصلاة الا لما نطق قد علم نفاقه ومريض ان كان المريض يمتنع بين جلوس حتى ياتي الصلاة  
فتبين ان الحديث وارد في المنافقين الكافرين بهدان ورده فيهم لا يخص احكم بهم كما  
نفس عليه القاري مود في المرات ولله تعالى اعلم ١٢

قوله منها شرعا اي من النية ١٣

قوله عند المائدة اشتد اسم القصد انني سوانته ١٣

قوله ولا يعتد بافعله ومعنى الحديث كان يريد والله تعالى اعلم انه لا يعتد به في اشتغال  
امر متبوعة بل يكون انما مخالفا لانه لا يعتد به في جوار الصلاة ووضحة القدوة فانه  
خلاف المنصوص عليه في تنبيه المذنب والله تعالى اعلم ١٤



١٤٠

الجلد الثالث ص ٧

قوله وانما مراده الذي في باب الحج اي في قوله مع سدغاي عليه ولم وليقطعا اسفل من الكعبين

قوله اذ لم ينالوا اسلوة شأوه ١٢

١١١ ص

قوله وبما روى عنه الهباني في تعذيب التمار صواب الهباني ١٢

٢٢٢ ص

قوله وينزل من تابيت قلت ولا ضاع عن زيد بن ثابت عند احمد ١٢

وفيه ١٣ عن سعد بن عباد في صلاة صلى الله عليه وسلم على ام سلمة وبنها بشيرا قد رواه  
الترمذي عن سعيد بن المسيب مرسل ١٢

وفيه ١٤ عن الحسن بن محبوب عن الهباني وغيره ورسل احديث عند مختصر ١٢

وفيه ١٥ عن ابى امامة بن عتبة ذكره الرزقاني في شرح الموطا فهم خمسة ١٢

٢٢٣ ص

قوله ذراد بعد ما ومن لفظ بعد ما قبله ١٢

قوله لما حدثت ابى هريرة فمتفق عليه بل رواه مسنده ١٢

قوله ولما حدثت ابى قتادة رواه البيهقي عنه قد ت وقته حاتم وشيخ كافي لغيره ١٢

٢٢٤ ص

قلت وفيه جواز البناء في المصلي يعرف بدليل قوله قلت انه اعلم الذي اخبر قال استام

في باباتي صلاة العلم بغيره من مائل من بناء ووضوح حجر انصب نحو اخوه يعرف المصلي ١٢

قوله وفي رواية الى قوله داود رضي الله عنه لم يطلب قلت بل هو بهذه اللفاظ عنده في الامام ١١

٢٢٥ ص

قوله قال في الشرح ويعني الشواهد منه لاي حول نفس انس البديهة في قوله منه ١٢

٢٢٦ ص

قوله ولم يحدث الفساد في الكل الى هنا طلع الكرواني على ما يدل عليه سياق وقوله الذي

يقول ما خلفنا وما قاله من شافعي المحلول عليه عندنا لا خلاف في الشواهد مطلقا كما

تقدم ٢٢٨ ص بل والعجائب ايضا على المذهب المنصف به كافي في التنوير والدور من عادة

بذرا الامام نقل كلام شافعي او ما كان والسكوت عليه عن لا يعرف يتوهم انه المختار

عنده وليس كذلك بل قد ايسر واقل خارجة عن المذهب ولا يلزم الى ذكر المذهب ومنشؤه

رأى خذ عن شافع والمالكية ولم يتعن قول الخليفة فهذا الامام ايا به كما هو غير

عاز اليه ولا يرد عليه فثبت ١٢

قوله وكان اذا جلس رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم على المنبر اذن على المسجد  
الطهران هذه رواية ابن اسحق عن الزهري عن الطبراني يدل عليه ما وقع الباري ١٢

قوله ما روى الزهري عن السائب بن يزيد الطبراني

كلمة سقطت من هذا لفظ الباب لان هذه رواية الطبراني وقد قال الشارح فيما ياتي حاشيا  
في رواية ابي داود كان يؤذن على باب المسجد وكذا في رواية الطبراني اهـ وكف وقد ثبت  
في رواية ابي داود والطبراني معا كونه بين يديه صلى الله تعالى عليه وسلم واذان على سطح  
المسجد لم يكن بين يديه وفي فتح الباري آخر حاشيا ١٢ في سياق ابن اسحق عن الطبراني وغيره

عن الزهري في هذا الحديث ان بلالا كان يؤذن على باب المسجد اهـ ١٢

قوله علي بن محبوب في هذا وكفى فلو جبه الكريم الحمد في الاولى والاخرى ١٢

قوله وقيل كل موضع فيه منبه وقاض لحد الفقيه امير ١٢

قوله ووقع في تفسير موبين عن الضحاك يعني التفسير الذي يرد يشرح به جوهر عن الضحاك

وقع فيه من زيادة الراوي عن برد بن سنان انه كما اخذ الحافظ في الفتح وليس معنى

ان الضحاك يروي عن برد كما توهمه عبارة الكتاب ١٢

قوله خارج في السجدة صوابه من كافي الفتح ١٢

قوله وهو سنة من رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ما تية فيه قط ولعل به واما الاذان الثاني

فهو سنة اجم وليس في الفتح اذ قوله بكثرة ما سئل ١١

قوله لكن في رواية الى حمزة تغذت انصار رواية عبيد بن حميد ان الامام كان عليه في

عامته فلاحه عشرين ثم زاد الثالث ١٢

قوله بين يدي الامام ونفس عليه الشافعي اقول لا يدل عليه بل بيان ان لا يحمل في رواية ما رواه

يدل على ان النداء عنده واصل

١٢

١٢

١٢





المشافعي المتوفى سنة ١٢٤ هـ كافي الكشف ١٢

قوله واختاره في التلويح وذهب أبو حنيفة وأصحابه شرح الجاسع الصحيح للإمام الحافظ علاء

الدين مغلطاني بن قايح التركي المصري الكندي المتوفى سنة ٤٩٠ هـ كافي الكشف ١٥

قوله قلت لم يذكره سنن أبي يعقوب في قول إمام الزرقاني في شرح الموطأ عند عبد الرزاق ١٢

قوله عن إمام داود عن سليمان بن يحيى صوابه أبي داود ١٢

قوله وأخرج ابن أبي شيبة في بعض النسخ وليس في النسخ المشهورة ١٢

قوله وعن عمرو بن مرزوق صوابه عمرو بن سواد ١٢

قوله فإن قلت روى إمام بن راهويه رواه عن إمام جعفر بن أبي كافي الميزاني في ترجمته

السنن وقد تفرغ جعفر عن كافي إرشاد الساري ج ٢ ص ١٢٤ ١٢

قوله وذكر بعض السلف هو عبدة الساماني السامعي كافي الزرقاني في الموطأ ١٢ والحسن بن سعيد كافي ص ١٢

قوله قال أبو حنيفة في صحيح مسلم أي عن النبي صلى الله عليه وسلم

قوله صلاة الليل ثم روى عنها الحديث ١٢

قوله ويكره أن يقوم كل الليل أي أبدأ بالليل ثم بغيره بالبدن أما أحاديث بعض

أئمة السنن فلا يكرهه كإسباني ١٢

قوله وروى النسائي من حديث عائشة قلت بل هو عند مسلم وأبي داود وغيرهما - ١٢

قوله من رواية أبي محمد بن محمد بن أبي قتادة صوابه عن كافي إمام الحسن بن سعيد عن

أبي قتادة كافي نصب الرتبة ص ١٢٧ ١٢

قوله ولكنه غير بعيد لأن الطحاوي قلت بالسجدة المذكورة عن عقبته عند الشيخين

وأبي داود والنسائي ١٢

قوله لأن زورات لم يلقه أقول قد تقدم من رسول الله صلى الله عليه وسلم ما رواه أبو يعقوب ١٢



- ٨٤٠  
قوله وفي رواية اخرى لم ذكر عندنا شئ بل بها وسياق في البخاري في قصة النبي صلى الله عليه وسلم ج ٥ ص ١٥٩
- ١٣٨٥  
قوله فان قلت روى محمد بن منصور ثقة امام مشهور مصنف من الرجال الستة ١٥
- قوله عن حماد بن زيد ثقة ثبت فقيه ١٢
- قوله عن كثير بن سفيان ثقة صدوق خطي ١٥
- ١٥١٥  
قوله فلا بأس به هذا قول ابن القاسم المالكي وعنه نقل في هذا الكتاب ١٥
- ١٥٤٥  
قوله هذا الحديث في كتاب الجنائز وقيل الباب لجمعة في باب وفود الصبيان ج ٢ ص ٢٢٢
- قوله في موضعين في باب الصفوف على الجنائز اقول بل اكثر في باب صفوف الصبيان مع الرجال في الجنائز ص ١٣٢ ١٥
- ١٦٣٥  
قوله احترام المقابر يعلم من ان القول بالاجواز لا ينافي القول بالاحترام ان معنى الاجواز عدم التحريم ١٢
- قوله ليس في حديث اي حديث الباب يسمع حذف يعاليم ١٢
- قوله وذلك لا يقضي بالحق هذا صحيح بلا شك ١٢
- قوله لما بقية للترجمة غير ظاهر اقول بل ظاهرة ان معنى الترجمة ان الفاذا سلم عند موته اي قبل الغزاة لقوله ذلك هو ثابت بالحديث شيوخنا بيننا اذ يوم ينفع الامره بكما لا يوم حين الغزاة ولا يلقن الفاذا ١٢
- ٢٠٣٥  
قوله وسند الحاكم في غير الشا والسند قال لم ار الوفا وبهذا الوعد في هذا بابا انما حال الكلام على ما مر في كتاب احوالنا باب من الميامن ان لا يستتبه من بويه ١٢
- ٢٢٥٥  
قوله وقد ذكرنا هنا بابا في الفاذا لم يذكر في ما كفي ١٢
- ٢٥٠٥  
١ قوله محمد بن ابي بكر صلوات الله تعالى عليه وعليهما بآر وسلم ١٢  
٢ قوله محمد بن ابي بكر صلوات الله تعالى عليه وعليهما بآر وسلم ١  
٣ قوله محمد بن ابي بكر صلوات الله تعالى عليه وعليهما بآر وسلم ١٢





عن ابي الزبير عن جابر كان في الصلاة ١٢

قوله من رواية هشام الدستوائي عنه سبب من ابي الزبير عن جابر كان في الصلاة ١٢  
رواه عنه موقوف كما هو ظاهر في الكتاب والرواية وعلم ١٢

ص ٨١

قوله وليس بحجة عند الأكثرين سبرج عن هذا ص ٨٢ ١٢

قوله في الذي من السبع صواب من السبع ١٢

ص ٨٢

قوله واللام يكن للتخصيص على نفس فائدة تبع فيه صاحب البداية وقدم عليه خلافا ١٢

ص ٢٠٤

قوله انه لم يقع فيه الا على وحدة كيف بدأ مع ما في الحديث الذي كان ربا اذا اراد الصوم ١٢

قوله قال يودود اللبادي الذي في الشهاب ج ص ٢٨٢ يودود ١٢

قوله ولا ح لنا الصبح فيه انما فعل جوابا في شهاب ولا ح من الصبح ١٢

ص ٢٤٨

قوله لا يقبل الليل بمعناه الحقيقي ١٢

قوله الا اذا احرس النهار بمعناه الحقيقي ١٢

قوله ولا يدبر النهار بمعناه الحقيقي ١٢

ص ٦٨٤  
الجلد السادس

قوله ان يموت ثانيا اقول لكن لا يحيل ان يصعق ١٢

قوله ان المستغنين احياء ولم يموتوا ولا يموتون اقول لم يستغنون من الصعق بمعنى الموت ولا

مانع من دخولهم في محاسبة الصعق بمعنى الغشي فهو مستغنى من الصعق بمعنى الدخا ١٢

قوله وقال بعضهم يحتمل ان يكون موسى ممن لم يموت لا اذى من على هذا البعض فان لم اره لاني ١٢

ص ٦٩

قوله وقال النووي يحتمل انه صلى الله عليه وسلم هو ايضا من حلام القاضي لقوله النووي واقره ١٢

قوله العرش ثم ينظر ثانيا الى حجة اخرى اي في هذه المدة يفيق موسى بعد سبع الساعات ثم

ويتعلق بالعرش ثم ينظر ثانيا الى حجة اخرى اي في هذه المدة يفيق موسى بعد سبع الساعات ثم  
والسلام وكانه اوحى اليه صلى الله عليه وسلم انك تخرج من قبرك ثم وانا اتي العرش

فتجد موسى فاحتمل عنده ان يكون لفاق قبيله لم يصعق ثم علم لجه انه صاع السوق لم يصعق  
اول من منشق عند الدرس ١٢

قوله وقيل انه مختص بهذا الموضع اي جرت به ابداء الشرف صاع الد تعالى عند علم من دون  
ان يحسن كتابته رسمه ايضا فكان معجزة اخرى ١٢

قوله وقيل كذب واما قوله وما كنت تشكواي احسن الكتاب وكتب بالقصد ففارق القول  
الاول باللفظ الأخير والثاني بالاول فان من لا ادري الا وضع رسمه لبعض المكون للاقبال  
له ان حسن الكتابية وهذا الثالث قول الى الويد للباحث في شرحه الى دراهم وروى الى الفتح السبكي  
والاول قول شيخه الى جعفر السمناني الحنفى وابن الجوزى والثاني قول بعض اخرى واهق قول الجمهور  
انه صاع الد تعالى علم لم يكتب قط شيئا فذا لا تارة وقد يفرق بينهما المكان للملوك والاعمال  
انه صاع الد تعالى علم لم يكتب به وكتابه الخاصة قصدا بالعلم الربا اياه بها خاصة في الوقت ١٢  
قوله مكتوب مرة اذ ان يمشى على القول الثالث ١٢

قوله وقيل لا اخذ العلم اوحى الله ابره فكتب به اسمو افعال الاول ان كان المراد الوصى مخصوص بهذه  
الاثابة والثالث المكان المراد اوحى الله له ليعلم صنعه الكتابية ١٢

قوله وقيل مات حتى كتب به احتمال للاقوال الثلاثة وظاهر معية الثالث ١٢

قوله وقيل كذب على الاتفاق من غير قصه هو القول الاول بل قد يفرق بينهما المكان  
المراد للعلم انه صاع الد تعالى علم لم يكتب به الكتاب الخاصة قصدا بالعلم الربا اياه بها خاصة في الوقت ١٢

قوله فيه هناك وصفية بنيت الى عبية للتحقيقه اقول لم يتكلم هناك عليه به شيء  
اللا ذكر ترجمته الى عبية وانه من ترجمته وصفية واحال الكلام على ما مر في جواب  
لفظه الصلة باب يصح المغرب ثلثا في السفر والذي في ذلك الباب حديث آخر من  
طريق سالم لا رسم وفيه قصه وصفية تعليقا فبقي الكلام على سنة الحديث وتعدد مخارجه ١٢

الجلد السابع  
ص ١٢



الكتاب  
ص ٢٣٥  
الكتاب

قوله وسكنت منه وكانت زوجة ابن عمر اما الدراك فتعني ولما السماع فلما راجع الصلاة ١٢

قوله والعلمية وعلم من ذرية آدم بلا خلاف الا وفق قول ارشاد السدي انهم من بني آدم على الصحيح ١٢

قوله وقيل كلهم ولكن من غير حواء وهذا البطل لا فاعيل ١٢

قوله كالأروطولهم مائة وعشرون ذراعا شجرة بالشام ١٢

قوله ان نفس العقد مدرج وليس من قوله صلى الله تعالى عليه وسلم اقول في مسند الامام احمد حدثنا

يعقوب (قلت هو ابن ابراهيم بن سعد) ثنا ابى عن ابن اسحق قال ذكر ابن شهاب عن

عروة بن الزبير بن زينب بنت ابى سلمة عن ام جنيبة بنت ابى سفيان عن زينب

بنت جحش رضي الله تعالى عنهم قالت دخل على رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وهو عاقده

باصبع السبابة باهام وهو يقول ويل للعرب من شر قد اخرت فتح اليوم من روم باجوج

وما جوج مثل موضع الدهم اهـ وهذا النص في ان العاقده هو النبي صلى الله تعالى عليه وسلم

وقا سفيان هذا العقد كان عقد عشرة لانه هو الذي يوازي قدر الدرهم فانه عرض مقو الكفت

علا ان في عامة روايات الصحيحين وسند احمد وجامع الترمذي وحسن ابن ماجه ومسنعت

ابى بكر بن السبابة وغيره ما عقد او حلق موطوفا على دخل النبي صلى الله تعالى عليه وسلم او خرج

واستيقظ وبعد كل البعد جعلها مدحمة ونسبته العقد في بعض الروايات الى بعض الرواة

لاني في نسبته اليه صلى الله تعالى عليه وسلم فالراوي ربا يردى الفعل فعلا كما يرويه قول الله تعالى اعلم ١٢

قوله واخواب ابن اثنائي ما قاله عياض المراد ان التقريب التمثيل هذا جواب آخر لطفا في وقدم

قبه ابداء تعدد الواقعة فكانت واقعة حدثت الى سيرة رضي الله تعالى عنه المذكور فيه عقد

تسعين قبل واقعة حريق ام المؤمنين المذكور فيه عقد عشرة كما في شرح مسلم لمام النووي واقره عليه ١٢

قوله انا امه الحديث لبيان صورة حاصته معقبة اقول ليس بكذا بل المراد اني ما عليه اليهود

والنصارى والدلائل من التوغل في الغنون الحسابة كما هو مشاهد وما عجزت امه من التوحيد

قطعه ومعرفة العرب لعقد الدلائل معلوم معروف ولا يخربون بهذا عن كونهم امه امه ١٢

قوله فكانه كسبي مع ابراهيم عليه الصلاة والسلام اي نفاسه تجبره الفاعل ١٢  
قوله الحق والمعلنون بالكسائر واذن بالحوار اب ذلك من بعض الذبول لشدة شغل  
البال فلهذا تبا في العرض ١٢

قوله وجاء في الحديث اي بنيت بهذا الحديث ١٢  
قوله قلت الانجيل ليس فيه حكم فلا حاجة الى قوله لا بالانجيل يقول هذا عجيب مع قوله تعالى  
عن عبده عليه الصلاة والسلام ولا حل لك ليعض الذي حرم عليكم وقوله تعالى  
وليحكم اهل الانجيل بما انزل الله ومن لم يحكم بما انزل الله فاولئك  
هم المفسدون نعم هذا الفاعل في الزبور فسبق ذنبه منه الى الانجيل ١٢  
قوله ابو بكر سالم بن معقل عن الحسن ١٢

قوله واما ابو حنيفة له بهذا كلامه الى عمر ١٢  
قوله واخرجه ابن ماجه عن ابى بكر بن ابى شبيبته عن يزيد بن يارون عن حماد بن سلمة عن خالد  
المذكور فيه قصته ١٢

قوله عن ابى بريدة مضى صلى الله تعالى عليه وسلم بالعلم الروح عن ابوبريدة هذا مصغرا فان ابن  
نيار الصماني وابن ابى موسى الاشعري التابعي رضي الله تعالى عنهم كلاهما ابوبريدة مكررا ومن  
روى عنه هذا ابى سند رواه ولو حلفت حلفت باءا انه لا ينزع عن هذا احد الا قد فحى  
على نفسه بالجهل العظيم فكيف يقضى جبهه على علم محمد صلى الله تعالى عليه وسلم وقد علم العلماء  
بالله انه لا يتم لاحد منهم العلم الا بعد العلم بالروح فغيرهم كلهم علماء بالروح مع انهم عبدة  
السمات النبوي ولم يفرزوا بين العلم للشيء من العلوم والنعمة الا بما مراده واخافه صلى الله  
تعالى عليه وسلم كالفن عليه النعمة الكرام فاياك ان تنزل ١٢  
قوله واختلفوا هل تموت بموت الاعدان ولا النفس رجاء اليهنة واجتماعه ان الروح



الان نية لا تفنع ولا تموت كما بينا في صلاة الموت فقول القائل انها تموت ان حمل على الروح الحيوانية  
وافضل ما هو وليس الغمر في استلغو غيره مما ياتي وفي اهل السنة فان زعموا ياتي ما هو كفر مخرج لا يقول به

مسلم وفقد عن سني ١٢

قوله وقال الحفيم بن عث الدرواح يوم القعدة ~~في حقه~~ موثق وخلفه بالجل بالنوع القاهرة فلا يصح اليه ١٢  
قوله ولا تبوء الابواب للناس من الدخول ~~في حقه~~ كذا في الصحيح ومحاذا الله ان يكون قال يمين يمين من بالقران القطع ١٢  
قوله وحكى عن ابن علية ايضا وهو من المعتزلة وقد قال عبد البر لا يخالف في ذلك اللهم بل البعد

والفصل ١٢

قوله اخبرني النسائي في عشرة النساء عن محمد بن القشيري ~~في حقه~~ ربا يسند للنسائي ما في نسخة الكبرى  
دون المجتبى من ذلك قوله الذي اقول ١٢ ان النسائي اخبرني في الكتاب الطب مع ان المجتبى من  
كتاب الخليل باب الشؤم في الخليل لكن ليس فيه لا عاوى ولا طيرة ١٢

قوله وقالت انما كان اهل الجاهلية اقول ما قالته من قبل نفسها بل رآته عن رسول الله  
صلى الله عليه وسلم كما ذكرته في الحق المجتبى في حكم المنفعة ١٢

قوله محل هذا الحديث في الباب الذي قبله ولا يناسب ذكره هنا اولذي بعده وادري ان  
رحمة الله تعالى كان يكتب الابواب ويكتب بها الحديث فوقع هذا حديث في  
البياض المتقدم على قول باب اعضاء الحيوانا اراد وضعه في البياض الذي بعده والله اعلم ١٢  
قوله قلت على اقليد بن ليس بشي فان ما ثبت على اخذ وليس من المجتبى حتى جاز طلقه ١٢

قوله في باب حق الصيف في الصوم ج ٥ ~~في حقه~~ وليس فيه تفصيل يتعلق بانه الضيافة ١٢

قوله لا يستلزم حواء التكني للرجل قبل ان يولد له كيف وفيه ايهام بخلاف الواقع ان له ولده  
او قد يكون تزوج الى المدن ففقد عن الولد ولا توهم في الصبي نداء ما ظهر لي ولقائل ان يقال  
انكم كن البياض في الصبي حاله فيكون مالا اذا بلغ فالتقلت اشتباهه بها من صباه يدفعه

١٩٦

الحمد للخالق  
ض ١٩٦

١٩٦

١٩٦

قلنا عنه من علم والا فلا بهام غيره باق لا شك وبهذا يقرب الدخاق لما لا ولا يرفله ١٢

قوله والحديث من اقاربه قلت رواه مسلم ورواه ابو داود والترمذي كلهم في الادب ١٢

قوله بلفظ اخبث السماء ولفظ اغبط السماء اقول لم ارمس شيئا منهما ولا ما عنده في  
لظفين بل جميع الدخبت والدغبط في لفظ واحد ولم يصف شيئا منهما الى السماء بل الى جبل

فان لفظ اغبط جبل عند السديوم القباية واخبرته انه وقد سمع القائل في ١٢

قوله وهذا يبلغ من قاضي القضاة اجنبنا عنه في رسلنا في شينها ١٢٥

قوله واخرجه ابن ماجه فيه عن يعقوب بن حميد قلت وقد اخرج الترمذي عن ابن عباس عن ابى

سيرة رضي الله تعالى عنهم ١٢

قوله وقال الكوفي قالوا هذا الاسناد منقطع اقول هذا باطل والذي ابراه احتمال ان زينب

سمعت جنته واسما جميعا رضي الله تعالى عنهم هو الحق العواب ففي احدى روايات مسلم حدثنا

حماد بن يحيى انا ابن وهيب اخبرني عروة بن الزبير ان زينب بنت ابي سلمة اخبرته

ان ام جنته بنت ابي سفيان اخبرتها فقد رحت زينب لبساعا من ام جنته بل قد نفهم

في نفس العوامع الصحيح من عددا ان النبوة حدثنا ابو ايمان انا شعيب عن الزبيري قال

اخبرني عروة بن الزبير ان زينب بنت ابي سلمة حدثته ان ام جنته بنت ابي سفيان حدثتها ١٢

قوله وصوابه كما في صحيح مسلم ورواه الترمذي وسنن ابن ماجة ١٢

قوله زينب عن جنته عن ام جنته ١٢

قوله في روايته سفيان بن عجل طرّف السبابة في وسط الابهام اقول قد سمع من سفيان ان عقد

جده عشرة رواه مسلم الترمذي وابن ماجه فقول داودى بيان لهذا فلا اعتراض ١٢

قوله قلت لم يقتل الخليفة العوب اقول لم يقل ان العوب قتلوه بل يا جوح وما جوح فان منهم

بلا كولا ان الرزق جعل منهم كما في سيرة اهل رم الله تعالى وجهه واخرون قال الفقيه في البيه العوب



وفي قلوبهم ليأجوج وماجوج ١٢

قوله قلت قد ذكرنا فيه ما فيه الكفاية في باب تعب الزمان لم يكرر ان هذا عند تعب الزمان لان

١٢

القطبان ليس عن قرينين ١٢

قوله في الحديث عن السروعة خبرهم كذا انهم في الفهم ١٢

قوله قلت لم يقل اذ في العرب جليقة منهم انهم في الفهم الموزع وهو الصبح فذكر في تونس ١٢

## حاشیہ کنز العمال

کنز العمال پانچویں صدی ہجری میں کتب ستہ (صحاح ستہ) کی یکجا تالیف و تدوین کی طرف فقہائے کرام نے توجہ فرمائی اور سب سے پہلے علامہ زین العبدین السمرقانی (م ۲۵۰ھ) نے صحاح ستہ کی تمام احادیث کو جمع کیا (بجائے سنن ابن ماجہ کے انہوں نے موطا امام مالک کی احادیث کو شامل کیا) اور اس کا نام تجرید الصحاح رکھا اور ابواب کے لحاظ سے ترتیب دیا۔ پھر علامہ جلال الدین سیوطی نے صحاح ستہ اور مشہور مسانید کو یکجا کر کے اس کا نام جمع الجوامع رکھا۔ ”کنز العمال“ اس جمع الجوامع کی بہ ابواب فقہ، ایک گراں قدر تالیف ہے جس کے نامور مولف علامہ محمد تقی، علامہ علی بن حسام الدین جوینوری الہندی (م ۵۹۰ھ) ہیں۔ برصغیر کے محض مسلمان آپ کی اس تالیف پر نازاں ہیں۔ یہ ایک بہت ہی عظیم کام تھا جو آپ کے قلم سے انجام کو پہنچا۔

”کنز العمال“ کو بڑی مقبولیت حاصل ہوئی اور محدثین مابعد میں سے بعض حضرات نے اس کا اختصار بھی کیا ہے۔ کنز العمال چار بہت ہی ضخیم جلدوں پر مشتمل تھی۔ ان تمام مختصرات کنز العمال میں علامہ ابن الریح شیبانی الیمینی کی مختصر موسوم بہ ”تیسر الوصول الی جامع الاصول“ بہت مقبول و مشہور ہے۔ فتاویٰ اور دسویں صدی ہجری کے بعد میں تالیف ہونے والی کتب میں جہاں ”تیسر“ کا حوالہ دیا جاتا ہے اس سے مراد یہی ”تیسر الوصول“ ہے۔

حضرت علامہ علی متقی (علی بن حسام الدین) ۸۹۶ھ میں دکن (ہند) کے مشہور شہر برہان پور میں پیدا ہوئے۔ تحصیل علم کے بعد ۹۵۳ھ میں مکہ مکرمہ تشریف لے گئے اور یہاں علوم ظاہری و باطنی کی نشر و اشاعت میں جہد تن معروف ہو گئے اور اپنی بقیہ عمر مکہ معظمہ ہی میں گزار دی۔ ۹۵۵ھ میں مکہ معظمہ ہی میں وفات پائی۔

حضرت امام احمد رضا قدس سرہ نے اس گرانمایہ کتاب پر حاشیہ تحریر فرمایا ہے۔ حاشیہ کسی جداگانہ نام سے موسوم نہیں بلکہ حاشیہ کنز العمال ہی سے اس کو موسوم کیا ہے۔



بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي علم بالقلم

ص ١٠ قوله ض رضی الله تعالی عن الامام المولف جمع فی الرزین ض وض فاعلم انه اذا ذكر  
احدهما مع غيره فان المولف غالباً يربط الاسماء على ترتيب الوفيات فبهذا ربما يخفى  
انه سجد بن منصور الامام المتقدم او الفقيه المحدث امتاخر الماعنه الافراد فلا يؤمن  
من خطأ النسخ بنقطة او دو حال فليتبينه ١٢

ص ١١ قوله البراز الظاهر انه نزل في كماله مكتوب وقد ذكر في القاموس وناج العروس البرا  
زین من المحدثين المعجمة فمجملة الربعة وعشرين ليس فيهم احد يجي من لال ولا ادري  
لم لم يجعلها من السنة الامام احمد بن عمر والي بكر والبراز صاحب السنة الكبيرة  
ولعله لانه اذا اتى بشئ منه يقول البراز والله تعالى اعلم ١٢

ص ١٢ قوله اهنيبت انهيبت ١٢

قوله فيقضي الله لعله فيقبض ١٢

ص ١٣ قوله (ن عن جابر) في المنهج ١٢

ص ١٤ قوله كر عن المجتري اي والبحري متروك ١٢

ص ١٥ قوله واتباعهم النار من هؤلاء والله الصوفية الكرام وخذلة المتصوفة الاليام ١٢

ص ١٦ قوله ذات شرف اي خطر يستشرفها الناس كما سيأتي ١٢

ص ١٧ قوله فيقول انت اعلم تفريع على المنفى اي ان قلت كان كافرا فيقول انت اعلم

اي وانت اعلم لعبدى منى انا اعلم انه مؤمن وانت تقول كان كافرا ١٢

ص ١٨ قوله ويختلفون صوابه وما يختلفون ١٢

٩٤٠ قوله عن عكرمة قال لما قدم هذا الحديث موضوع باطل اراد وانفع به الطال القدر ١٢

٩٤١ قوله الى زندي في نسخة الدارمي الى يزيد ١٢

٩٤٢ قوله قال عمر ١٢

٩٤٣ قوله والا صبيحاني زاد في نسخة قط ١٢

٩٤٤ قوله (ابن النجار) لما في المحض عزوه للمحكم ١٢

٩٤٥ قوله معذور انكم زاد في الترغيب ١٢٥ قد بدلت سياكم حسنا وعزاه لاحمد والى

يحيى وابزار والطبراني ١٢

قوله والضياع طس ص عنه كما يأتي ص ١١١ ابن شايبين بالزيادة التي في الحديث

يحيى ١٢

قوله عن سبيع بن الخنظلة سب عن ابن نوفل كما يأتي ص ١١١ العسكري في الصحاح

والبونوسي من خنظلة الحبش ١١١

٩٤٦ قوله المصاوي الاول صوابه الباسمي كما في الجامع الصغير لان الهادي سيأتي ١٢

قوله ابابطن السامع صوابه الفاظ كما في اصله سنن ابن ماجه ١٢

قوله الابد العالم هو الواقع في نسخة اصله ابن ماجه لكن في التيسير الابدي بباء النسبة

هو وبوالاظم والله تعالى اعلم ١٢

٩٤٧ قوله ذهب عن ابي هريرة ويأتي عن طس ١٢

قوله عن النس والاصحبا في الترغيب كما في القول البليغ والطبراني في المعجم

قوله توضح على نمة كما ايضا الطبراني البليغ كما في القول والاصحبا في الترغيب

٩٤٨ قوله يرض على لوجه لترك البياض فان قوله قولهم تتمه هذا الحديث كما في نسخة ١٢٥

قوله عن ابي هريرة فبه القدم اعني السدي الصغير المتهم بالكذب ١٢

قوله عن الابريرة فبه السند جيد ١٢



قوله ض وابن عاصم

١١٦ قوله ويرد على لعل صوابه عليه ١٢

١١٧ قوله طب وابن قانع ١٢

قوله عن الحكم بن عمير مر ص ١١٣ الحكم ١٢

قوله عن الحكم بن عمير مر ص ١١٣ الحكم ١٢

٢٢٨ قوله لا يقل بها ١٢

٢٢٩ قوله اما القيتار حل اقول هذا حل آخر غير صبيغ بدليل ما يأتي في صبيغ ١٢

١١٨ قوله راذان هو الصحيح ١٢

٢٣٠ قوله من حديثه والد يلى واحكام ما يأتي انفا ١٢

٢٣١ قوله ولا المحبة الا بالاستخراج او محبة الناس له الا بان يخرج لهم عن شيء من دينه

وشيع يواهم ١٢

١١٩ قوله قد هي النسوة الصحيحة ١٢

١٨٣٣ قوله رجل هو الاقوع بن خاليس ١٢

قوله قال الرجل ١٢

قوله زين وذمى شين فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم يقال انما ذلكم الله احمد بيت غذا

سوفني حفظ وما في الكتاب يوم ان قائل هذا هو النبي صلى الله تعالى عليه وسلم وهو ليد والد قتل يوم ١٢

٢١٣٣ قولك عن ابن مسعود وقال صحيح على شرطها ومن طريقه البيهقي وصحح الاستدلال

استنكر المتن ١٢

قوله ه عن الـهيرة والبيهقي والنجى الى الهية ١٢

قوله حمم بحسنه صحيح ١٢

قوله ذهب لسنن لا يلى ١٢

٢٢٣ قولہ ان یاخذ الدرامیم ای فی الاقتضاء ۱۲

٢٢٥ قولہ صم صم عن ابی سعید و سیاق بعین السیاق عند بروایت حب لا یخالف الا فی بعض الفاظ ۱۲

٢٢٦ قولہ من كانت لاجتیه لیست لاحادیث من اول الباب الی نہا فی الجامع الصغیر فاذن ہی

فی ذیلہ

قولہ صمخ والترندی ۱۲

٢٢٩ قولہ عن عائشة و یال فی ص ۱۲

٢٣٠ قولہ العجب الرب لعل الخیر زیادة النسخ ۱۲

٢٣١ قولہ حب عن ابی سعید تقدم عن صم ص ۳۳۵ ۱۲

قولہ قتل تسعة وتسعين الکلام الذی لعل یل علی ان نہا سبوة بتفصیل السن ۱۲

قولہ فقتله فصار وتسعة وتسعين ۱۲

قولہ قد قتل مائة هذا یل علی انه لقط من الکتاب ذکر ذلک الی رابع آخر قبل نہا ۱۲

٢٣٣ قولہ صم دت صوابہ ۱۲

٢٣٤ قولہ علیہ علی الف ۱۲

٢٣٥ قولہ انا الابر حمة الله ومن رحمته به ان جعله معصوما مع الله تعالی علیہ وسلم

٢٣٦ قولہ علی الخاق المسلمین منهم خاصة ۱۲

٢٣٧ قولہ نسخة موضوعة غیر ان الحديث صحيح مشهور کاد ان تیواتر اوقد ۱۲

٢٣٨ قولہ حم عن زید بن خالد وابن ابی شعبة کما فی نصب الرتبة من باب التمتع کتاب الحج ۱۲

٢٣٩ قولہ عن راشد بن حبیب الذی فی منتخبہ المصری حبشش و کذا فی النبیل قال و

استلذه صحیح

٢٤٠ قولہ صدقه الی قوله قلت واحمد کما رأیت فی المسند ۱۲

٢٤١ قولہ لا تمسوها ای بالمدنية الطبیة ۱۲



ص ١٢٢ قوله ان يعبره والذي في شرح معاني الآثار من شاء ان يتنزه فليتنزه ١٢

قوله من سترج صوابه سترج ١٢

ص ١٢٣ قوله ت ه عن ابي سبرة لم يس عنه الا ما قبله ١٢

ص ١٢٤ قوله مساك مساك يكذا في الجامع الصغير ١٢

ص ١٢٥ قوله اذا قام احدكم ليلى كذا هو في اصله الجامع الصغير ١٢

قوله من عن مكحول رسلا الذي في الجامع الصغير ابو نعيم في كتاب المساك عن ابن عمر

قال السامدي وفيه ابن لبيبة فعمل فيه اختلاف النسخ ١٢

قوله ابن جرير وابن ابى خيثمة لسند حسن واحمد ١٢

ص ١٢٦ قوله طس ن الظاهر فيه خطأ فانه لا يؤخر النسائي عن الطبراني ١٢

قوله من عن جابر قد تقدم من الجامع الصغير وفيه العز والمضي اصد ١٢

ص ١٢٧ قوله ت عن حذيفة الذي في التفسير في ١٢

قوله عن ابى روع الكلام في التفسير ابى روع بالحاء ورسمة شبيب ١٢

قوله الشيباني صوابه بالمهمل ١٢

قوله من عن ابن عمر لم ار هذا الحديث في نسخة الجامع الصغير التي شرح عليها في التفسير ١٢

قوله من عن ابن عمر لم اره لمسلم ولا غيره من الستة الا ابن ماجه ١٢

ثم راجعت منتخب المطوع بمصر فوجدته قال لا عن ابن عمر وهو الصواب ١٢

ص ١٢٨ قوله ه عن ابن عمر والنسائي ١٢

قوله م لعل صوابه جرم فليس الحديث لمسلم ١٢

قوله دن معله في نسخة الكبرى والافقي المعتبر باحفظ الاول

قوله الحاكم في الكنى وسباني عنه بقصة ١١٥

ص ١٢٩ قوله ت ه واحمد كما في مكافئ ١٢

عن عمر صوابه عمه وهو عبد الله بن زيد بن عاصم ١٢

١٠٢ قوله من واحد في مسند ١١

١٠٣ قوله دت نه اقول لم اراه عندنا ولم ادت فلم يذكر اسمه الا المرفوع دون قول ابن

عباس رضي الله تعالى عنهما ١٢

قوله عب وابن جرير كما في الدر المنثور ١٢

قوله عب وعبد بن حميد كما في الدر المنثور ١٢

١٠٥ قوله عن صفيان الذي بعد احاديث عن شقيق بن سلمة ١٢

قوله عن ابى وائل هو شقيق بن سلمة ١٢

١٠٨ قوله او الطيب بمعنى بل ١٢

١٠٩ قوله (ش) هو عند البخاري نحو عنه ١٢

١٢٠ قوله ولا يؤمننا ومن معناه مرفوعا ١٢

١٢٢ قوله فلبتونا اي نفعل بده لما ياتي انفا ١٢

١٢٣ قوله فيكون بعده الامر اي فيكون الاخر ما سنا ١٢

قوله فساوي خشية ان يكون صلى الله تعالى عليه وسلم وجد عليه ١٢

قوله حتى خشي ١٢

١٢٤ قوله مسند ثعلب الذي رأيت في دلب وليس في رواية الستة من اسمه ثعلب لا محال ١٢

ولا غيره ١٢

قوله مسند ابى ثعلبة هو اخ شني ١٢

قوله (ش) قلت ورواه احمد والشبان والودود والترمذي ١٢

١٨١ قوله عن ابن عباس قلت ورواه ابن ماجه يلفظ لا تدكموا ١٢

قوله (ن) عن ابى هريرة الذي في التسمية تخ قال رمز المصنف لحسنه وقال في شرحه الكبير لصحته ١٢



نعم هو عنه في خ تلفظ في من المجزوم كما تقرر من الاسد ١٢

كذا في المنتخب وهو الصواب ١٢

قوله (م عن ابن عمر) الذي في التفسير عد ١٢

كذا في المنتخب وهو الصواب ١٢

قوله (عن رجل) سقط من بهنا لا اقول وقد رواه مسلم في صحيحه وهو موجود في منتخبه وقد

رواه ابن ماجه ١٢

قوله (ق من) الذي في منتخبه حقق وهو الصحيح اذ لا وجه لتأخير من عن اكثر من مره

في ليس من روى الذيل وقد تم لابن ماجه ١٢

سقط من بهنا حديث كل مع صاحب السبلات وواضعا لربك وايمانا

الطحاوي عن ابي ذر وهو موجود في الجامع الصغير وفي منتخب الكتاب ١٢

١٨٦ قوله (د عن ابن عباس) اقول انما رواه عن ابن عباس عن عبد الرحمن بن عوف

رواه في اوائل كتاب اخباره ١٢

قوله (حم عن عائشه) السبعة حسن كما في ارشاد الساري ١٢

قوله (رجز وحشا) ١٢

قوله (حم) ياتي بتجارب اخر في ٣٨٣

قوله عن ابي بريد مبروك ١٢

١٨٧ قوله عن اسامة بن زيد مكر مع امر صهر الباب ١٢

١٨٨ قوله حم طرب والطحاوي في شرح معاني الآثار ١٢

١٩١ قوله وكان بدريا وقع في المنتخب بدويا بالواو والصواب ما بهنا ١٢

١٩٢ قوله (ابن جرير) اقول حم الله الامام كثير اما جرينا عليه في كتبه كجوهه وانما هو

الكبرى وغيره العباد النجعة وكان مقصوده رحمه الله تعالى ان يبيح لا مثاليه القاهرين

تقول لا تصل اليه ايدينا واحديث موجود في صحيح البخاري عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه بعين اللفظ  
 بزيادة ولا طيرة ولا لامة ولا صفر لعله ولا عدد ١٢

واجواب ان الخزوة تتبع اللفظ فلا جل الشمال خ على الزيادة لم يعزه بهنا وسياتي عزوه  
 اليه بلفظه في العدد ١٩٤ ١٢

١٩٦ قوله (كحق عن عائشة) والامام الطحاوي وابن جرير ١٢

١٩٤ قوله (حمن عن ابن مسعود) لعل صوابه لتتخذى الظراكتبناه على ما مثل منتخبه  
 جرم ٢٥ ١٢

١٩٩ قوله وطار سعة الذي رآته في غير الكتاب طارت منها شقة في السماء وشقة في الارض ١٢

هو شرح محماني الاثنا للامام الطحاوي في مسند امام احمد

٢٠٦ قوله (م عن انس الذي في المنتخب عد وهو الصواب ١٢

٢٣٢ قوله وائمة وروى الدارمي نحوه ١٢

قوله في المواعظ وفي حديث انه امسكه عنده سنة ثم قال است منهم ١٢

٢٣٨ قوله (كرم) وابن عبد البر كما سيأتي ١٢

قوله (كرم) ورواه الدارمي عنه وعن صحابته آخرين ١٢

٢٣٩ قوله ابن عبد البر وابن عباس كما مر ١٢

٢٤٠ قوله حم ع والدارمي ١٢

٢٤١ قوله ابو حسن اي على كرم الله تعالى وجهه ١٢

٢٤٢ قوله (كرم) والدارمي ١٢

٢٤٣ قوله الجوهري والدارمي الا قوله الا ان كل شيء اخ ١٢

٢٥٥ قوله مكاتيك فيه سقط بظهر ما لجد ١٢

٢٢١ قوله تحني تحني ١٢



قوله ان نجيك نجيك ١٢

٣٢٣ قوله ق في الدلائل وابو نعيم كما في الخالص الكبير ص ١٣١ ١٢

٣٢٤ قوله اقرب كاخ لاب وامم واخر لاب ١٢

قوله ليقا تعلم صوابه ان شاء الله تعالى ليعا قلمهم وليعاد هم بدل عليه ما باقى ص ١٢

في ذيل ص ١٢

٣٢٥ قوله حق واحكام كما في الدر المنثور ص ١٢٤

٣٢٦ قوله ان الرجل المصنف ان الرجل يريته اخوه لابه وامه لا لقوه لاسميه ١٢

قوله جعل له المال لانه جمع القرا بنين من جنته الاب والام فكان كالاخ لاب وام

بحجيب الاخ لاب نذا ما ظهر لي في تجميعه ثم رأيت التفسير به في رواية الدراري قال فانزله

بمنزلة الاخ من الاب دلام ١٢

٣٢٧ قوله عبم والدراري ١٢

قوله مالك عبصم والدراري ١٢

قوله من والدراري ١٢

٣٢٨ قوله قال او عمر ١٢

٣٢٩ قوله عن الشعبي قال اختلف لفي زبد المسألة للخفاء الاربعة رضي الله تعالى عنهم

اربعة اقوال والخامس قول ابن مسعود رضي الله تعالى عنه ١٢

قوله وقال زيد وهو قول الفاروق رضي الله تعالى عنه ١٢

قوله وقال ابن عباس وهو قول الصديق واختلف رضي الله تعالى عنهم ١٢

٣٣٠ قوله مبتنى شتى ولمراجع ١٢

٣٣١ قوله الرجل امه لغيره ما بعث ١٢

٣٣٢ قوله من زاد في الدر المنثور ابن جرير وقال بدل الشاشي الساجي ١٢

قوله الكلام في ابن جرير والدر المنثور بتبليغ لفظ الكلام ١٢

٣٨٠ قوله بعدى الاولى بلوى اهل مصر ١٢

قوله والثانية واقعة كربلاء ١٢

قوله والثالثة تمسح تستحل فيها واقعة حرة ١٢

قوله والرابعة صماء عجا فتنه شارا والرجال ١٢

٥٢٠ قوله لها كيف الذى والعسقلاني ١٢

قوله وسنده حسن قلت الحديث في صحيح مسلم بقم من بنى ١٢

٥٣٠ قوله في الامثال قلت سجن الابل هو في الصحيحين ١٢

٥٤٠ قوله ش وغيم والدارى ٣٦ ١٢

٥٥٠ قوله لصاحبا جرادين لصوصا جرادين اى يغشون الناس شيابهم ويشبهونها والجراد

اخذ الشيء عن الشيء جراد عسفا ١٢

٥٦٠ قوله من امته محمد صلى الله تعالى عليه وسلم ١٢

قوله الاثلاث لم يقل اثنتان لانه لو لم يبق الاثنان لاستحال ان يكون احدهما على

خلاف اهل السنة لان سوا ذاك هو الا عظم الى يوم القيامة ١٢

٥٧٠ قوله يخرجون اخريم لفظان لانه لون يخرجون حتى يخرج اخريم مع صريح الرجال والظاهر

سقوطه من بنى ١٢

٥٨٠ قوله فضل ايمان جبريل على ايماني تواضع منه صلى الله تعالى عليه وسلم وانما ذلك قوة قابلية سعة

ظرفه وعظم استعداده للتجليات العظيمة الجلية صلى الله تعالى عليه وسلم وقد تأسسى به صلى

الله تعالى عليه وسلم صاحب الصديق الاكبر رضى الله تعالى عنه اذ رآه قوماً ثناءً والاسلام

يفرون القرآن ويكون فقال كذا كنا ثم قست للقاوب فقد عبر بالقسوة عن القوة ١٢

٥٩٠ قوله ك عن الاربعة ياتي آخر ص ١١ زيادة مخرج آخر ١٢



١٠٢ قولہ عن عمرؓ بكذا في الد المنثور ١٥

قولہ عن عمرؓ الذي في التيسر عن ابن عمرؓ

قولہ وعن المنثور الذي في التيسر وعن المنثور ١٢

قولہ عن ابن عمرؓ الذي في التيسر عن عمرؓ

قولہ عن ابن عمرؓ بكذا في الد المنثور ١٢

١٠٥ قولہ فاضلكني فاضلكني ١٢

١١٦ قولہ عن ابى الفضل صواب ابى الطفيل ١٢

قولہ وجيب بن مطعم صواب بن ١٢

١٥٦ قولہ اخوك خطاب للاحد الريا ننتين رضى الله تعالى عنهما ١٢

قولہ ماسو المسقى اولاً من الريا ننتين رضى الله تعالى عنهما ١٢

قولہ ماسو من ههنا جواب لسؤال الزبير او رضى الله تعالى عنهما ١٢

قولہ وايك خطابا للزبير رضى الله تعالى عنه ١٢

قولہ وايك وهما احسان رضى الله تعالى عنهما ١٢

قولہ وهذا الرافد على كرم الله وجهه ١٢

١٥٤ قولہ باي الوصية الشهيد هذا اللفظ في حفظي باي والله تعالى اعلم ١٢

قولہ فانه مسموع صوابه خشوشن او شدي ١٢

١٩٢ قولہ وان خير هذه الامة لعل صوابه حبرا بجاء مبهمة ثم موحى بل هو جزي ١٢

١٩٢ قولہ ابو سعيد ابو قتادة النس صدقة الجرافع ام سلمة ابو اليسر زياد بن بن القرد

عمر بن العاص عمارة بن ياسر ابن عباس حذيفة ابو هريرة جابر بن سمرة جابر بن عبد الله

ابو امامة كعب بن مالك ابن مسعود ابن عمر زيد بن اوفى عمرو بن ميمون ٢١ الف افهوا ١٢

١٨٩ قولہ صوابه يعني ابابكر صوابه يعني ابى بكر ١٢

قوله عن عبد الله بن عقيل صوابه عبد الله بن محمد بن عقيل كما في الاكتفاء

١٩٩ قوله تخ طبعك وعزاه في الصواعق له في الامم المصنف

٢٠٣ قوله اثر جليل في الصواعق مذهب

٢٠٤ قوله عد عن ابن عباس وعزاه في ص ١٢٢ له ولابن عسكرا

٢٢٤ قوله مثل في عموم ارحمة فيكونون كالفيل حمار كبل شاة

٢٩٤ قوله فان كل شئ محل صوابه فان كل شئ

٢٠٣ قوله وسند حسن ورواه عنه طبع كما تقدم

قوله حدثنا الحسن بن علي ورواه ابو نعيم والبيهقي عن ابي امامة الباهلي رضي الله تعالى عنه

عن منبهم بن العاص رضي الله تعالى عنه مثله غير ان فيه زيادة خمسة تصاوير لساواتها لوط

واسحق ويعقوب واسماعيل ويوسف عليهم الصلاة والسلام واختلف في كون موسى عليه الصلاة

والسلام وفي حليمة داود عليه الصلاة والسلام وقد ذكره الطول في الاختصاص ص ١٣١

٣٠٨ قوله قال القاضي معاذ بن زكريا

٢٢٨ قوله في الركن صوابه في الرابع

٢٣٩ قوله من المتألفين جالس للصلي

قوله وانت جالس لا تدخل في الصلاة

٣٨٨ قوله فان الله قتله اي حبسه تعالى وطاعته والقيام بامر الله قتله اذ لو لا ذلك لكان

عليه خلق قميص كان الله تعالى البسبه وكان الناس يربون نزعهم وما نزع فضلة

تقتصر عليه ولا تعدوه بل انا ايضا في ذمامه اقول كما قيل رضي الله تعالى عنه هذا

مفع به الكلام القرشي

٣١٥ قوله حمى طلحة رضي الله تعالى عنه

قوله عن ابي يعقوب صوابه ابي يعقوب بالنون والمعجمة

الحمد السابغ  
ص



قوله جبير اوجبه صوابه جابر اوجبه والمحدث في الادب صفح ٩٢ ١٢

٥٠ قوله يدعى لعل صوابه يدعى ١٢

٥١ قوله قال قال علي بن ابي طالب الذي في منتخبه قال لي علي نعم ١٢

قوله به الامور صوابه كما في منتخبه بالامور ١٢

٥٢ قوله الى قبر عبد الله بن عمرو هم الله العالم الكامل الحارث اجماع سيدي عليا المتقي وحمي ١٢

نعم ليس بابن عمرو بن العاص الباقي لعبد رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وسراط بلانه او الله  
جابر رضي الله تعالى عنهم ١٢

٥٣ قوله عبد الله بن ابي ما كان سألنا ادخال اللعين في باب فضائل الصماتة رضي الله تعالى

عنهم وغفر لي الشيخ المسلمين ١٢

٥٤ قوله فاسلموا اي لوفاقا فمادة له والدين آمنوا ١٢

٥٥ قوله وجاه صوابه جاء بالمهله ١٢

قوله الله يلقي سياتي من طلب ابن منق ٢١٨ ١٢

٥٦ قوله وقال نرا امر زباد ربه ١٢

٥٧ قوله ان عن اوس وابن مردويه في البشير ١٢

٥٨ قوله حمه وابو يعلى وابن جرير وابن المنذر وابن مردويه ١٢

قوله ك وصحة ١٢

قوله في البعث وابن عساكر ١٢

قوله عن ابن عباس وابن مردويه بسنده واه ١٢

٥٩ قوله كيف انتم صوابه انتم بالعين لجه النون ١٢

قوله اربعين صوابه اربعون كذلك في الحديث

٦٠ قوله لبادي قوم كنتم امواتا ١٢

قوله خفرا و فاحصياكم ١٢

قوله ثم ترميه بيمينكم ١٢

قوله ثم ترميه بيمينكم ١٢

٢١٥ قوله (ه) عن انس وباتي عن ع ٢١٩ ١٢

٢١٤ قوله ومض انما اقول قالوا يا رسول الله ليس سبعة من مضر قال انما اخرج ١٢

٢١٨ قوله حتى جاء صوابه جاء بالمهجلة كما في مجمع البحار من حولى وحكم ١٢

قوله وابن منذر والدي يمي كما تقدم ٢١٣ ١٢

قوله جاء صوابه ١٢

قوله ابن عسار وحكم على بالظهر من الصواعق ٢١٤ ١٢

قوله عيب ياتي موصولا عن جابر برواية كفي الحديث ٢٣٩ و ٢٣٩ ١٢

٢١٩ قوله عن انس مرابطا واخبر عن ابن ماجه ٢١٥ ١٢

٢٢٠ قوله جاء وحكم صوابه جاء وحكم ١٢

٢٢٢ قوله وعرضه الذي في الله المنشور ارضه بالالف وهو الصواب ان شاء الله تعالى ١٢

٢٢٣ قوله يا ابنة ليلى الاضمار وقال هذا لامرأة حمزة رضي الله تعالى عنها كما ياتي اول ٢٢٣ ١٢

٢٥٩ قوله قيل لعبد الله بن عمرو ١٢

قوله يومئذ معاوية كان هذا الحديث من عبد الله بن عمرو رضي الله تعالى عنها في امره معوية رضي الله تعالى عنه فلما حدث ان امير المؤمنين ليلى بالناس سأل احد الحضار هل يكون ذلك

في امره معوية قال لا ١٢

٢٦٧ قوله او سمع كلامي وهو الحفر عليه الصلاة والسلام ١٢

٢٦٨ قوله من تحت اللغاة بالعين وصوابه بالنون كما ياتي ١٢

قوله (كر) ورواه بنحو ابن خزيمة في سورة الانبياء



وقد روى الحديث مسلم عنه في صحيحه والترمذي وابن ماجه والامام احمد مع نقص وزيادة ١٢

٣٣٦ قوله لغتها صوابه كما في كنف الرعا ع ١٥ فغنتها فقال ١٢

قوله عن الوب صوابه عن ابي الوب كما في كنف الرعا ع ١٥ ١٢

٣٣٧ قوله الزمارة (خط على) اسقط الباسخ هذا وجعل الحديث واحدا ١٢

قوله بمثلما قط نقله عن هذا الكتاب في شرح سفر السعادة فخره الله اقطني والديلمي

فلعله جعل قط رمزا وبوافقه الترمذي كنف الرعا نقل الحديث الى حد ما ولم يذكر لفظة قط

لكن لم يوزع الا للديلمي الشئ اخر انه جعل الحديث عن آتيا عباس ١٢

قوله الديلمي سقط ذكر الصحابي وهو النسي في الله تعالى كما في المقامه كنهه قال اخبره

الديلمي من حديث سلمة بن علي ثناء عمر مولى غفرة عن النسي بمرفوعا ولا يصح كما قاله

الغزوي ١٢

٣٣٨ قوله ض صوابه ض كما تقدم في الصفحة الماضية ١٢

قوله وابن حنبله صوابه عن حازم بن جبلة كما في الميزان ١٢

قوله وليكثر ليس ١٢

٣٣٩ قوله اذمر الشباب فعل صوابه شباب اذ لا محل للتوقيف وسياق الكلام يدل ان الاء

سواء ينبغي صاع الله تعالى عليه وسلم ١٢

ثم وجدته كما فتمت في منتخبة المفرد ١٢

٣٤٠ قوله والالتضاع الذي في ط اللسان له والافتناع ١٢

٣٤١ قوله فسلموا محل صوابه فسلموا اي قولوا السلام ولا يبعد ان يكون ما تقدم ايضا

فليستم فسلموا نويدة حديث الجرح ١٢

٣٤٢ قوله شريفا سدي بان ١٢

قوله ولقد بجة كوسنة ١٢

قوله في الطريق اي الزنوا الطريق ١٢

٢٥٠ قوله (ت عن جابر) ليس عنده فيما رويت الا ذكر صوت واحد واختلف ذكر صوت المنقوت ١٢

٢٥١ قوله (عن النس) وياتي آخر الصفحة الثانية عن ابن عدي وابن عساكر عنه ١٢

٢٥٢ قوله (عن ابن ابي هريرة) الذي في التفسير وهو صواب لا شك فانه في الجامع ولم

اره للنسائي ١٢

٢٥٣ قوله عبد بن حميد وابن ابي شيبة كما في الدر المنثور ١٢

٢٥٤ قوله او نصف دينار الذي في د ٥٠ فليصدق بنصف دينار ١٢

قوله (د عن ابن عباس) نعم هو عندك نعم هو عندك ولا ٥٨

قوله (د ت ن لم اراه لابي داود) ولا النسائي ٥٨ نعم هو عندك ٥٨

٢٥٥ قوله عند ذلك محل اللفظة عن كما تدل عليه الاحاديث السابقة وما ذكر المؤلف في آخر

هذا الحديث ١٢

٢٥٦ قوله حمق لم اراه بعد اللفظ لهما ١٢

٢٥٧ قوله وابن جبري قطق وابن ابي حاتم ١٢

٢٥٨ قوله نجسين دينار كذا هو في منتخب ١٢ والذي في سنن الدارمي ١٢ فامره ان

يتصدق بخمس دينار وكذا ذكره في الرقعة خمس دينار وفي رسل آخر عنه الى داود

بنيان بن عبد بن دينار بالثلثة في النسخ الثلثة فالذي وقع بهنا بعيد جدا ١٢

قوله ومن الدارمي ١٢

٢٥٩ قوله الامام محمد بن عبد الله بن علي بن محمد ١٢

٢٦٠ قوله كما بنا اي بنينا ١٢

فان ذلك لم يثبت ان ما افتيت به زبيب بن عبد الله بن علي بن عبد الله

اراد ان يتصدق بم



## اصابہ فی معرفۃ الصحابہ

کتاب کا تعارف :- اصابہ فی معرفۃ الصحابہ مصنف رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ترجمہ احوال پر ایک بہت ہی جامع اور ضخیم کتاب چار جلدوں میں ہے۔ اس کی تالیف سے قبل تیسری صدی ہجری میں امام ابو عبد اللہ محمد بن سعد الزہری نے خاص صحابہ کے حالات پر ایک ضخیم کتاب مرتب کی تھی جو طبقات ابن سعد کے نام سے مشہور ہے۔ ابن سعد کے بعد پانچویں صدی ہجری میں حافظ امام ابو عمر یوسف بن عبد البر اندلسی نے اس موضوع پر ایک بہت ہی ضخیم کتاب ”الاستیعاب“ کے نام سے مرتب کی۔ ساتویں صدی ہجری میں علامہ ابن اثیر نے ”اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ“ تالیف کی۔ نویں صدی ہجری میں اصابہ فی معرفۃ الصحابہ مرتب ہوئی۔ جس میں ان تینوں مذکورہ کتب کے بنیادی نکات یا مواد کو جمع کر دیا گیا ہے۔ یہی سبب ہے کہ یہ چار ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔

مصنف کا تعارف :- اصابہ فی معرفۃ الصحابہ کے مولف علامہ شہیر حافظ احمد بن علی حجر عسقلانی شافعی ہیں۔ علامہ ہجر عسقلانی ابو الفضل شہاب الدین احمد بن علی بن محمد الکفانی العسقلانی المصری (س ۷۳۸) مصر میں پیدا ہوئے۔ آپ زبردست محدث فقیہ اور کثیر التعالیفات صاحب قلم تھے۔ چونکہ آپ نے ۵۲۰ھ میں انتقال کیا اس لیے آپ کا شمار نویں صدی ہجری کے حفاظ و محدثین اور فاضلوں میں کیا گیا ہے۔ آپ کی شہرت کا خاص موجب آپ کی بعض گرانمایہ کتب ہیں۔ ان تمام تصانیف میں فتح الباری شرح بخاری، ہدی الساری (شرح بخاری) تہذیب التہذیب، اصابہ فی معرفۃ الصحابہ اور الذرة الکامنه فی الايمان المائة الثامنة، منحة الفكر ہے۔ ویسے آپ کی گرانمایہ تصانیف کی تعداد پچاس سے زیادہ ہے۔

امام احمد رضاؒ نے آپ کی اسی مشہور تالیف ”اصابہ فی معرفۃ الصحابہ“ پر حاشیہ تحریر فرمایا ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم  
عن فضلى على بن ابي طالب

مسألة قوله على بن ابي طالب: اقسام فالاول صحة الرواية والثاني ضعفها والثالث الوجه الآخر  
سوى الرواية فلو كانت الرواية صحيحة لكانت الرواية صحيحة لكونها مكيمة او طائفة او اثباتا

اسلم في حياة النبي صلى الله تعالى عليه وسلم

من ٦٠ قوله وقد التفتير حيث نسب الى الحافظ مع وجوده عند محمد بن ١٢

مسألة ٤٥ قوله احد بعد حجة الوداع بل كلهم اسلموا قبلها وشهدوا كما في ٣٤ ٤٠

من ٤٦ قوله هو الاسد بن ابي النجاشي اقول لكن ذكر في الكامل ج ٢ ص ٩٩ عن ان شترانه قتل

يوم الجمل اخذ الحطام كله ١٢

من ٤٧ قوله ما نفي في الذي في ١٢ سنة في ضمن سنة عبد الله بن عمر والخاص ج ٢ ص ١٢

عن صدقة بن ابيد عن حمزة بن عيسى بن ثعلبة المازني والحي بعد قال حدثني الائمة المازني

الحديث ١٢

من ٤٨ قوله صحبته واعوذ بالله ان يكون صحابيا فقد ذكر في الكامل ج ٢ ص ١٢ انهم لما وضعوا

رجلهم المومنين صلى الله تعالى عليه وسلم جاء المذكور فاطلع في السج

فقال انك لعنك الله فقال والله ما لي الا حياء فقال له تنك الله بستره وقطع

بيك وابعد عورتك فقتل بالهرة وسلب وقطعت يده ومضى عريانا في حرية من

خرابات الازداه ١٢

من ٤٩ قوله اعقب كذا ابو في الزرقاني ج ٢ ص ٣٢ ١٢

من ٥٠ قوله وسبني رسول الله تعالى الايات مع زبانات في سارية ١٢

- ٢٨٢ قولہ احمد بن حنبلہ احمد بن حنبلہ ذکر فی شتر العمال ج ٢ ص ٩٨ وان ابنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدقہ علی شجرہ ولم یزکرو فی المنتخب الا تو من من الغلط والہ تعالیٰ اعلم
- ٢٨٣ قولہ یستفرغهم استفرغیم بالفاء ١٢
- ٢٩١ قولہ یصحبک تفصو ١٢
- ٢٩٦ قولہ وحریم صوابہ یحرم بالذال ١٢
- قولہ مسعدہ ویاتی فی الباء حرم بن مسعود ١٢
- ٢٢٦ قولہ وضمیمنا وضمینھا ١٢
- ٢٢٢ قولہ لقال ان لابیہ اقول لکبر اللہ کما ذکر فی شتر العمال ج ٢ ص ٩٨ وان ابنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شجرہ وعلمہ سورۃ الاخلاص ١٢
- ٢٨٨ قولہ فرج مرجع ١٢
- ٢٨٢ قولہ فی ترجمۃ ہذا اخطأ فاحش منہم نشا من اشتراک الاسمین ١٢
- قولہ عن علی بن یزید الحدیث فی تفسیر ابن جریر والنوفی بالطریق المذكور ١٢
- ٢٠٣ قولہ ولا عمر ولا عثمان ١٢
- قولہ فالظاهر انی الواضح اجمالی البتیس الذی لا یمکن غیرہ ١٢
- ٢١١ قولہ حرم دم ١٢
- ٢١٥ قولہ من استفسامیہ ١٢
- ٢٢٣ قولہ الحدیث مذکور فی خلق سیکاکل من اجماع الکبیر شتر العمال ١٢
- ٢٢٦ قولہ منافقوهم کانه اراد اللہ تعالیٰ اعلم خوارج الذین کان یقال بہم القراء ١٢
- ٢٦٢ قولہ وبن جسیہ ذکر کافظ فی التفریب جسیہ بن نفیر بن مالک الحضری وقال ثقہ جلیل من الثانیۃ مخضرم الانبیہ صخبہ فکان یبولہ وقد لا فی عہد عمر ١٢
- قولہ فی جبر الکندی انما تقدم جبر الکندی علم تقدم ذکر الفرق واما یلہ بیلہ صلا ١٢



قوله افضل الناس الفقراء والمساكين كثرة جوده رضي الله تعالى عنه الفيرة البعده ١٢  
 قوله موسولة عند الفارغوني في غرائب مالك البيهقي في الدلائل ومخطيب في روائد مالك  
 والنعيم في الدلائل ١٢

قوله واخرى اخرجهما معا ابن ابي شيبة في روائد مسند مسد كما في اللآلي ص ١٢٤  
 قوله منصور بن دينار الذي في اللآلي ص ١٠٤ منصرف بن دينار ١٢

٥٠٦ قوله هذا حديث غريب قلت وامر به ابن الجوزي في المونوعات ١٢  
 ٥٥٢ قوله وشبهه بحمل واجتبى الكامل فنقل عن ابى جعفران الطبري جونا اعتزل عن الزبير  
 آخر ص ١٢٣ ج ٣ ١٢

٥٥٤ قوله في نسخة المسجد الذي رأيت في مسند احمد مقدم المسجد ١٢  
 قوله ونقل عن بعض اهل العلم ذكره السبكي في الروض كما نقل الزرقاني ج ٤ ص ٢٥٣ وقد  
 رايته ايضا في مختصر الكلبى للامام السيوطي فراجعها ١٢

٥٦٢ قوله قلت سيأتى قلت لم يأت في ذلك الحديث يعول عليه ١٢  
 ٦١٩ قوله خذيلما حبه بها ١٢

٦٥١ قوله كان وما يكون الذي في الصحيح بايرنيا في كتاب الفتن اخبرني رسول الله صلى الله تعالى  
 عليه وسلم ما يبركائن الى ان تقوم الساعة الحديث وليس فيه لفظ ما كان ١٢  
 ٦٥٦ قوله ذكر من قال وياتي غمها لفظ ان في ذكره في الصحاح وقفته عندي ١٢

قوله الا واحد اقول هذا استثناء غير معروف في الصحاح ولا محفوظا وهو مخالف لنفس القرآن  
 العزيز لقد رضي الله عن المؤمنين فلا يعوبة فثبتت ١٢

٦٦١ قوله وكان مع ذلك اقول رد العلماء بانه رضي الله تعالى عنه كان يباحي بكفرة فلو  
 ثبت عليه ذلك لعبره به ١٢

٦٤١ قوله وغيرها كابي نعيم وله لفظ طبيب جميل ذكره في منتخب الكنز ج ٥ ص ١٤٤

٩٢٥ قول ترف عمن ترق عمن بقعة كما في جامع الصغير

٩٢٩ قوله ويقال انه مات مسوعا اقول هذا الذي مر منه حافظ بينا جزم في التقريب فقال

مات شهيدا بالسم الحرق وقال ابن حجر في تقريب العواقي بموته مسوعا شهيدا جزم غيره انه  
من المتقدمين لقنادة والي بكر بن حفص والمتأخرين كالزبير العراقي في مقدمته شرح انقريب

٩٢٤ قوله منظر كان اوجع بينا خطا من الناسخ والذي في سوجب اللدنية فنظر في لهو على عبد  
وسم له خطوش لم يظرا له شيء اوجع لقلبه منه

قوله من حديث ابى هريرة وهذا الحديث رواه حاكم وصححه والبيهقي والبزار الطبراني قال  
في الفتح باسناد فيه ضعف

٩٢٣ قوله الى ارفع انه عده ذاك لما لم يقنع به غيره

٩٢٨ قوله في نسق سند واحد

٩٢٩ قوله الى ارفع ذاك الضعيف

٩٥٧ قوله خالد بن الوليد الانصاري قلت الذي في الكامل ج ٢ و ١٣ قبل فيها مع على

من المهاجرين خالد بن الوليد وله نسخة

٩٤١ قوله الباجي الناجي لانه من بني ناجية

٩٤٠ قوله يوم حمل مع ام المؤمنين كما يظهر من الكامل

٩٤٥ قوله ب اذ سمع على خلف فيه كما ياتي في الترجمة بعون

٩٤٤ قوله ابو العيثم في اجابته ايضا خلف شديدا كما ياتي في الكنية

٩٤٩ قوله في القلب لل بينا سطا واصلة النفث في القلب والقلب متوافق

٩٩١ قوله والي الحسن هو الآتي ذكره

٩٢٤ قوله ابن جبهنم ابو الحسن علي بن عبد الله بن جبهنم العمري رحمة الله تعالى عليه ذكره

الذي سمي على عادته في حمير ان فقال روي عن ابى الحسن علي بن ابراهيم مسند القحطاني

والحمد لله عثمان الاودي والحمد لله ولعل بقيةهم توفي سنة ١٢

٩٢٢ قوله وقال المرزبان اخراج البسبقي والبوسعد في شرف المصطفى قال المرزبان في ١٢

قوله موات مواتي ١٢

قوله ثم اجزأل اجزأل ١٢

قوله فركبت فركبت ناخبة فليس بنفسها حرم نجس به على الاكليات ١٢

قوله في الدلائل وابن منقذ ايضا ما يدل عليه ما ياتي في ٩٨٤ ١٢

قوله الذال المعجزة من اول اسم منها ١٢

٩٢٣ قوله عن ابيبة فوات بن سالم ١٢

قوله عن جده سالم بن فوات ١٢

٩٥٩ قوله اورده البخاري امر في غير صحيح لان خالد بن ايمن وعمر بن شعيب ليس احدهما

من رجال صحيحه والظاهر ان المراد اورده في تاريخه ١٢

٩٤٢ قوله فادري اراد في حديث العزيز ١٢

٩٤٣ قوله وسياي زبد بن كعب رحمه الله فلم يزد في زيد على قوله زيد بن كعب في دريد بن

كعب امر ١٢

٩٨٨ قوله عدوه على عدوه قلت ومن العرب من يعين صدقيه على عدوه وان كان على غير دينه ١٢

٩٢٩ قوله واسلم في زمن ابي بكر قلت فلي نبك ان ينبغي تحويله الى القسم الثالث ١٢

٩٣٠ قوله والوعر والنسائي في الكون تقدم في الربيع بن زياد ١٢

١٠٩٠ قوله في عشرة من قومه الحديث قال الواقدي كان رفاعته وفد على النبي صلى الله تعالى عليه

وسلم في ناس من قومه قبل خروجه الى خيبر فاسلموا وعقد له على قومه زرقاني ج ٢ ١٢

ذكر فتح وادي القرى ١٢

١٠٩١ قوله جهم بن قثم وسياي في طعن بلال ١٢



٢١٠ قوله الملكة مستعبدة والصلوات ان صلح الله تعالى عليه وسلم من ابيه فكان ينبغي ذكره  
وذكر من عرف اسمه من الملكة ١٢

٥٩ قوله يحيى يحيى ١٢

٢١١ قوله لفظ زيد قول الذي في نسخة انكث للسنن الطبع القديم والطبع الجديد ١٨١  
وطبع مصر على ما مش الزقاني ٢٥١ ان جهم زيد الخ ١٢

٢١٢ قوله محمد بن حسين مرجع ١٨٨ محمد بن حسن ١٢

قوله حسين بن علي بن ابي طالب ١٢

٢١٣ قوله ورواه عبد الرحيم الذي في اللآي ١٥٥ من سياق خطيب عبد الرحمن بن ابراهيم ١٢  
قوله وله طرق اخرى وفضلنا طرقه في جزاء الله عدوه ٢

٢١٤ قوله استخافه استلحقه ١٢

١٥٥ قوله اخرجه يونس قلت والترندي في شمائله ١٢

١١٢٣ قوله ابو الحسين بن نعمان الظاهر انه تصوف من القيم فانه كما ياتي في نعمان بن نعمان بن القيم  
قوله رجلا سرهم الذي في الزقاني من ابن شاهين ابو نعيم كشم عاشر اعقد لكم لواء فضل  
لكلوة بن عبيد الله فعقد لهم لواء جعل شعاعهم يشرق في نواحي يومئذ كذا ١٢  
وقد مر في الكتاب في بشر بن حارث ١٢

١٤٦ قوله وغيرهم منهم معوية كما في النسائي ١٢

١٦٤ قوله عمارا غمارا كما في الكامل ١٢

١٩٨ قوله بجوة لحوثة ١٢

٢١١ قوله او الغامدي ياتي في مالك اقول ذاك الذي ياتي في ما كسر غيره قال اللآي استشهد  
في الاخراب قد فقه النبي صلح الله تعالى عليه وسلم وبهذا انما مات في زمن معوية فكان على لفظ

٢٥٢ قوله بالدين نافية ١٢

٢٥٣ قوله لا ادراك اى بازان ولد اقال فى التقريب بخبرهم ولد اعدة فى القيم الثالث ١٢

٢٥٤ قوله فى حدود السبعين الذى فى تقريبه فى حدود الثمانين ١٢

٢٥٥ قوله من طريق زيد بن الشخبه صوابه يزيد كما فى المسند ج ٣ ص ٢٨٣ وهو يزيد

بن عبد الله بن الشخبه نسب لجد ١٢

٢٥٦ قوله ان يولاء لعل ينهنا سقطا والذى فى الزقاني ج ٣ ص ٢٤٩ ابرواته ابن الى

خيشمة والنزير بن كنان عمن سمع النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يارض اباسفين فى  
ببيت ام حبيبة واليوسفين يقول له تركتك فتركتك العرب ولم ينطع لعداءه ولا قر  
ناو وهو صلى الله تعالى عليه وسلم ليحك ويقول انت تقول نه ايا ابا حذظلة ١٢

قوله تركتك عن محمد بن وهاب ١٢

قوله ان انطحت نافية ١٢

٥١٠ قوله وروى ابن منذر والخطيب كما فى الميزان ١٢

٥٢٩ قوله سلمة مسلمة الفهرى ١٢

٥٩٤ قوله طليعتين طليعتين ١٢

٥٩٨ قوله ويقال انه استشهد قعت وقع فى الكامل ذكره فى خلافة علي ص ٤٠ ج ٣ ص ٧

٦١٥ قوله العاقب العراني صوابه النجاشي ١٢

٦٤٩ قوله عبد الله بن احمد اقول احمد له بل رواه احمد نفسه فى المسند حدثنا محمد بن ابي بكر

المقدمي ثنا ابو موسى البراء ثنى صدقة بن طليعة ١٢

قوله ذريرة الاستحاب ما فى المتن هو الصواب ١٢

٦٨٠ قوله ياتي فى ابن صوابه ياتي فى عمر ص ١٢٣ ١٢

ص ١٢٠ قوله بالفي الف هذا هو الصحيح نظر الى شان عبد الله وعظمة ١٢

٤١٣ قوله ذكره في ترجمة الحباب الفزاري ج ١ ص ٦٨ انه كان قد أدرك النبي صلى الله تعالى عليه وسلم وروى عنه شيئا منه ذكره ثيان الحباب النبي صلى الله تعالى عليه وسلم واسلامه رواه ابو يعقوب والبرهم الحربي ١٢

تنبيه عبد الله بن حبيب بن عامر بن المشتق الوقبلي العامري ابو الاسود العامري روى ابو بكر بن ابي شيبة عن الاسود العامري عن ابيه تعالى صليت مع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الفجر فلما سلم انخرف ورفع يديه ودعا احد يث فاما ثنان عبد الله بن حبيب بنده هو انه ذكر في ترجمة الحباب سقط ما قال الحافظ في التقریب في هذا انه مجهول والا فلا جمل روايته ابن شعبة كان يجب ان يذكر عبد الله بن حبيب العامري في القسم الرابع تنبيه على انه ليس صحابيا ولم يذكر في شيء من الاقسام الثلاثة فليحذر والله تعالى اعلم ١٢

٤١٥ قوله من الرضاة تقدم وسياق القسم الثالث مستقلا ١٢

٤٢١ قوله وابن ابي عاصم والطحاوي في معاني الآثار في باب المني بين القبور وبالغال ص ٤٩ وانظروا بنده ابي نجيب بن يعقوب الانصاري عن محمد بن اسمعيل قال قيل لعبد الله بن ابي حنيفة ما تذكر من رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال رايت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم صلى في غلبه ١٢

٤٢٤ قوله والعصر تواصيا بالحق وتواصيا بالصبر ١٢

٤٢٥ قوله فقلت استغفر وفي شامل الترمذي انه قال غفر الله لك يا رسول الله قال ولكن ١٢

قوله الخاتم فالتقسيم فوجدته نيم على مكا ١٢

٤٢٦ قوله وهو غير عبد الله حنزم به الحافظ في التقریب في عاقمة ١٢

٤٢٧ قوله هاك اي خذ ١٢

٤٢٨ قوله قلت ثم من فذكر فيه سقط نفى الحديث لوج قال عمر قلت ثم من فذكر رجل فسكت ١٢



نجاة ان يحلني في آخرهم ١٢

٨٥٦ قولہ ابو داود وبقولہ خبرم محافظ في التقريب في علقمة ١٢

قولہ ولا يثبت لعل صوابه منضيه ١٢

قولہ ابو عبد الله بن سنان واخاره كحافظ في التقريب ومرض كون ابيه عبد الله بن عمرو ١٢

٨٦٢ قولہ عبد الله بن عوف الذي يأتى ص ١٠٢ ابن ابى عوف ١٢

٨٦٢ قولہ في ترجمة الحوث بل في ترجمة بشر بن محارث ١٢

١٩٠ قولہ وابو الطفيل بن قال في المفاة روى عنه أبو بكر وعمرو وعثمان وعلى ١٢

٨٩٢ قولہ واخرج الترمذي قلت بل هو في الصحيحين كما في المشكوة فبعض من لا يسه ١٢

٩٢٥ قولہ الاختلاف في اسم ابيه اقول عبد الله المزرقى هو رفاعه بن رافع الزرقى

يدل عليه ما في مسند احمد ج ٣ اول ص ٢٣٣ ١٢

٩٢٨ قولہ ابو علقمة الزجاج كما حجه محافظ في التقريب وجنح اليه ههنا في عبد الله بن عمرو ان

والد علقمة عبد الله بن سنان واما ابن عمرو فوالد بكر ١٢

قولہ تقدم تقدم ص ٥٦ ان في والد علقمة خلافا قيل عبد الله بن عمرو قيل عبد الله بن سنان ١٢

٩١٦ قولہ ابو عبد الله بن سنان الذي في المنتخب الحشرى ثم المنارى فليح ١٢

قولہ عن عبد الله الكندي الذي في المنتخب عن عبد الله الكندي بن الى طلحة بن عبد الجبار

بن محارث بن مالك محسنى ثم منارى عن ابيه عن جد الى طلحة عن عبد الجبار

بن محارث بن مالك قال وفدت بهم ١٢

قولہ ان ابن عبد الجبار لفظ ابن من زيادة النساخ فان الترجمة لعبد الجبار وقد ذكر

في منتخب كنز العمال ج ٥ ص ٢١٥ على الصواب ١٢

قولہ ان يعينني الذي في المنتخب يعينني ١٢

٩٤٣ قولہ والترمذي في جامعه ١٢



قوله عن عبد الرحمن بن عائش عن النبي صلى الله عليه وسلم ١٢

قوله عن معاذ عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ١٢

قوله البيهقي هو الصحيح ١٢

قوله الي كثير هو الصواب ١٢

١٠٢٢ قوله وقد اشترت الي ذلك اقول قد ذكر في العبادة صلى الله تعالى عليه وسلم ونقل عن ابن الكلبي ان النبي

صلى الله تعالى عليه وسلم غير اسمه فسماه عبد الله وسيدته له بعد اسطر الفيا فلما ادري ما معنى هذا

الا استعاد بها الا ان سير يد به تاثير فقال ابن الكلبي من جهة العقل لكونه ضعيفا في باب النقل ١٢

١٠٢٨ قوله في عبد الله بن كعب لم يسبق ثمة الا انه ياتي في عبد عمرو فان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم

غير اسمه ١٢

١٠٢٩ قوله هو العاقب تقدم ٢١٥ في فكر السيد ١٢

قوله الزندي من حديثه باسم عبد المطلب ١٢

١٠٣٠ قوله النبوي وانما الى قوله المطلب كما ياتي فيه ١٢

قوله وصوب الطبراني قلت لكن احفظ نفسه اشار في التقريب الى التضعيف فقال عبد

المطلب ١٢ دس بن ربيعة بن احارث بن عبد المطلب صحابي لكن الشام ويقال اسمه المطلب

ثم رأيت ذكره في الميم واشار الى التضعيف الاول فقال المطلب ابن احارث بن عبد المطلب

صحابي قبل ان عبد المطلب تقدم اهو والله تعالى اعلم ١٢

١٠٣١ قوله عبد الحارث قلت لم تقدم ثمة ١٢

١٠٣٢ قوله استشهد باحد قلت مر في اخيه زيد شهيد ٥ بدر ١٢

١١٥ قوله ومثله صفيين ولذا الجمل كما يظهر من الكامل ج ٣ ص ٩٩ ١٢

١١٣٣ قوله لسند الضيف بل ساقط رواه عبد الرزاق عن يحيى بن العلاء روى بالوضع عن بشر

بن غنيمته ترك متهم وسياق في عمرو بن قرعة فان هذا الحديث تنقمة حديث عمرو وعنه الرراق ١٢



- ١٢١٢ قوله السبب الثابت ١٢
- ١٢٣٢ قوله الزبير بن عمار الغساني ثقة ١٢
- ١٢٥٦ قوله باحد فلما باحدهما فتح لا حاجة الى البيان ١٢
- جلد السابع قوله تقدم لعبد شيبه الى علقمة بن الاعور السلمي الى الاعور لكن لم يذكر ثم نسب وذكر عن يونس بن بكير علقمة بن الاعور بن قطبة وهو في الف لهذا النسب قاله اعلم ١٢
- ٢١١ قوله لا يعلو الف في ابد صوابه استي ١٢
- ٢١٣ قوله مشقة صوابه سببة كما في سيرة قايين بشام ١٢
- ٢١٤ قوله عبد المطلب واليه ان يقول لا اله الا الله بكذا المسلم في الحج والبخاري في الجاهل
- وفي البخاري ١٢
- ٢١٥ قوله فهو رسل اقول وصله العقيلي وتام في فوائد وابن عساكر عن ابن عباس رضي الله تعالى
- عنه كما في كنز العمال ١٢
- قوله ما يدل على سلامة انما يدل على ابن ما فعلت ما فعلت الا لان لك حماد لولا ما
- لم افعل هذا القدر الضياء
- ٢١٨ قوله عن الحسين بن علي محل صوابه عن علي فان الحسين رضي الله تعالى عنه لم يدرك
- ابا طالب لم يره وانما ولد لعبد موهبة بسنن ١٢
- ٥٩٤ قوله ثم ثبت يثبت ١٢
- ٥٩١ قوله وانه يخبر بخبر ١٢
- ٦٠٠ قوله تسامني تسامني ١٢
- ٦٠٥ قوله اولكن اولكن ١٢
- ٦٠٨ قوله لم تحفظ عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ١٢
- ٦٤٦ قوله عن امه محل صوابه عن ابيه بدليل ما يأتي من انه لا يصح لسامع من لم سلمه ١٢

٩٤٤ قولہ وفي الصحيحين اقول رواه البخاري في تقصير الصلاة تعليقا من طريق  
سالم وفي العمرة وفي الجهاد باب سرعة السير وصلا من طريق اسلم وليس فيه في الموضع  
الثلاثة ذكر رجوع ابن عمر بن الخطاب ولم اقف عليه في صحيح مسلم الصلا والمحافظة ادرى والله

نحو اعلم

٩٩٢ قولہ وسواءه ولكن ما ذكر فيه كله صحيح ثابت بوجه آخر ١٢  
٩١٥ قولہ تنكحها صوابه صلحتكها كما نقل الرزقاني عن السيرة الكبرى ١٢

٩٢٩ قولہ عن سعيد صوابه معبد ١٢  
قولہ واخرجه النسائي من طريق المذكور ١٢

قولہ عن سعيد صوابه معبد ١٢

٩١٠ قولہ ما عرت ما عرت ١٢

٩١٣ قولہ تقصير تقم ١٢

٩٠١ قولہ لمن سقيتها اي لا تسقيها الماء بعد افطارها ايضا وان سقيتها لا وقع بك ١٢  
قولہ كذلك بل الماء ١٢

٩٠٢ قولہ عن ابن الكلبي عن الكلبي ١٢

٩٢٢ قولہ ذكر الاسناد صوابه الاسناد بالعين ذلك انها قالت يا رسول الله لا

آل فلان فانهم كانوا اسودوا في جبالهم فلا بد لي من دون العبد هم فقال رسول الله

صلى الله تعالى عليه وسلم لا آل فلان رواه مسلم ١٢

٩٥٥ قولہ عوف عون ١٢

٩٥٦ قولہ ابهم امهم ١٢

٩٤٤ قولہ موقمة اي ذات انعام ١٢

٥١ قوله في ترجمة جهم بن قيس وسياتي في مطر بن طلال ١٢

٥٢ قوله الملائكة مشهور والصواب ان يصل الى الله تعالى عليه وسلم محمد بن ابيهم فكان ينبغي ذكره

قوله وذكر من اعرف اسمه من الملائكة ١٢

٥٣ قوله من قبله فله ١٢

٥٤ قوله لفظ زيد اقول الذي في نسخة الثلث للسنن الطبع القديم والطبع الجديد ١٨١

وطبع مصر على امش الرزقاني ١٥١ ان جهم زيدا الخ ١٢

٥٥ قوله محمد بن حسين مرشح ١٨٨ محمد بن حسن ١٢

قوله حسين بن علي بن ابي طالب ١٢

٥٦ قوله ورواه عبد الرزيم الذي في اللالي ١٥٥ من سباق الخطيب عبد الرحمن بن ابراهيم ١٢

قوله وله طريق اخرى فضلنا طريقه في جزاء الله عدد ١٢٥

٥٧ قوله ثم استخافه استحققه ١٢

٥٨ قوله بولس بن بكير قلت والترندي في شمائله ١٢

٥٩ قوله والباخرسين بن لقمان البطارية تصوف من لقيم فانه كما ياتي في لقمان لقمان بن لقيم ١٢

قوله رجلا سركم الذي في الرزقاني من ابن شاسبين الغواني لكم عاشر اعقلكم لواي

فدخل طلحة بن عبيد الله فوقف لهم لواء وجعل شعارهم باعشره فهو الى اليوم كذلك الخ ج ٢

٦٠ وقد مر في الكتاب في بشر بن مكارث ١٢٧ ١٢

٦١ قوله وفيهم منهم موحية كما في النساء ١٢

٦٢ قوله علما عاشر كما في الكامل ١٢

٦٣ قوله او الفاعدي اقول ذاك الذي ياتي في مالك غيره فان الآتي استشهد في الاحزاب فقهه

النبي صلى الله تعالى عليه وسلم وبنو النمامات في زمن موحية فكان على الحفاظ افراد ١٢

٦٤ قوله



٢٢٤ قول له ادراك ابي ابراهيم ولد اقبال في التقريب مخضرم ولد اعدة في القسم الثالث ١٢

٢٢٥ قول له في حدود السبعين الذي في تقريبه في حدود الثمانين ١٢

٢٢٦ قول له من طريق زهير صوابه يزيد كما في المسند ج ٣ ص ٢٢٣ وهو يزيد بن عبد الله بن النخعي

لنسب لمجد ١٢

٢٢٨ قول له ان هؤلاء كلهم سقيا والذي في الزقاني ج ٣ ص ٢٤٩ برواية ابن ابي خثمة

والزبير بن بكارة عن سمع النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يارضح ابا سفيان في بيت ام حبيبة

وابو سفيان في بيت يقول له تركتك فتركك العرب ولم ينقطع لوجه ما جاء ولا قراد

وموسى صلى الله تعالى عليه وسلم ليحك لي قول انت تقول هذا يا ابا حنظلة ١٢

قوله تركتك عن جبرال والحرب ١٢

قوله ان نافذة ١٢

٥١٠ قول له وروى ابن منذر والخطيب في التمهيد ١٢

٥٢٩ قول له عن جبيب سلمة سلمة الفهري ١٢

٥٩٤ قول له طليقين طليقين ١٢

٥٩٦ قول له انه استغفبه قلت ووقع في الكمال ذكره في خلافة علي ج ٣ ص ٢٢١

٦١٥ قول له العاقب العمري صوابه النجاشي ١٢

٦٤٩ قول له عبد الله بن احمد اقول احمد له بل واه احمد نفسه في المسند حدثنا محمد بن ابي بكر

المقدسي ثنا ابو موسى التبراني عن صدقه بن طليبة التبراني ١٢

قوله ذراية الاستجاب ما في المتن من الصواب ١٢

٦٨٨ قول له في ابن عمرو صوابه باق في عمرو ١٢

٧١١ قول له بالفي الف هذا هو الصحيح نظر الى شان عبد الله وعظمت ١٢

٧١٣ قول له في ترجمة الحباب الفزاري ج ١ ص ١١١ انه كان قد ادراك النبي صلى الله تعالى عليه وسلم

واسلامه روان النبوي وابراهيم الحربي ١٢

تعبه عبد الله بن حاجب بن عامر بن المنتفق الحنظلي العامري ابو الاسود  
العامري روى ابو بكر بن ابي شيبة عن الاسود العامري عن ابيه قال صليت مع رسول الله  
صلى الله تعالى عليه وسلم الفجر فلما سلم انخرف ورفع يديه وهو عاخذ بيته فكان عبد الله بن حاجب  
نذا هو منه كور في ترجمة اجاب سقط ما قال الحافظ في التفسير في هذا انه مجهول والا فلا جل  
رواية ابن ابي شيبة كان يجب ان يذكر عبد الله بن حاجب العامري في القسم الرابع تنبها  
على انه ليس صحابيا ولم يذكر في شيء من الاقسام الثلاثة الباقية فليحذر والله تعالى اعلم

١٥ قوله مقدم في ترجمة وسياق في القسم الثالث مستفلا ١٢

٢١ قوله وابن ابي عاصم والطحاوي في معاني الآثار في باب الميثع من القبور بالنعال ٢٩٢

والفقه السند الى مجمع بن يعقوب الانصاري عن محمد بن اسمعيل قال قيل لعبد الله  
بن ابي حنيفة ما تذكر من رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال رأيت رسول الله صلى الله تعالى  
عليه وسلم صلى في فلبه اهر ١٢

٢٢ قوله والعصر نواصبا بالحق وتواصيا بالصبر ١٢

٢٣ قوله فقلت استغفر يا رسول الله وفي شامل الزهري انه قال غفر الله لك يا رسول الله

قال ولك ١٢

قوله الخاتم فالتقمة فوجدة بنعيم على مسكا ١٢

٢٤ قوله وسو غير عبد الله حزم به الحافظ في التفسير في علقمة ١٢

٢٥ قوله من فذكر رجلا فيه سقط ففي الحديث لعوف قال عرفت ثم من فوه جالا فسكت

يخافه ان يجعلني في اخرهم ١٢

٢٥٦ قوله ابو داود وبقوله حزم به الحافظ في التفسير في علقمة ١٢

قوله ما يتبته لعل صوابه بنضبه ١٢

قوله هو عبد الله بن سنان واختاره الحافظ في التقريب وروى عن ابيه عبد الله بن

عمر ١٢

٨٩٢ قوله عبد الله بن عوف الذي يأتي ص ١٠٢٢ ابن ابي عوف ١٢

٨٩٢ قوله في ترجمة الحرث بن في ترجمة بشر بن الحارث ١٢

قوله والوالد الطنيل بن قال في ترجمة روى عنه ابو بكر وعمر وعثمان وعلي ١٢

٨٩٢ قوله الترمذي قلت بل هو في الصحيحين كما في المشكوة فبج من لا يفسى ١٢

٩٢٥ قوله عبد الله الداري هو ابن سفيان تقدم اقول عبد الله الزرقاني بوراعة بن رافع الزرقاني يدل

عليه ما في مسند احمد ج ٣ اول ص ٢٢٢ ١٢

٩٢٨ قوله ابو علقمة تقدم الرابع كما رجه الحافظ في التقريب وجع اليه بهنا في عبد الله بن عمرو ان والده

علقمة عبد الله بن سنان واما ابن عمرو فوالد بكر ١٢

قوله تقدم تقدم ٨٥٦ ان في والد علقمة خلافا قيل عبد الله بن عمرو وقيل عبد الله بن سنان ١٢

٩٢٢ قوله ابو عبيد الحمصي الذي في المنتخب الحشوي ثم المناري فليجبر ١٢

قوله عن عبد الله الكندي الذي في المنتخب عن عبد الله بن الكندي بن ابي طلائع بن عبد

اجبار بن الحارث بن مالك بن محرق ثم مناري عن ابيه عن جده ابي طلائع عن عبد

بن الحارث بن مالك قال وفدت اخ ١٢

قوله ابن عبد الجبار لفظ ابن من زيادة النسخ فان الترجمة لعبد الجبار وقد ذكر منتخب

كنز العمال ج ٥ ص ٢١٥ على الصواب

قوله ان بعينني الذي في المنتخب ليعيشني ١٢

٩٢٣ قوله والتزم في جامعه ١٢

قوله عن مالك بن يخامر بكهذه هو في نسخة الترمذي مالك بن يخامر قال في التقريب

محفوظ ويقال له صحبة اما هذا الكتاب فقد ذكر فيه هذا اللفظ في ندين الوقتين فانتب



في كل موضع مالك بن عامر والله تعالى اعلم ١٢

٩٤٣ قوله واما رواية شريك الصوابين بذكر كما تقدم وكذا ابو في الترمذي ١٢

٩٤٥ قوله فيه ابي قلميس عن خالد عن ابن عباس واما ابو عنه عن ابن عائش ١٢

قوله قلت لاحمد بن حنبل ١٢

قوله عن خالد عن ابن عائش ١٢

قوله عن ابي قلابة عن خالد عن ابن عباس ١٢

قوله اخرجه الترمذي اقول الذي في نسخة الترمذي عن ابي عبيد بن ابي قلابة عن ابن عباس

وقال في آخره وقد ذكرنا بين ابي قلابة وابن عباس خطا فاساق رواية قتادة عن ابي

قلابة عن خالد عن ابن عباس ١٢

قوله عن ثوبان قلت اخرجه الزاكراني في خلاص ١٢

قوله واما رواية ابي سلام بن ابي اراوى الاخر عن ابن عائش الزائد ببنيته وبين النبي صلى

الله تعالى عليه وسلم ما كنا ومعاذ بن جبل كما تقدم من رواية ابن خزيمة والترمذي ١٢

٩٤٦ قوله قال هذا الطريق لكن زعم الدارقطني كافي العمل ان المحفوظ ان خالد بن الجلاح

رواه عن عبد الرحمن بن عائش وعبد الرحمن لم يسجد من رسول الله صلى الله تعالى

عليه وسلم ان رواه عن مالك بن نيار عن معاذ اهر ١٢

قوله عبد الرحمن بن عائش عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم

قوله عن معاذ عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ١٢

قوله البيهقي في صحيحه ١٢

قوله ابي كثير في الصواب ١٢

١٠٢٢ قوله وقد اشترت الى ذلك في العبادة اقول قد ذكر في العبادة ١٠٢٢ ونقل عن ابن

الكثير ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم غير اسمه فسماه عبد الله وسنيد كره لجه اسطر ايضا

فلا ادري ما معنى هذا الاستيعاد نها الا ان يريد به تلميد مقال ابن الكلبي من جهة العقل

لكونه ضعيفا في باب النقل ١٢

١٠٢٨ قوله في عبد الله بن كعب لم يسبق ثمة الا انه ياتي في بعضه فان النبي صلى الله عليه وسلم

غير اسمه ١٢

١٠٢٩ قوله الزهري باسم عبد المطلب ١٢

١٠٣٠ قوله حكي العجوى وأشار الى تقوية الطالب كما ياتي فيه ١٢

قوله الطبراني قلت لكن حافظ لفظة اشار في التقريب الى الضعيف فقال عبد المطلب م حسن  
بن ربيعة بن امارت بن عبد المطلب صحابي لكن الشام ويقال اسمه المطلب ثم رأيت ذكره في  
السيم وأشار الى الضعيف الاول فقال المطلب ابن مبيعة بن امارت بن عبد المطلب صحابي  
قليل انه عبد المطلب تقدم اهو والله تعالى اعلم ١٢

١٠٣١ قوله عبد الحارث قلت لم تقدم ثمة ١٢

١٠٦٩ قوله استشهد باحد قلت مرفي اخيه زيد شهوده بعدا ١٢

١١١٥ قوله وشبهه بحسين وكذا الجبل كما يظهر من الكامل ج ٣ ص ٩٩ ١٢

١١٣٢ قوله عن عبد الرزاق لسند ضعيف بل ساقط رواه عبد الرزاق عن يحيى بن العلاء بن بالاض

عن بشر بن نمير ترك متهم سيالي في عمرو بن قرة فان هذا الحديث تمنة حديث عمرو عند

عبد الرزاق ١٢

١٢١٢ قوله السبب الثابت ١٢

١٢٣٢ قوله الزبير بن العنابة الثقة ١٢

١٢٥٦ قوله باحد فلما صواب باحدهما وحق لا حاجة الى البياض ١٢

## بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع

مصنف کا تعارف :- علامہ وفیقہ البکر بن مسعود بن احمد کاشانی، علاؤ الدین اور ملک العلماء کے لقب سے یاد کیے جاتے ہیں۔ آپ علامہ علاؤ الدین محمد سمرقندی صاحب تحفۃ الفقہاء کے ارشد ملامدہ میں سے تھے۔ آپ نے تحفۃ الفقہاء کا درس آپ ہی سے لیا تھا۔ ”بدائع الصنائع“ اسی تحفۃ الفقہاء کی شرح ہے۔ جب آپ نے بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع پر شرح تحفۃ الفقہاء اپنے استاد کی خدمت میں پیش کی تو علامہ علاؤ الدین محمد سمرقندی نے اپنی فاضلہ اور عالمہ دختر فاطمہ کا عقد آپ کے ساتھ کر دیا۔ حالانکہ بعض شاہزادے اور سلاطین ان کے خواستگار تھے لیکن آپ نے اپنی فاضلہ دختر کے لئے ایک فاضل نوجوان کو ان شاہزادوں اور سلاطین پر ترجیح دی اور علم کے وقار کو مجروح ہونے نہیں دیا۔ صاحب تحفۃ الفقہاء کی دختر فاضلہ فاطمہ کا علمی مرتبہ یہ تھا کہ فتویٰ پر والد محترم کے دستخط کے ساتھ ساتھ ان کے دستخط بھی ہوتے تھے۔

علامہ کاشانی اکثر فتوؤں میں خطا کرتے تھے تو آپ کی فاضلہ بیوی اُن کی نشاندہی اور توجیہ کرتی تھیں تو آپ اپنے قول سے رجوع کر لیتے تھے۔ علامہ کاشانی نے ۸۷۰ھ میں قرآن پاک تلاوت کرتے ہوئے انتقال فرمایا۔ آپ کے انتقال سے قبل آپ کی فاضلہ بیوی کا انتقال ہو چکا تھا اور شہر حلب میں دفن کیا گیا تھا۔ علامہ کاشانی کو بھی حسب وصیت ان کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ حلب میں ان دونوں کی قبریں زیارت گاہ عوام و خاص ہیں اور یہ دونوں پاک روہیں مستجاب الدعوات ہیں۔

صنائع و بدائع فقہ حنیفہ میں بڑی مقبول و معروف کتاب ہے۔ آپ نے اپنی شرح کے ذریعہ تحفۃ الفقہاء کے بہت سے مشکل مقامات کو متریع الفہم بنا دیا۔ امام احمد رضا قدس سرہ کا حاشیہ اسی شرح تحفۃ الفقہاء مسمومہ بہ بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع پر ہے۔



# حواشي بدائع الصنائع في ترتيب الشائع -

بسم الله الرحمن الرحيم

٤١ قوله الماء عالبة على اجزاء القدر - ما ذكر الى السطبة بالاجزاء دفعه قد مر في البحث ان العبرة

للون والظلم فان لم يخالط فيها لاف ٤٢ ويرد عليه بهذا

٤٣ قوله من احد محرمه مخوف - غير ما يوجب به بعد در ٤٤

٤٥ قوله لا لعمام العذر فبين انما - اقول كيف ينجم العذر وهو انقطاع ما قصص انما يرد  
يكامل استوفى وقتا ثانيا كان لعمام عليه فاطية نعم هو الحكم اذ لم يبعد في الوقت الثاني  
لانه به يتم الانقطاع ويكلم بزوال العذر من اول الانقطاع فبين انما حصلت به  
ضوء العذر ضمن لا عند زمان في من العذر ان توفاه على السطبان وصلى على الانقطاع  
ونجم الانقطاع باستيعاب الوقت الثاني اعاداه وفي العذر من المصبرات وكذا اذا  
ادى الفلح في خلا في صلاة وتم الانقطاع احد فبذلك علم واضح وقد قال في العجز عن السراج والامام  
لها اى للاستحاضة انقطاعا في كافر وناقص في الكامل ان ينقطع وقتا كاملا فبها  
يوجب الزوال (اى زوال العذر) ويمنع القبال الدم الثاني (اى الحادث في الوقت  
الثالث) بالادل (اى الكائن قبل هذا الوقت الكامل) وناقص ان ينقطع وانه  
فبذلك لا يبرط ويكون ما بعده كم متصل اهل في صورة الكتاب اذا سقط في بعض  
الوقت الاول ثم عاد في الوقت الثاني كان كذا ما سبق له لم يبعد العذر فبين  
انما طهارة هذا المظهر للفقر فليسا مل ٤٦ ثم اقول لك ان تقول لعمام انه ان توفاه على  
الانقطاع ودام الى خروج الوقت لم ينقض به لان دفعوا هذه الكيفية محاذ لان  
المنافي لا فائدة ولا طهر عليه وهو ان لو توخا على انقطاع لم ينفذ به ينقطع ولا مل  
خروج الوقت لا ينقطع ينقض سبه بالخروج بل يسج كالا معناه انه العجز ولو دخل

فاذا جعلوا دفتوه وسكن في الانقطاع الدائم الى خروج الوقت كوضوئهم و  
 مسجهم تلك الامثلة فيه تكون كعجلة محمودة تلاوي بوضوئهم السجود ومانى التيميم  
 ومانى اليك منطوق فيقدم عليه للاسناد ويصحب في الجامع الكبير نداء غانية ما وصل اليه  
 فهي القاصد والحمد لله اعلم ١٢

٤٩ قوله فلم يسلط عليه - وان اعلم ان مقتضى ١٢

٤٩ قوله وقال محمد في رجلين مع احد سما - هذا قوله اقول الى يوسف على خلاف الاما  
 الاظم في زعم الاما واثوب النظر الثانية المصرية حيث ١٢

٥١ قوله الا في حال وقوع الشك في طهوية الماء - اقول بل ولا فيما لان الصحيح في الواقع ١٢

٥٢ قوله وهو يلزم بالية فان خاف ذهاب الوقت - افادته رعاية لقول محمد ١٢

٥٣ قوله الوقت الناقص في الفجر اذا ملئت الشمس  
 تحليل لا يشي الا في ادخله في السحر ١٢

قوله لان الوقت الناقص قليل لا يشي الا اذا ملأه - اقول فانه ارادوا  
 فانه العلم وقتا يقع فيه الاستباه بين طلوع الشمس ودمه فادوم لنيك يكون  
 الوقت في الفجر لان اليقين لا ينزل بالشك لكن وقت ناقص لكرامة الصلاة في  
 هذا الوقت وهذا هو الحق بالحق نامل ١٢

٥٤ قوله دم الاوزاع خمس لاشي سائل ١٢

٥٤ قوله عالما عليه ما وردوا اللبن ومحمد ذلك - اقول هذا في الملقح فان الملقح فيه  
 لم يلاق الحوت انما لانه الملقح وهو مغلوب بخلاف صورة الاعتبال في الماء  
 فان الكحل ملاق حكا كما نص عليه محمد رحمه الله تعالى ١٢

قوله فاما صلاة العجمي الطاهر منسوب - اقول اراهم لو وقع في الماء الشربير  
 شجرة فيه واغرت بل ينحسر الماء الذي لا فائدة له في ذلك فمكة على دم



لا يمكن التمييز بين القول به أحد سادنا الامر ان ادعى القليل في حكم شيء واحد مما لا في  
جزء منه فقد لا في الكل فينتج كد ما سببه رده الامام آخره في تليل الوزن بين  
وقوع غارة وسور وشاة في البر غير سله بل معاس الابرار على خلاف القياس  
الا ترى ان لو فرض عدم التمسك بالغارة الا لعدد عشرين ولو اترجم فساط لكل لاختلاف  
بمخيف لا يميز وخرج عشرين لا يخفى خروج تلك العشرة من تعيين القياس  
على حديث التفوية ظاهر الوزن فان التفوية في الجابدين ملة سرية واذا كان الامر  
على ما ذكرنا في النجاسة ان في القليل نقاء البعض كطهارة الكل فلهذا في الافتساح  
مختلف صورة الملقح والرتقاء العلم ١٢

١٢ قوله فيما لا فتساح صائر الماء يستعمل - اي من النجاستين ١٢

قوله والرجل طاهر في الوجهين على اي على طهارة الماء المستعمل كما هو قولهم جميعا عنه  
المرافقين وكذا على نجاسة عنه الامام لان حكم الاستعمال انما يملك بعد الانفعال  
اما عنه الي يوسف فلهذا لا يحيل الماء يستعمل بادل النجاسة العفو كما سيأتي والماء  
المستعمل نجس وملة في الخمس بحسب المدين فلهذا لم عنه ابدان كما سيأتي بعد اظهر  
قوله وان لم يكن طاهرا فان كان على بدنه نجاسة خفيفة - شية وجم اذا كان  
على بدنه نجاسة خفيفة او حكمة وبدو بالاول فقال فان كان على بدنه ام ١٢  
قوله وعنه الي يوسف المياه عليها نجاسة - وان الخمس في الغوبة لادن شرط التطهير  
عنه الذهب ولم يوجد فيه نجس ابدان كلما الخمس في غير نجسا ولم يكتسب الطهارة ١٢  
قوله وعنه بما ان الخمس للطلب الاول - في العبارة قلق وجزارة بنيان في النجاسة لا في  
نيلها على والرتقاء العلم ١٣

قوله لعمامة استعمال - ثالثا الاول بالادى ١٢

قوله وعنه الي يوسف هو نجس ولا يخرج طاهر ابدان - لان الماء المستعمل نجس عنه ١٢



قوله عند الضرورة على ما ذكر - اما عند عدمها فالحكم ما مر عليه انه محسوس لا يلزم ابد ١٢

قوله قول واحد اوله في التوب قولان - لاشتماله على العيب ١٣

قوله بقول الاصل - فيه ان منه الى يوسف بمصيل الاستئصال بمجرد الملاقة من دون التوقف على الانفصال ١٤

قوله ولا يلزم الماء مستولدا - من قوله بغيره الى لغة الاستعمال كله داخل تحت النفي اى

سيرة الماء مستولدا مطلقا لوجود رفع الحدث وان لم ينو واقامة الغزوة القبا

ان نوى بذاتك فلا بغير مستولدا مطلقا وان وجب اليه سبيل وانما كان بذات

للاشفاق لان فرض المسح اتم ١٥

قوله لان المجتمع هو الماء الطاهر - به يدل على ان ماء الحوض الكبر خرج منه واصله

في موضع الحق معنى قوله كل مادة اى ساحة وانه كقول الدر عن القناد فانية وكذا

فراجه بما ١٢ اذ للكن قوله ثم عاوده الماء في استلها الحوض يدل على ان الحوض لله

بغيره واستلها صغيرا من مادة اى خرج قبضته حتى تلتقى في الاستفصال ١٦

قوله ولم يخرج منه شيء اى لم يفيض في جوانبه اذ به بغير جاريا فيلزم ١٧

قوله كما دخل الماء فيه جاريا - ومنه قول الثانية الماء الطاهر اذا كان في موضع

هو عشر في عشر الحمت فيه بما سته ثم اصبحت ذلك الماء في مكان هو اقل في عشر

في عشر يكون طاهرا اتم ١٨

قوله لو وقعت في بحر عظيم - كيف يؤدي الى ذلك الشرع حبيل الكثرة الجارية له

يفعل ان النجاسة ما لم تغر احد اوصافها الماء القليل شيء واحد ففيه فما

در النجاسة وماورد في النجاسة ص ١٦٣ ١٩

قوله بالاجماع - اى اجماع اصحابنا رضي الله تعالى عنهم ٢٠

احتمل العيب نية العشاء هل يعيد كما ٢١

قوله ٢٢

اذالم تصح فرضها <sup>١٢</sup> ونقله

قوله

نوى لكل امامة صاحبه جاز او اقتداه <sup>١٢</sup>

٢٠٢ قوله

رفع اليدين ان لم يغيب اوجب فساد الصلاة <sup>١٢</sup>

٢٠٣ قوله

قوله ومنها اي من مفسدات الصلاة الكلام - تلف على قوله <sup>١٢</sup> فساد الصلاة <sup>١٢</sup>

٢٠٤

قوله لا تعد صلاته بركة واحدة - اقول نه اذالم يرد التعليم كما ياتي بعد اسطر انما اذا

كان النية على غير امامة ينسحق ان ينوي الصلاة دون التعليم <sup>١٢</sup>

٢٠٥

قوله ولا يصح ان يرد سلامه - انشاء الله ولو ذكر بعد الصلاة <sup>١٢</sup>

٢٠٦

قوله على قول اني ضيف بكرة - اقول قد قدم انما كراته الصلاة والتسبيح والتسليم حال

الخطبة فهذا هو منه على كراتها في الاوقات الثلاثة الفيا على قول الامام خلافا لما

صححه في مسبوخ الاسلام والنباية والنهاية وقد شئ على مثل ما هنا في مواج الدرر <sup>١٢</sup>

٢٠٧

قوله اخواننا بنوا علينا اننا ان ترك الغسل - ركب الله درهما بك اما قاله

في اهل صفين وقال في اهل نهر وان شرب حيلة على وجه الارض <sup>١٢</sup>

قوله الصلاة شربت لتعظيم الميت - صلاة الجنازة شربت لتعظيم الميت <sup>١٢</sup>

٢٠٨

قوله فقال ان شاء الله هو ولم ينكر - الذي في حقل بنو ان شاء الله <sup>١٢</sup>

٢٠٩

قوله وعند عامة العلماء لا يحنث وجهه قولم - انقلب النسبة وهو الوجه لا يحنث

وعند عامة العلماء يحنث <sup>١٢</sup>

٢١٠

قوله ونساء ان صيغة - افعل للمحال حقيقة - افعي لا على لدا لا افعل لدا <sup>١٢</sup>

قوله انه اذالم يذكر المحلوف به - كان قال احلف بالله او بخبرته <sup>١٢</sup>

٢١١

قوله لانه ما اراد به المطلق لاني حالة - صوابه انه بدون اللام متعلق بقوله لا يدين

بنزاع الخافض اي لا يدين في انه لم يرد به المطلق فيحكم بوجوبه في الكثرة وفي

الغضب وان ادعى انه لم يرد <sup>١٢</sup>



٢٠ قول

كما يحتمل المطلق طلوق اذا نوى ١٢  
قوله فلم يكن ذلك دليلا على انقضاء النكاح - اقول انظر ان يد القضي ان الثانية  
محملة على انقضاء النكاح باختصاصه بحالة الانقضاء وهو يقوم باحرف كثيرة  
كقومي واخرجي واذهبي وغير ذلك بل الوجه في تحليل ما افاده السيد الا انه يرى ان  
الغالب لمحمد المطلق حدث الرعية والحاجة البهائية ١٢

٢١ قول قال لها انت طالق ثلاثا - الاشارة بالا صابح انت طالق بكذا ١٢

٢٢ قوله انما وجبت لاستبراء الرحم - صحابه صا الناقية ١٢

٢٣ قوله لعقد المكان بوط وولم يوجد - مثل صحابه بعمدة المكان الوط ١٢

٢٤ قوله اما ان جاءت به لاقل من سنتين منذ طلوعها الاول - فان جاءت به لاقل من

سنتين منذ طلوعها الاول او مات ولاقل من سنة اشد منذ تزوجها الثاني ١٢

قوله منه وان جاءت به لاقل من - اقول بقي الوجه الثالث وهو ما اذا امكن اثباته

من كل منهما وكذا هو مذكور فيما نقل في التمهيد عن هذا الكتاب ١٢ والمجيب ان البحر

نقل من هذا الكتاب ص ١٠١ انه الثاني والنكاح جائز لان قد اسما على الزوج دليل

ونقضا بعد ما في الاول ١٠١ مع انه لا ذكر لهذا النسخ في الكتاب اصلا كما ترى (وكانه

استبعد عليه الوجه الثاني بالثالث فان معنى ما في البحر مذكور في الوجه الثاني في الكتاب

وكذا لا ذكر له في الثانية كما في البحر منها وقد ذكره في البحر قبل هذا انما في اوراق واهل

فيه الى بحث فيبحث ان الولد للاول وقد وافق بحسنه في نفس الامام الحاكم الشافعي

الكاظمي كما في النسبة ص ١٥٦ والله تعالى اعلم ١٢ اقول لكن بقي شيء وهو ان علم الثاني

غير يقيد بما اذا علم الثاني انه في العدة واذا حصلنا في هذه العدة للاول كان الحمل

انه للاول مما امكن فان لم يكن محمول النسب وبهذا حكم السيد في ما اذا تزوجا مالا

بأنها وهو يريد الفوق بغيره وبين ما اذا تزوجا غير عالم بالعدة فينبغي على طه



ان يقال في العدة الثالثة المستمرة ان التزوج ان كان بعد مدة في الموت او الطلاق  
 الصالح لا نفقا، العدة فالولد للثاني ومنها ينشئ الولد كذا في السجود ان كان قبل  
 ذلك فالولد للاول لانه وان نکاح فاسد فلا يولد له من النكاح ولا سنة له  
 الغرض الصريح ولا ينافيه ما في الثاني فانه قال تزوجت المرأة في عدتها من طلاق بائن  
 اتم وذلك انما هو في التزوج قبل مضي المدة العالمة لا نفقا والعدة فان بعد العمل  
 اقامتها على التزوج اقرارا بنفقا بما صح وانكرت لم تصح لان حق الزوج الاول ولا  
 في حق الثاني لا تقدم في الكتاب آخر <sup>١١</sup> ان هذا هو التحقيق الحقيقي بالقبول وبه نلتزم  
 طيات الفحول والمحمد للشيخ <sup>١٢</sup> احوالها حصل ان المطلقة او المتوفى عنها  
 زوجها ان تزوجت باخر وهو يعلم انما في العدة (ولا يترتب عليها) صلوحة المدة لا  
 نفقا، العدة وعدمه لانها عدم الانفقا، وسواء كان للفت وسن تخفى في سنة مرتين  
 فتزوجت على راس سنة بعد حقيقتين والثاني يعلم انما لم تحض الثالثة) فالولد فلا  
 دل مطلقا منها امكن والا فالثاني ان امكن والا فالحمل النسب اما النكاح ففاسد  
 على كل حال وان لم يعلم الثاني انما في العدة فان لم يمكن الماتة باحد منها فحمل  
 النسب والنكاح صحيح بحسب الطرفين على ما في الدية وغيره فاسد على تحقيق الماتة  
 النام وان امكن لاحد منها خاصة فهو له فان كان للاول ظهر ساد هذا النكاح وان  
 كان للثاني طهرت صحته وان امكن لكل منهما فان كتمت بعد مدة جارية لا نفقا والعدة  
 فالولد للثاني والنكاح صحيح والا فلول والنكاح فاسد فاعلم بهذا التحريم والحكم

للمنفك الخبر ١٥

قوله سنتين منذ طلقها الاول - فيحمل اقامتها على التزوج على النفقا، عدها من الاول ١٥

قوله تزوج امرأه وهو حامل - نظرية النامي فراضية ١٢

قوله فان علم ذلك وقع النكاح الثاني فاسدا - في الدية من الثاني وقع وهو الهاب ١٥

قوله ان امكن اثباته منه - اى الخروج الثانى ١٢

قوله منه ثم وجدنا الثانى لان النكاح الثانى وان كان فاسدا - معنى على قول الطرفين اما

على قول الى يوم يصفى المعنى به فائدة تغبر من وقت الوط ١٢

قوله فقد اختلف فيه قال ابو حنيفة - هو الذى فيه اختلف الفقهاء فقال الامام الاعظم

للدول وبه افتى الامام طهر الدين لان صريح النص ان الولد للفراش وروى انه رجع عنه  
وقال لهم للثانى اى ان امكن فيه افتى المهر الشبهة وعليه الفتوى بحبس خاتمه سر فيه به ١٢

قوله وان كانت ولدت لستة اشهر - لقيام الفرائض اذا لا تحوت ولا طلاق ١٢

قوله وطمعنا الثانى فهو للدول - اى الوط والطهور فساد النكاح كما

قوله اما الذى يخفى الطلاق المسمى - عطف على قوله ١٩ اما الذى يحرم المحض المسمى ١٢

قوله وبما الذى يرجع الى نفس العقد - وهو ان يكون القبول مرافقا للايجاب فان

قبل غير ما اوجبه او مخصص ما اوجبه او مخصص اوجبه لا يعقد ١٢

قوله وطمانه مما ذكرنا فى كتاب اليوم - وهو انما والتحمل للايجاب والقبول ١٢

الاشارة لقبول خط الاقيدى البيع ١٢

قوله ٢٤

استجار به للمعدة حرام يجب شتم الاب العاقر ١٢

قوله ٢٥

لا يجوز استجار به للمعدة الا لزوجته ١٢

قوله ٢٦

قوله وكذا اذا قال بعتك به العبد - اى قال بكذا مردودا ١٢

قوله ٢٧

قوله ان جباله الثمن حاله لعقد محتملة - هو ايه جملة ١٢

قوله ٢٨

انهم بادعاف البيع والتمن بل هو شرط الصحة كما

قوله ٢٩

انما ما استوى فيه لما اخرج من الوجود والعدم كالشك فان ترجم جانب الوجود

قوله ٣٠

قوله بحكم التوضيح والتعليق على ما ذكره - اى ان الكفيل لصير مقصود للمطلوب والمطلوب

قوله ٣١

بملك والكفيل منية الذى على المطلوب اقول ليس المعنى وجبه الوالدين على تسليم

قوله ٣٢



انما جئنا كيف وان فرض كان الاصل يستقر من الكفيل وشتابه في القضاة عنه  
فان فرض الكفيل ثم قضي عنه بالنيابة لم يبق للطالب من ملكه الكفيل وان فرض  
كان الطالب ملك الكفيل ونيه الذي على الاصل بما اخذ منه اى وقه سله على  
القضي كما هو ثابت بدلالة العرف فاذا لم يكون رجوع الكفيل على الاصل ممن جبه  
ملكه نذ الدن لا من جهة الاقراض والا لا من جهة صيته لم على الاصل وبيان بل المعنى  
على التوزيع اى انه بين الاصل والكفيل استقر ارض واقراض وبين الطالب والكفيل  
تمليك وتملك كما افاده بقية السطر ١٢ اقول وهذا ان الزوجان وان كانا كل منهما فاقدا  
نبات رجوع الكفيل على الاصل لكن الثاني لا يتوقف على امر الاصل فالاول والى  
وقد اخبر عليه فيما ياتي اول فصل الرجوع ١٢

قوله واما المفادضة فجميع ما ذكرنا - ما يجوز في المفادضة ١٢  
قوله لا يتفق من حيث المعنى لان كية واحدة - انه افاد يعني ان يكون مقتضاه على  
تقدير التقسيم بين جميع الزمار فاذا كان جاز ان يكون شيء مما تقسم ان كان فيه شراكان  
او كما لا تقسم اكان فيه شرا كان وله نظير في القبة ١٢  
قوله ان يقال في مثل هذه اسم - صلى الله عليه وسلم ١٢  
قوله ما بوجيفة بغير التبع - لسنه تمام البتة ١٢  
قوله عند القضي واما تحريمه - فانه اوجد لم يتم البتة والما لم يوجد ثم ولو وجد عند  
العقد كية اثنين من واحد ١٢

قوله عند العقد والقضي جميعا لم يجوز - فاما جميعا لم يمنع تمام البتة وبالجملة فاشياء  
يوجد عند العقد دون القضي او عند القضي دون العقد او فيما اولد لا مالورة  
الدون تتفق على جوازها فالرابعة لعدم التبع وثلثه عند القضي عند الامام وعدم  
الاتصاف عند ما وانما تتفق على منعها لوجود الامرين وانما في الثانية المحلل



فمنع لوجوده عند القبض واجاز المصم الاجتماع ١٢

قوله وكذا اذا قبضه المصم او العبد - بجه قبض المصم ان تراخيا على ان يكون في قبض المصم لم يغير الظاهر ما ياتي ١٢ في رتبة لوجود قبض المصم مادام مربوطا ١٢

قوله لانه في دوام القبض مادام مربوطا ١٢

قوله الاجارة لعقده الانتفاع - صحابه الاجارة لعقده الانتفاع ١٢

قوله هو المصم ولا يعود رتبنا - ان الاجارة عقد لازم فلا يفي الرتب ضرورة ١٢

قوله بالبحر على الخراج في على العتاق - فان الامام رضي الله عنه يقول ان وقع في

القاضي لم ينفذ كما سياتي ١٢ فليس الاختلاف هنا في نفس ان السبب فلا سبب

تجزم لانه الاتفاق على ان للقاضي ان يفي بباي القولين شراصة يرجح القول

بالبحر بقضاء القاضي ويعبر بمحا عليه بل نفس جواز القضاء به مختلف فيه فلا يرتفع

المختلف بالمختلف فيخر ما افاده في كتاب البحر من الهداية وشقط ما نظره الامام

المرسعي وان حسمه الشلبي والناشي ١٢

قوله باذن الامام ويقطع الطريق في دار الاسلام - اراد به امام الكوفة ابي مسلم ١٢

قوله وانه ابراهيم بن محمد - ظاهره ان التزم عنه يلعب له قبل اداء الضمان كقول

في ضمانه واصرح منه قوله الثاني في دليل ابي يوسف ان مجرد الضمان يكفي

تلف اذا اتيه الضمان والملك ١٢

## حاشیہ موضوعات کبیر یا تذکرۃ الموضوعات

مصنف کا تعارف: موضوعات کبیر یا تذکرۃ الموضوعات کے مصنف گیارہویں صدی ہجری کے مشہور عالم و فقیہ ملا علی قاری ہیں۔ آپ کا نام نامی علی بن سلطان محمد ہرودی ہے۔ چونکہ آپ ہرات سے مکہ معظمہ ہجرت کر کے آگئے تھے اس لیے آپ نزہیل مکہ کہلاتے تھے اور آپ قاری کے لقب سے مشہور ہیں۔ آپ وحید العصر، فرید الدہر، محقق و مدقق، محدث و فقیہ اور جامع علوم نقلیہ و عقلیہ تھے۔ آپ فقہ و حدیث میں یدِ طولیٰ رکھتے تھے۔ عربی انشامیں آپ کا ایک خاص انداز تھا۔ ایک ہی انداز پر مجمع و مفتی عبارت کے صفحات کے صفحات لکھتے چلے جاتے تھے۔ ان خصوصیات کے باعث اپنے امثال و قرآن میں ممتاز تھے۔ حضرت علامہ عبداللہ سندھی اور علامہ قطب الدین مکی سے استفادہ کیا اور اس قدر کمال حاصل کیا کہ اپنے وقت کے مجدد شمار کیئے گئے۔

علمی کمالات کے ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف میں بھی آپ کا مرتبہ بہت بلند ہے۔ بہت ہی کثیر التصانیف تھے۔ آپ کی گرانقدر تصانیف و شروح کا شمار یکصد سے زیادہ ہے۔ ان میں مرقاة شرح مشکوٰۃ، نور القاری شرح بخاری، جمالین، حاشیہ تفسیر جلالین، انوار الجنہ فی اسماء الحنفیہ، المصنوع فی معرفۃ الموضوعات، موضوعات کبیر یعنی تذکرۃ الموضوعات بہت مشہور ہیں۔ آپ نے ۱۰۲۷ھ میں مکہ معظمہ میں وفات پائی۔

حضرت امام احمد رضا کا حاشیہ آپ کی مشہور کتاب ”موضوعات کبیر“ پر ہے جو آپ کے سامنے ہے۔



بسم الله الرحمن الرحيم  
تحف ونصلى على رسوله الكريم

ص ۱۱ قولہ اتفق العلماء فروع فی دعویٰ ہذا اتفاق باجماع العلماء علی جواز ذلک اذا اعتمد علی کتاب صحیح وان لم یکن لہ بروایۃ وانظر تفصیلہ فی تدریب الراوی ۱۲

۱۳ قولہ قال لہ ای اشارہ

١٥- قوله انه يجلس معه على عرشه اقول هذا النفس الامارة بمعصية الله تعالى لان القرآن  
عنه الله بن عباس اعني الامام بجابه اوقه صوبه الدارقطني وغيره من الكرام والنظر

تفصیلہ فی سالتی تجلی البقیۃ بان بنینا سید کریمین ۱۲

٢٠- قوله ذكره الكركطي صوابه اخطائي كما في المقاصد احسنه والتيسير

٣١ قوله من قول سليمان عليه الصلاة والسلام كما في المقاصد ١٢

١٢٥ قوله وقال السيوطي اسند الدرر لعل صوابه الدرر ١٦

توجه فقد عزاه ابنه في المقاصد الحسنة ٢

٤٣ قوله حديث ضعيف لا موضوع ومتى ادعى ابن الجوزي وضعه وانما قال لا يصح ولم

یوردد فی کتاب الموضوعات بل الصفات ۱۲

۶۹ قوله اذ المعنى انه لا باقى اقول اى لواقع هذا المكان المعنى كذا الا ان المعنى هذا هو يجوز

ان منشأ نبوة حديق غير ناسخه فانه كفر قطعا عند كل مسلم وفي صحيح البخاري

عن عبد الله بن أبي أوفى رضي الله تعالى عنها لوقضي ان يكون بعد محمد صلى الله تعالى عليه وسلم

بنی عاص ابنہ ابی نعیم و لابن عبد اللہ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان ابی نعیم قمر

بل الله أعلم ولو عاش لكان نبيا لكن لم يكن ليسبقه فان نبىكم آخر الانبياء صلى الله



تعالى عليه وعليهم ولم قد سمعت اقول القاري وحاش وصار نبيا لزم ان يكون  
 نبيا خاتم النبيين اطلق المقال والزم انتفاء ختم النبوة بحدوث نبوة مطلقا وهو  
 الحق ودين محمد فوجب ان معنى قوله المعنى ما سمعنا فنثبت واياك ان تنزل ١٢  
 ٨١ قوله كما ذكره السخاوي اي اورد السخاوي طريقة وتكلم على الجميع لا ان السخاوي

قال ابنا لا تخلواكم ١٢

٨٥ قوله انه لا يثبت فانه حينا في الحسن على قول شمول الثبوت له اما على قول اختصاصه  
 بالصفة فنظيفة كنفيتها ثم بعد ذلك العناية ايضا لا ينفي الصفات المحتمل لان  
 الثبوت لا يشمل اصلا ١٢

١٠٤ من ههنا الى آخر الكتاب كلام ابن القيم الضال لا لزيادات عن

القاري متميزة ١٢

١٠٨ قوله لم يقيم الهاء صوابه لم يقيم بالعين اي لم يطمس ١٢

١١٠ قوله فصل ونحن ننسب على امور كلية ثم اكله من الفصل السابق الى آخر الكتاب

كلام ابن القيم الازيادات من القاري متميزة ١٢

١١٢ قوله وان كل من ليس قلنت بل قد ثبت في حديث صحيح الاسناد رجاله كلهم معروفون

نقات كما بينه السيوطي في التوقيعات ٣٦

١١٩ قوله قال يعنى ابن القيم ١٢

قوله قال ابن القيم ١٢

قوله اي وما يؤيد من ههنا كلام القاري ١٢

١٢١ قوله وهو واضح الحديث اقول سيدي ابو الحسن علي بن جعفر قدس سره من كبار شايخ

الصفوية الكرام وتحمل الناس عليهم معلوم وعلو كلامهم عن فهم هؤلاء غير خاف فلما  
 يفيض الى كلام احد في اولياء الله تعالى ثبت ثبتنا الله تعالى واياك بالقول اثبت

حوا في الحجة الدنيا وفي الآخرة آمين ١٢

١٢٩ ص قوله فكيف يقال أقول يقال على قول من يقول ان الثابت لا يشمل الا الصحيح وقد نص

عليه امام الثمان ابن حجر ويختلف فيه معروف مشتهر ١٢

١٣٠ ص قوله وعن ابن عطية مرسل وصله قوم من رواية الموطأ فجعلوه عن ابن عطية

عن ابي سبرة ١٢

٩٩ ص قوله فيه خالد بن بهاج صواب فيه خالد بن بهاج عن ابيه ابو بهاج مشرول آخر ١٢

ص ١٢٠ قوله وفيه اسمعيل التميمي سهم بالذهب ١٢

قوله ابو سرون العبدى مشرول ١٢

قوله ابن المجبر كذاب وضاع ١٢

ص ١٢١ قوله على ملته الاسلام متعلق مشرول في الاسلام مرية البثرة ١٢

ص ١٢٢ قوله اخرجه الصحاح السمن وابو يعلى في مسند ١٢

ص ١٢٣ قوله كلهم مجتمع عليه الناس أقول ليس فيه لاني احدث ما يؤذن بكونهم على الولا وما كان

اجتماع على اثني عشر متوالين قط واي استقامة كانت للدين في زمن يزيد بن جندب

وفي زمن عبد الملك الذي سلب على الامة الخجاج والمروانية التي كانوا يقولون ترك

ماننا لك فلا حذب ما ياتي ان المراد وجود اثني عشر في جميع مدة الاسلام وسباني عد

عشرة منهم أقول لكن بملاحظة الاجتماع لا بعد قبهم الامال العدا لان الامام المجنب

واين الزبيرة وكذا المهدي باليه لكان الاندلسي وان كان المتبدي نظير عمر بن عبد العزيز

اما الظاهر باليه فكان في زمن نشئت كثير وان كان عبدا اعد لافهم ببق الا الخفاء

الالوية والاهم موحية وعمر بن عبد العزيز والامام المهدي رضي الله تعالى عنهم ولقيت

خمس في علم الله تعالى ١٢

قوله على ولده يزيد معاذا انه مع كان الاجتماع عليه وقد ضالف مثل الحسين وابن

ما ثبت

تاريخ الخلفاء

الزبير ومن معها رضي الله تعالى عنهم وطفقه اهل المدينة لوجود الناس

٨ قوله ودين الحق منهم جلان الظاهر انهما الامام الحسن المجتبه والامام المهدي المنتظر

قوله وعمر بن عبد العزيز بولج له في سفر ٩٩ وتوفي بعشر سبطين من ربيع

والداريون سنة الالف سنة اشهر فكانت خلافة وستين وستة اشهر نحو من خلافة

الصدوق رضي الله تعالى عنهما ١٢

٩ قوله بدولاً وثمانية قد منا ان هذا انما هو اذا نظر الى كون خليفة عايل بالحق فقط اما

اذا ضم مع اجتماع الامة عليه فلم يكن للامام الحسن لا لابن الزبير والمتهدي والظاهر

فلم يبق الا سبعة ابعهم المهدي وخمسته في علم الله ورسوله صلى وعلا ومع الله تعالى

عليه وسلم ١٢

قوله المتهدي من اهل العباسيين بولج له لاية بقيت من ربيع ٢٥٥ وشهد

في ربيع ٢٥٦ خلافة سنة الف سنة عشرة يوما ١٢

قوله الظاهر لما اوتيه بولج له سلخ رمضان ٦٢٢ وتوفي ١٣ ربيع ١١٣ فكانت

خلافة تسعة اشهر وثلاثة عشر يوما ١٢

١٠ قوله حدثنا عبد الله بن عبد الصمد الذي في الآلي ٢٦٤ عبد الله بن مسعود ١٢

قوله لم ينكر الامر فيهم وله شاهد قوي من حديث ابن مسعود رواه الحكم مذكور

الآلي ٢٦٥ و ٢٦٨ فذكر من حديث ابن عباس امر نوحا وموقفا ومن حديث

ام سلمة بوجين ومن حديث ابن مسعود فهو حديث حسن ولذا اعتمد الشيخ فيما

مر آخر ١٢

١١ قوله واخرجه الطبراني ذكره في الآلي ٢٦٥ مستشهدا ولم يخرج ٢١٦

١٢ قوله واخرجه الطبراني ذكره في الآلي ٢٦٥ مستشهدا ولم يخرج ٢١٦

قوله الى امته هو يزيد عن خالته وهي عن ام المؤمنين ١٢



١٢٠٠ قوله ابو بكر الصديق في النسب سبحن الله لم لا نقول في حب رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وسورة ربه عز وجل ١٢

قوله في الكذب الحري قد عرف الغمسي بالتعامل على اهل الله ١٢

١٢٠١ قوله فان لكل نصيح نصيحا وعنه اخذ من قال يا ربا يا ربي بود از يا ربا واندیشه کن ١٢

١٢٠٢ قوله اخرج ابن ابي شيبة قلت بل اخرج الترمذي ١٢٠٣ وقال هذا حديث حسن قد اخرج غير واحد عن سعيد بن جهمان ولا يعرف الا من حديثه ١٢

قوله من اشبه المملوك الى هنا انتهى الحديث عند الترمذي والطائفة ان قوله اول المملوك قول المصنف ١٢

١٢٠٤ قوله عن ابن عمر ولم يرفعه اقول يستحيل الا يصح عن ابن عمر شرك امير المؤمنين عليا وذكر اخيبت النظر يزيرو وقال كلم صالح ولو صح عن ابن عمر ان يصح مرفوعا لان فيه الاخبار عن علق فخصيات من قوله والسفاح اخم ١٢

١٢٠٥ قوله قلت فتمت له عشرة اوائل ما رتبها ولا تسعافان افرز كتابه القرآن على الدنانير فليفر كتابه ذكر رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم على الطومار فتكن احدى عشرة وان فعلنا بهذا واخرجنا التسمي لعبد الملك لانه ليس من صنعة تمت عشرة فليعامل ١٢

١٢٠٦ قوله وابن شهاب الزهري مات بهشام في ربيع الآخر ١٢٠٧ كان حذافة ١٢٠٨ فاقام فيها عشرين سنة وقتل الامام زيد الشبهيد رضي الله تعالى عنه وعن ابائه الكرام ١٢٠٩ والعجب ان الشيخ لم يذكره في وقائمه ١٢

١٢١٠ قوله تملك سبع سنين وقد ظهر كذبها فلم يملك الرجل الا عام او ما كذب بال كذب النجوم اذ لو اراد الكذب لقال امثل ما قال حاد ١٢

١٢١١ قوله في الاحكام بناسقط يعرف ما تقدم ١٢٥ ١٢

٢٢٢٢ قوله غداً اي افعلوا ذلك ليخ التكبيرة اخمين ينقطع التبليدية ١٢

٢٢٢٩ قوله ابن ابي داود ذلك اجهي المعتزلي البهاك البغيض العاعية الطاغية المار ذكره في ذكر الوائق ١٢

٢٢٣٠ قوله فتتبعوه بها اقول اخطا الشهاب فطاً ذميماً فحاشا اخمين ان يكون ميعاً ١٢  
قوله دار العين ما جت النجوم وقد وقع مثل ذلك في بلادنا في المحرم الحرام ١٣٠٣  
كنت في رامفور ١٢

٢٢٣٩ قوله هو وزيره اي اياه ١٢  
قوله لصنوف العلم سقط من بيننا ما حاصله اننا بعد قتل المنوكل صارت الى لجا الزركة  
فوجدنا منكسرة الخ ١٢

٢٢٣٠ قوله فغضب بغا اسم الشكي ١٢

٢٢٣٣ قوله وابن ابي داود جبهى بفيض ملك سلة قل ماروى ١٢

٢٢٣٥ قوله المعتز بالله وهو اخوه ونصمهم مستعين وقد كان ابوهم من كل الحمد على العهد بعد اخيه  
المعتزم فلما كان المعتزم يطلبه وجبهته ثم شاق الله ابيه الملك ١٢

٢٢٣٩ قوله واسمه بيهود في تاريخ مكة ص ١٢٤٤ بيهول باللام وعل الصميم ما هنا ١٢

٢٥٣٣ قوله فجهي بهم اي في دهم الناس وانما جي ثلثة من قطاع الطريق كما بينه في تاريخ مكة ١٢

٢٨٩٠ قوله بالحدثة اي بالسجود كما في الكامل ١٢

٢٩٢٠ قوله بلوفان تكون الحوت ببرجاً ما هنا ١٢

قوله فاتفق ان الحجاج وسياي ص ١٢١ اخبارهم مثل ذلك وظهوره فيهم فيما هنا  
واحمد له فيراك ١٢

٣٠١٠ قوله وعظم سلطان وكل ذلك ببركة سيدنا الخوفا اللعظم رضى الله تعالى عنه ١٢

قوله خمس وخمسين فكانت خلافة ٢٥ سنة ١٢

ص ٣١٠ قوله في جميع البلاد لطوفان الريح لان الميزان بريح هوائى وكانوا يحكموا قبل ذلك  
 ٨٩٩ للم طوفان الماء لاجتماعين في الميزان وهو بريح مائى وتستجمع السبعة الا  
 المشتري في آخر شهر المحرم الا في ١٢٩٩ في السنبلة وهو بريح تيرالى  
 فكل المستحالى لنا ويكون ذلك الاجتماع على تقويم الهند في بريح الكلد وهو مائى  
 لسائل الله تعالى لنا ولاخواننا المسلمين من كل خيرة وحفظه ووقايته من كل ضير لاله  
 الا الله ولا يحكم الا له واحمد لله ١٢

ص ٣١١ قوله كان اول ايام الاسبوع الذى في الكمال ثم دخلت سنة ٥٨٣ القف اول  
 سنة يوم السبت وهو يوم النيرون السلطاني والرابع عشر اذار ١٢٩٩ السكتية  
 وكان القمر والشمس في الحمل والفق اول سنة العرب واول سنة الفرسى  
 التى جدد بها اخيرا واول سنة الروم والشمس والقمر في اول البروج وهذا بعد  
 وقوع ظله اهو وانا قد مناسبت الرابع صفر اذا ١٢٩٨ السكتية فوجدته  
 يوم السبت كما ذكر في الكمال ١٢

استخرجت تقويم الشمس في نصف نهار ذلك اليوم في بلدنا بيرىلى فجاى  
 ما اطمنح اى لم يبق التحويل الحمل الا دقيقتان او اثنتان واربعون ثمانية  
 وهى تتم ساعة وخمسة دقائق فما كان طولها النقص من طول بيرىلى لم يمت  
 عشرة درجة وشئ كان التحويل في نصف نهار وفيما بعد ذلك قيل فلذلك  
 انه اول في وردين من التاريخ الجلالى اما كونه يوم النور و السلطاني فظاهرا  
 قوله الاسبوع اى يوم الالحد ١٢

قوله واول السنة الشمسية انظر ما كتبناه على الكمال ج ١١ ص ١٩٩

ص ٣١٢ قوله للتوزير لا اتم اليه مراد ١٢

ص ٣١٢ قوله ثم بوليه خلافة ولكن كل من كان اسما ورع لا حقيقة له وانا احكم



للسلطان كما افاد العلامة فاسم في تعليقات المسابرة ص ٢٨٢

٣٣٢ قوله وفشا الاسلام حتى قيل انه اسلم منهم في يوم واحدة الف واحمد له ١٢

٣٣٤ قوله والسلطان الناصر بن المنصور فلادون ١٢

قوله وبالج ابراهيم فكانت بيعة ظلم وغشق فلم تصح خلافتهم ولذا لم يعين العلامة  
قاسم بن قلموجا في اواخر تعليقات المسابرة بل ذكر لوجه المستكشف الحاكم بابل ١٢

٣٣٦ قوله صورة المبالغة طويلة بالاطراب والاسباب الى اواخر ص ٢٢٤

٣٥٣ قوله ارسل غياث الدين اعظم لم اعرف في الهند ملكا والنسب في تلك السنة

انما كان غياث الدين بن سكندر شاه من ملوك بنجالة توفي ٤٤٥ فالد تعالى اعلم  
نعم طلب التقليد من خليفة مهر السلطان محمد مغلق فاتاه التقليد ٤٤٧ وكذا ذلك

اتى لابن عمه السلطان المرحوم فيروز شاه ٤٥٤ والد تعالى اعلم ١٢

٣٥٥ قوله ولي الخلافة بعده من اخيه وكان ذلك ٤٤٨ اذ فيها مات المعتضد ١٢

٣٥٦ قوله ابا اي مروان ١٢

قوله عبد المليك اي عبد الملك ١٢

قوله كما قاله بن اي الزبي ١٢

قوله وان بولج بالخلافة اي بالامارة كما يأتي في الصفوة نقابلة ١٢

٣٦٦ قوله واسال الله تعالى وقد استجاب المولى سبحانه وتعالى دعاء عبده فقبضه اليه

٩١ قبل وقوع فتنة السلطان سليم التركي المبطل للخلافة من الدنيا

الى الآن سنة الواقعة سنة ٩٢٣ ١٢

## حواشی الفتاویٰ الزینبیه

مباحب کتاب کا تعارف :- فتاویٰ زینبیه کے مصنف شیخ ابوطالب حسین بن محمد بن علی بن حسن زینبی المقلب بہ نور الہدیٰ ہیں۔ فقہائے متقدمین میں آپ کو بلند مقام حاصل ہے۔ بغداد کے نقیب النقباء تھے۔ فقہ حنفی کے مشہور مفتی اور عالم متبحر تھے اور عباسیہ میں ۳۲۸ھ میں پیدا ہوئے۔ دربار امراء بنو عباس میں آپ کی بڑی قدر و منزلت تھی۔ متعدد بار خلافت عباسیہ کی طرف سے سفیر بنا کر دوسرے سلاطین عصر کے پاس بھیجے گئے۔ آپ نے پچاس سال تک مشہد ابی حنیفہ میں درس دیا۔ ۹۲ سال کی عمر میں ۴۰۸ھ میں ۱۲ ماہ صفر ۳۲۸ھ میں وفات پائی اور امام ابو حنیفہ کے قریب دفن ہوئے۔ آپ نے قاضی القضاۃ علامہ محمد دامتغائی اور صاحب قدوری ابی بکر سے اکتسابِ علم کیا اور ان حضرات کے ارشد تلامذہ میں سے تھے۔

آپ کا مجموعہ فتاویٰ موسومہ بہ فتاویٰ زینبیه قدیم ترین کتب فتاویٰ میں شمار ہوتا ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ فقہ حنیفہ کتب فتاویٰ میں اس کو اولیت کا شرف حاصل ہے تو بے جا نہ ہوگا۔ کہ فتاویٰ والوالجہ آپ کے فتاویٰ زینبیه کے بعد مرتب ہوا۔ فتاویٰ والوالجہ کے بعد فتاویٰ حانیہ (فتاویٰ تمار حانیہ) مرتب ہوئے۔

امام احمد رضا قدس سرہ نے اسی پر حاشیہ لکھا ہے جو آپ کے سامنے ہے۔

~~~~~

## حواشي الفتاوى الرئيسية

- ٢٢ قوله قال الامام الرازي - ابو بكر بن ابي القاسم الحنفية ١٢  
 قوله في احكام الوفا ان نذوب اصحابنا - صوابه في احكام القرآن في  
 سورة الفرقان كما في البحر ١٢  
 قوله في شرح الافراح واخلفت الردايات - بكذا بحر منه في بحر دعو  
 محمول على ان الافراح بيان للمفرد فان الامام <sup>الحنف</sup> صنف نشأ  
 سماه التجرية ثم شرحه رسماه الفياح ١٢
- ٢٣ قوله في سبب بعثهم الى التميم من ابناء العشرة - صوابه السام والراد بالعنف  
 السلالة ابن امير الحاج حيث قال في الحلية ان كثيرا من السام من شيوخنا  
 النعمه مريضه عمده قاضي خان الى عامة السامح سماها ١٢
- ٢٤ قوله در خادتها ماذا عرفت بهذا علم ان الماء المستعمل - من ادل الرسائل من  
 قوله اعلم ان العلماء اجمعوا الى انها طه في البحر من الرطبة ١٢  
 من ثمة ١٢ منها مذكور في البحر ٩٩ ١٢
- ٢٥ قوله وقد قالوا ان الماء المستعمل اذا اخلط بالطهور - من ثمة ١٢ آخر  
 الرسالة طه م زيادات كثيرة مذكور في طه ١٢ ص ١٢
- ٢٦ قوله وانتم في الماء الطهور - اقول يتبين على ان المستعمل باللاقى البدن  
 فقط وليس كذلك الكل مستعمل اذا كان الماء بدنه قليله نفس عليه محمد  
 كما ذكره في البحر واعترن ان هذه العبارة كسفت كل السبب ادخلت كل  
 خمسين نقد س ١٢



١٣ قوله من لم يجعل هذا الماء مستعمل - وهو قول أبي يوسف للاستبراء الق ١٣

قوله على قول من جعله مستعمل - وهو قول محمد ١٢

قوله ويدل عليه أيضا ما في الخلاصة - اقول هذا في الملقى والعلم في الملقى ١١

١٤ قوله فقد صرح قاضي خان في مساواه - خاتمه هذا في الملقى وهو خلاف المختار عند الجمهور ١٢

قوله لطلب الدلو - اعم لم يرد قربته ١٢

قوله لا يندام الفردرة وفي المقتضى بالنسب - بخلاف ما اذا دخل يده لفردة

الاختلاف اذا لم يجد اليه سبيلا دون كانه في الفج والبر ١٢

قوله وقال القاضي الجوزي يد الدوس - وكذلك لا يرد على ما قرر بل يؤيده الله

بالتفصيل آخره من محمد من صير درته مستعمل بالاعتصال ١٢

١٥ قوله فصل من ملأه بدنه - لولا الغلبة فصل وقال يكون افضل من باء لم يلاق

بدنه لكان احسن محل لم ان يرا بالاعتصال فيه الاعتصال بحيث تفتح الغلبة

فيه فيكون من باب الملقى ورن الملقى ويصح ما ذكره لانها في نفس محمد المذكور

آخره بحمله على الاعتصال بالاعتماس فيه ١٢

قوله يقول بصير درته مستعمل بالاعتصال فيه - هذا في الملقى وهو نفس في الباب

دينا في ما قرر من حيث عدم الاعتبار بالغلبة ١٢

قوله وفي الخلاصة - هذا في الملقى وانما نيا في ما قرر من حيث عدم الاعتبار

بالغلبة ١٢

قوله رجل توفاه في طست ثم صب ذلك الماء - لقول البحر يقول لا اغتسل في

الماء القليل صار العمل مستعمل حكمي ١٢

قوله نجف الـ نجف - اي كان كثر الاصل الاثر من نجف الـ باقية ١٢





ظاهر دأنا قيد الجواز الى آخره نقل فانظر الى قوله الماء المستعمل الواضح  
فيه وقال قبله ليعلم في الفرق بين التوضي من الخوض وفي الخوض ان التوضي  
فيه لا يستلزم البتة وقوع الغسل فيه بخلاف التوضي فيه وكذا دفعه الموت  
فليس من مرفح وقوع غسلاتهم فيه بمقتضى الافلا من التوضي بخلاف  
كون دفعه التوضي منه بحيث تقع غسلاتهم خارجة جائزا فان ذلك يحجب عليه  
لا يفرغ على قول قدم ددن آخر بن اهر ١٢

قوله  
او ليعلم الاثر بالسرمان ١٢

قوله او غالب عليه انتهى - اقول وبهذا الفيا لا يتبين على الصحيح فان الصحيح  
ان الماء المستعمل اذا كان اقل اجزاء استهلك في المطلق باول وقوعه  
مما يعرف لا يكون الا ماء مطلقا مطلقا ١٢

قوله والمية فقال شارح المية الفيا - اقول كلامه بنينا الفيا في الملق  
ويحل عليه ما ذكرتم اخذ من من لفظة في تحليل المسألة انه يمينه انتقال  
الماء المستعمل الواقع فيه ١٢

قوله فقال ثم بنينا الفيا - اقول كلامه الحلية بنينا الفيا في الملق لقوله بنينا  
كنظائره ان كون ينكسر بفتح ك الماء لا يمتنع من انتقال الماء الملق  
منه في الخوض من ذلك الواقع فيه ١٢ دبا مجله - فم يات السلة  
البحر رحمه الله تعالى عنه هذه الرسالة باليس مفسوده الا ما قدم من  
البدائع وجمارضة بالظا فرت عليه كلمات اللامة من مسألة البرجوط  
مسائل ادخال اليه في الماء المذكورة على كثرتها في الحانية والملة حصة  
والفتح والملة وغربا عامة الكتب بل نفس البحر ص ٩٠ والى تعالى اعلم ١٢



# حاشیہ فتح الباری شرح صحیح البخاری

(جلد اول تا پارہ پنجم)

صاحب فتح الباری کا تعارف :- بخاری شریف کی دو شروح نے بہت شہرت پائی۔ ایک عمدۃ القاری اور دوسری فتح الباری جو قاضی القضاۃ حاتم الحفاظ علامہ ابو الفضل شہاب الدین احمد ابن حجر عسقلانی المصری الشافعی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے۔ علامہ ابن حجر شعبان ۸۵۰ھ میں مصر میں پیدا ہوئے۔ ابتدائے جوانی میں معمولی علم کے لیے شام، حلب، حجاز و یمن کا سفر کیا۔ آپ کے اساتذہ اور مشائخ عظیم حدیث میں ان کی بعیرت، جلالت اور عظمت کے قائل تھے۔ آپ نے ۸۵۰ھ میں وفات پائی۔ آپ کے وقار علمی کا یہ عالم تھا کہ شاہ وقت آپ کے خانے میں شریک تھا اور آپ کے خانے کو اس نے کندھا دیا۔ قراوت حدیث میں کمال حاصل تھا اور بڑی سرعت کے ساتھ پڑھتے تھے۔ چنانچہ مشہور ہے کہ بخاری کو دس مجلسوں میں ختم کر دیا تھا حافظ ابن حجر القان والنباط علوم میں اپنے معاصرین میں بہت بلند مقام رکھتے تھے۔ علامہ بدر الدین عینی صاحب عمدۃ القاری آپ کے مشہور معاصرین میں سے ہیں۔ آپ کی مشہور تصانیف یہ ہیں۔ تہذیب التہذیب، تقریب الاختصا، بیان احوال الرجال، طبقات الحفاظ، اصحاب فی تہذیب الصحابہ، نخبۃ الفکر، معطل اہل اثم، شرح الفیہ، الدرۃ الکامنہ فی ایمان المائۃ الثمانہ، بلوغ المرام فی احادیث الاحکام، امالی احادیث، فتح الباری شرح بخاری، دیوان الشعر، شرح النجۃ، لسان المیزان وغیرہ۔ آپ آٹھویں اور نویں صدی ہجری کے مشاہیر علمائے شافعیہ میں سے ہیں۔ متاخرین علماء نے آپ کی تصانیف سے استفادہ کیا ہے اور آج بھی آپ کی شہرت آپ کی بلند پایہ تصانیف کے باعث قائم ہے۔

حضرت امام احمد رضا قدس سرہ کا یہ حاشیہ فتح الباری پر صرف پارہ اول سے پارہ پنجم تک ہی مجھے دیا گیا جو آپ کے سامنے ہے۔

# حواسني فتح الباري شرح صحيح البخاري جلد اول تا باب اول

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله الذي جعل في كتابه الحكيم

قوله فقد قيل فيه انه صلى الله تعالى عليه وسلم قائمه القاضى عياضى كما في عدة القارى ١٢  
قوله لكن في الفقيهين تنبيه اقول لم لا يحمل على ما ياتي في سطر الثالث واليه يشير قوله عز وجل  
فحظا ان ذبيت ملوحته كما هو معنى الماء اكلوا ١٥

قوله واتخذوا اوتانا لفظ المرقاة عنه فقد اتخذوا ج ١٢

قوله من الاعلام المشتركة بين الرجال والنساء بل الغالب كونها للنساء ١٣

قوله لما سئل عن المجعة انظر ايشن ببريد الحافظ وانما في المتعلق روى عن ابيه  
لعل المعنى انه سأل عن الظهور ومراد استفاد حكم المجعة فاجابه به مفسر على ذلك  
كما ياتي عن ابن المنير ١٤

قوله كيف كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يصلي الظهور قال عن الظهور ورواه اذكر ان حكم المجعة  
از قضاها كان اكمله فاجاب انس ولم يقل ان هذا ليس في المجعة ورواه علم انه يريد ولا يتصل  
على باطل ما حصل السكوت ١٥

قوله الحاقها بالظهور اي فيرد بها ١٦

قوله وقد تقدم فوه في مرسل كقول قريبا اقول الذي فيه من خرج الامام وهو مثل رواية ابن  
خزيمة عن ابي عامر عن ابن ابي ذئب عن الزهري عن السائب اذا فرغ الاطعم تقدم النفا ١٧

قوله بين يدي الخطيب للالتفات هذا باطل تردود بوجود في رسالة اذ ان من العدد ١٨

قوله عن الفحاك من زيادة الراوي يحصل انه بن بالباد كما نقل عنه الزرقاني ص ١٩

جلد اول

جلد الثاني

جلد الثالث

جلد الرابع

جلد الخامس

جلد السادس

مكن لا اعلم في الرواة الضحاك من زيادة والروايات جوهر عن الضحاك المفسر ابن خرازمي مروي  
 فالصواب ما في الكتاب والمراد بالرازي اما جوهر لانه مروي بهذا التفسير عن الضحاك عن  
 انما عباس بن الصبيح زاد في الرواية عن جرد بن سنان عن مكحول الرازي انتفى عن جوهر فيكون  
 مروي الذي زاد كزيادة عن عبد بن عيسى في مسند ابيه ولعل هذا في الدليل كماله يكون وضع الخطم  
 موضع المضمحل والله تعالى اعلم ١٢

قوله بهذا الاثر ما تقويه اي يؤيده في ان عيسى لم يزل ١٣

قوله فاعل الاسماء على استئثار ايراد واحد بولاء فقال قال اقول لم يزل ولا سمع على ما في الحافظ  
 بل الامران وحدة المؤذن لا تستلزم وحدة الاذان فجار ان يكون المؤذن الواحد يؤذن  
 مرة بعد الزوال اخرى عند الخطبة وسبق كماله سائب رضي الله تعالى عنه يدل على وحدة  
 الاذان فانه قال ان الناذل في الثالث زاده عيسى ثم عقبه بقوله ولم يكن ينبغي عليه الله تعالى  
 عليه ولم يزل يؤذن واحدا لم يكن في زمنه على الله تعالى عليه ولم يزل الاذان واحد وهذا  
 وانفع ولا عيسى قال الحافظ رحمه الله تعالى ١٣

قوله فلا ترد الصبح مثله اقول كيف هذا وقد جاء في الحديث بلفظ في الحجة وغيره كما في مسند  
 الامام احمد رضي الله تعالى عنه ١٢

قوله ما ذكره ابن حبيب الاكلى ١٣

قوله فحدثنا الصبيح ثم وجدته في مختصر البصير عن الشافعي ونقدته في النور عن ابن حبيب  
 الاكلى كما في الرزقاني ص ٢٢٢ كان الاول ما يذكر عنه ابن حبيب قوله ذكره ابن حبيب ١٢

قوله فحدثنا جميعه باق في الكاظم ص ١٢٢ او متنا من دون فرق ١٢

قوله فحدثنا جميعه ثلثين مرفوع ص ١٥٢ مسند او متنا من دون فرق ١٢

الجزء السابع

١٥٢  
 الجزء التاسع  
 ص ١٥٢



عشره  
الجنه والشت

١٢

١٢

قوله فيكون عاشر بعد ان عوفي عشر سنين والدة تعالى اعلم ان قول كابر عليه الصلاة والسلام  
اراد بالسبع التغليل اراد بالسبعين التكميل فلا يدل فيه على ما ذكره نعيم جمل ان سورها  
رضي الشاعنها كان حين مضى على السبع سنين فاجاب عليه الصلاة والسلام بهذا  
واراد بالسبع والسبعين حقيقتها تجزئها وادع تعالى اعلم ١٢

قوله من اتي الصعقتين عند صعقة قيام الساعة او صعقة في الممدة كالباقى من اس علقه  
قوله فاكون اول من بعث فدل ان المراد صعقة الساعة سبأى انكاره عند ابن القيم  
ويقوله عليه حافظ ١٢

قوله فاكون اول من يفيق وان كوز صلى الله تعالى عليه وسلم اول من تنشق عنه ادر من الحج  
انت تعلم ان الشقاق الدرس عند النفخة الثانية وقد صرح في صحيح البخارى في رواية لآية  
صلى الله عليه وآله الشارح بينهما ثم ينفخ فيه اخرى فاكون اول من بعث فاما موسى اخذ بالوش  
الحديث فكيف يكون ما فيه قصة موسى غير ما في الشقاق ادر من ان يجعل ثمان النفخة  
للصعق ثم الاخرة بعد البعث كاذب اذ ابن حزم ان النفخات اربع مكن من يرتفع الى اقط  
كالباقى في النفخة هذا بقا لآية ١٢

قوله من جميع الخلق جبايهم وانواتهم سرده صرح حديث طويل سنده على الامامش ١٢  
قوله ويكون الجمع بان النفخة الاولى يعقبها الصعق اى الجمع بين رواية فاكون اول من  
تنشق عنه الدرس وكون اول من يفيق لفائدة انها نفختان فحسب نفخة الاولى الصعق  
الموت وفي الثانية الاخرة الشاملة للبعث بعد الموت لكن يبقى ما قاله المزنى ان كونه  
صلى الله تعالى عليه وسلم اول من تنشق عنه ادر من صحيح وقد ذكر تحت هذا الحديث الاتفاق عليه  
في ربيعة المكات لكن سبأى للشارح حمدا على معنى من اى ان كونه من اول من تنشق  
عنه الدرس وانه اصل عبيد لم نسمه لغيو والواف المتقرر انه صلى الله تعالى عليه وسلم اول من تنشق  
عنه الدرس على الله تعالى عليه ما لم تكن حاجته في الجمع الى ان يجعل الصعق شاملة

اللاموات على خلاف ما سذكر من الحديث بل كان ينبغي ان يقول ان النسخة الاولى يموت بها  
من كان حيالم يموت بعد الصعق من كان معيا قدام قبيل الامم شاة والدم ثم بالثانية

يفيقون جميعا الموت من الموت النسخة عليهم من النسخة ١٢

قوله كون جميع الخلق رى محل لذكره جدا فترتم ان الموت ايضا يصعقون ١٢

قوله وقد استشكل كون جميع الخلق يصعقون مع ان الموت لا احساس لهم اقول ذكر في المتن  
من الزمر ١٢ حديثا طويلا جدا عزاه لحد عشر محسبا منهم عبد بن حميد والويلع وابناء

جزيرة الهند والاسمان والعبراني والاشعج البقي في البعث وانشور عن ابى هريرة رضى الله عنه  
عن النبي صلى الله عليه وسلم وفيه في ذكر النسخة الاولى وما بينا من ردسوال استنطاق الذي  
واصماء وانتشار بنجوم مانصبه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم والموتى لا يعملون شيئا

من ذلك فقلت يا رسول الله فمن استثنى الله حين يقول ففرج من السموات ومن  
في الارض الا من شاء الله قال اولئك الشهداء وانما يصلون ففرج الله حياءهم  
احياء عندهم سريزون ووقام الله ففرج فذكر اليوم الحديث فبدا نص في حل ذلك كمال وصحة  
ما جنح اليه القرطبي ١٢

قوله ولا يعارضه ما ورد في الحديث ان اذا كان اللاموات كلهم في المشاة فما وجه تخصيص موسى ١٢  
قوله لان الانبياء احياء عند الله فدل على تسليم ثبوت اللاموات فصح تخصيص موسى بغير الصلة والسمع ١٢

قوله ولذلك ان الانبياء ورفق ثبتت من الشهداء اقول عاد بهذا الدبر اذا كان الله على  
هذا يكون الله استنجا وجميعا في الدنيا فما تخصيص موسى تامل ١٢

قوله وورد التصريح بان الشهداء ممن استثنى الله اقول في هذا يكون بيننا صلى الله  
تعالى عليه ولم يرد من استثنى فدل على صحة الصعقة لكن حديث الباب على خلاف هذا وبالجملة

فالمقام مشكل والله المسئول للحل وحسبنا الله ونعم الوكيل ١٢

قوله محتمل ان يكون المراد صفة في حديث اباب ١٢

قوله ونذا انما هو عند لفظة البعث انتهى والصعقة يكون بعد البعث ١٢  
قوله قال وبوبده عياض ١٣

قوله فمرف ان المطلق الاولية في غيرنا رقول سيجن الله بوضع رسله على علمه ومن حين  
قال هذا لم يكن جازما بادية لفظة وبوجزم بيت يصح والتردد في موسى بل افاق فيمحل علوم  
به حتى نذا عديث في شيء من طريقه الدبور عن في ومن كان المصح عليه به كفن اقله  
صلى الله تعالى عليه لم جاز به ما بعد في لنده والمطلقة لاذ الوقت كان فصلة التردد  
فاتي بنفط جميل الوجه من فان الاول المطلق ايضا من الاولين والاحاديث تحقه مع الله  
تعالى عليه وسلم اول من شفا تنشق عنه الدر في جازينه غير متروك فليف محل الجازم في التردد ١٢

١٢

قوله قال لانه الذين استثنى الله قد احووا من صعقة النخلة اشار الى الجواب عنه في اشعر الاما  
بان رد شفاء حاصل في كلتا الصعقتين من صعقة الساعة في القرآن العظيم ومن صعقة  
الموقف في نه الحديث وبه يندفع كل ما أورده ابن القيم - لكن تردد روية عبد الله بن الفضل  
المذكور فيها نذ الصعقة بعد النخلة الدوية والله فاخته بعد ثمانية فانها تعين ان المراد  
صعقة الساعة ولا تحيد التبريح النفس على ما ياتي من ابن جرير فنكون النخلة في رواية ابن  
الفضل نفخ في الموقف بعد البعث بقول حديث الى حميد فاول من تنشق عنه رضى فله عليه  
لا القويم كاضل حافظ المسمى المزي وارقة الشاح وابن القيم حيث نقله عن المزي  
ايراد ان يبدي نذا توهم من عند نفسه فلم يتم له والدعان اعلم ١٢  
قوله ان نذ صعقة النخلة المذكورة في حديث باب ١٢

قوله فلا يحسن التردد فيها القول يؤخذ من التفسير المسمى الامار في الصفة السابقة  
ان بنفخة الساعة يموت كل حي لم يكن مات ولا يصعق كل حي قد مات من قبل الامن  
شاء الله ثم بنفخة البعث في الموت وبقى النفوس عليهم وتبقى منها الله تعالى على  
خياصم والبعث لكل ولا فاقة لم يكن يصعق فيصح التردد في اللا فاقة مع الجزم بالبعث قتال ١٢



قوله يا زه مات وتردد في موسى على مات اسلم اقول كلا فان لفظة الساعة لا تمت من قد طرأ  
عنه الموت من قبل وزمانا تحصل كون النبي صلى الله تعالى عليه وسلم حرم بانه صديق وتردد في موسى ١٢  
بيان مات صلى الله تعالى عليه وسلم ١٣

قوله عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم

قوله لما اول من استنشق غنة الارض يوم القباية فالفضل والتراب بدو حديث ابو سعيد وتعين ان  
المراد نفعنا الساعة والبعث فان حجت هذه بعد انتم يوم جردهم والله تعالى اعلم ١٤

قوله ان فضل التراب قبلي تجزير السعيد في الخروج من القبر حمل ينقص عن معناه اكسبه وتجوز العتة  
في الخروج من القبر والزرود في ان فعل النقص صدر منه قبلي لم ينقص قبل الجرد في الال  
بلد في زواله من استنشق الله فان احببه الملبس عن نذر الفعل ١٥

قوله من كون الثنتين اربع السواض على ما انفختمان فقط قد نازله لا محيد عنه في انصحح عذرة  
ابن الفضل مع القول بان المراد صوفاة الموقف ١٦

قوله وينشئ على من لم يميت ممن استثنى الله في العبارة خطا قد يف يغني على من استثناه  
والله تعالى من الغنى ولعل الصواب وينشئ على من لم يميت اللان استثنى الله تعالى ١٧

قوله وقيل التوراة لهن الزبور وقراءة كل بني اهل الحق الذي في ارشاد ساري وقرآن كل  
بني وهو الصواب ١٨

قوله درنا ان يقتضي خليفه للموت في الساري كذا بما ذهب اليه عندنا ١٩

قوله فخرج الذي اراه يدقروا كنت ارجو ان ارده لا تفراي لا تقدر ان توصل بهم خرا وندا  
بيان الذي يكره ٢٠

قوله كان الذي قتل بيد من يدخل في هذه العبارة بيان المشاح في الشاح لان قتله  
كان في احد لا بد ٢١

قوله من طريق مجاهد عن مومن بن عبد الله الذي في الموابب لمخبر من الكتاب مجاله

الجزء الثاني عشر

الجزء الثاني عشر

الجزء السادس عشر

الجزء السابع عشر

قال الزرقانی یضم المیم وتخفيف الجیم قال فلام فدا ل مهمله اخر ۱۲  
**قوله** من طریق یونس بن مسیبة ای و بما خرجیه المذکور ان ایضا من طریق یونس ۱۲ زرقانی

## حاشیہ تبیین الحقائق للزیلعی

کنز الدقائق کو فقہ حنفیہ میں ایک بلند مقام حاصل ہے۔ فقہ حنفیہ میں علمائے متاخرین نے ان چار متون سے بہت اعتنا کیا ہے۔ وقایہ (محقر البہدایہ) مولفہ تاج الشریعت علامہ محمود مجہولی، مختار اور اس کی شرح اختیار مولفہ علامہ عبد اللہ موصلی، مجمع البحرین مولفہ علامہ ابن سعاتی کنز الدقائق یا کنز مولفہ علامہ حافظ الدین نسفی، لیکن متون اربعہ میں کنز الدقائق کو سب سے زیادہ شہرت حاصل ہوئی اور اس کی متعدد شروح لکھی گئیں جن میں ممتاز، اہم اور مشہور شروح یہ ہیں:- تبیین الحقائق مولفہ علامہ زلیعی، رمز الحقائق مولفہ علامہ بدر الدین عینی، بحر الرائق مولفہ علامہ زین العابدین ابن نجیم مصری، تکملہ بحر الرائق مولفہ علامہ طورئی، نہر الفائق مولفہ علامہ عمر ابن نجیم مصری، منہجہ الحقائق مولفہ علامہ ابن عابدین اور کشف الحقائق مولفہ علامہ افغانی۔

حضرت امام احمد رضا قدس سرہ نے بھی اس طرف توجہ مبذول فرمائی ہے۔ اور آپ نے تبیین الحقائق بحر الرائق اور منہجہ الحقائق پر حواشی تحریر فرمائے ہیں تبیین الحقائق کے مصنف علامہ عثمان بن علی بن محمد زلیعی ہیں جو فخر الدین کے لقب سے مشہور و معروف تھے۔ فقہ حنفیہ کی اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ فقہ کی مشہور زمانہ کتاب کنز الدقائق کی بڑی مبسوط اور جامع شرح لکھی۔ صاحب کشف الظنون کہتے ہیں کہ آپ نے فقہ کی مشہور کتاب جامع کبیر کی بھی ایک مبسوط شرح لکھی تھی لیکن وہ تبیین الحقائق کی طرح مشہور نہیں ہوئی۔ آپ کی صیغہ تاریخ پیدائش کا علم نہیں ہو سکا۔ آپ نے ماہ رمضان المبارک ۷۳۷ھ میں وفات پائی۔ قیاس کہتا ہے کہ آپ کی ولادت قرن ہفتم کے نصف ثانی میں ہوئی۔ آپ شہر زلیع کی نسبت سے زلیعی کہلاتے ہیں۔ زلیع ساحل حبشہ پر ایک مشہور شہر تھا۔



# حواشي تبیین الحق الحق لان یلعی

طبعه الله الرحمن الرحيم

٢٢ قوله فان وجهه فيه اثر الدم المتعقض وهو - اقول لو كان ظهور اثر الدم على شيء بالتحال ناقصا مطلقا فلم يتعقض حين رى الدم على الخبز اذ لا بل الواجب ان تكون في نفسه قوة التجاوز من محله لان مبدء شيء فليصدق به ومنه اظهر من ان يلزم دليلا هو المقص اي بحرب بل هو سائل ام كان باديا وانتقل الى الخبز بالماس وحل طائنا لظن ان البادي ثقلته وعدم تدها تينشف بالماس الاول فاذا وضعه الاصح اذ انكم وظهر فيه طهران له مدوا فلا يكون باديا بل خارجا اقول ليس شيء وكفى بالمشاهدة ردأ عليه وقد قال في النسخ ان القبيص لو تردد على الجرح فابتل لا يتنجس ما لم يكن بحيث لو ترك سال لانه ليس كحدث ١٢

٢٣ قوله اذا رأت ذلك فلتغتسل - اقول ذلك اشارة الى الما والردية نعم اذا رأت الماء ١٢

٢٤ قوله وفي فتاوى قاضي خان - في فتاواه ما يوجب خلاف هذا نعم طهارة من الشلبي الناطقي به ما قدم جلد ١٢

٢٥ قوله او وصفين وبقى وصف واحد - صوابه وتغير وصف واحد للماء صار مغلوبا بالبحر والوضوء به ١٢

قوله ما اذا كان الماء له طهارة - اي ولم ينزل عنه اسم الماء ١٢

٢٦ قوله في الوضوء الثلث - فلا يغسل المغير الاثر دون اوضائه ١٢

٢٧ قوله وقيل يكفي فيه النجاسة - صوابه يلقى ١٢

قوله ينقطع الماء بغيره من بعض - ينقطع الخوص او الثوب منه حصوله المولم  
ينقطع وللتبعية الماسة واحدة ١٢

قوله موقوف العاقر نيزح الماء كله ١٢

١٢ قوله وفي قاضي خان لا يجوز على الاصح لانه يذوب اه - اقول انه اعجب

بل نفس الخاتمة اختلفوا في الجبل والضم سواء الجواز ١٢ ثم لم يرد له الحمد ان المراد  
بقوله في قاضي خان في شرح الجامع الصغير حيث قال فيه كما نقل عنه في  
الحلية من الناس من قال يجوز بالملح الجبل والاصح انه لا يجوز اه ١٢

١٣ قوله وفي رواية عندهم جميع الليل - وفي الرواية ثلث الليل الاخير كما يشبهه

اليه في آخر الكلام ١٢

١٤ قوله وفي الجامع الصغير - اقول لم اره فيه ١٢

١٥ قوله وليس ان الله تعالى يوصف بالشئ - اقول نعم هو تعالى متعال عن الحواس

لكن يوصف تعالى بادر اك كل شئ مكرم كادر اك كل مكرم مسموع ثم هو تعالى  
متعال عن التلذذ ما يلبس والتأذى ما يهين لكنه يعلم طعام فرق ما يهينما يفضلا  
ما بين طيب وطيب لا يعلم من خلق وقصو اللطيف الخبير  
فلا حاجة الى التاويل ١٢

١٦ قوله لا يجوز قال الاتقاني - اقول لا حاجة الى التقييد فانه اذا ذكره زال

التكلف في حفظه ١٢

١٧ قوله مات وهو محذور في الغنة - اي يفسد وهو اسطر فاشبه الابل ١٢

قوله (١) لانه مباح كما في الغنة - لانه لا يقطع عبارة الكافي بل لا يقطع

وانما العبارة وهو محذور في الغنة لانه مباح كالغنة ١٢

١٨ قوله دون القسم حكما وجوب الحكم - اي القسم المتمحض للشاء المجرد عن

شكلي

شكلي

منه فقد الاضار والانه شك في تضمن الشئ من القسم كما سيأتي ظاهره ١٢  
 ٥٢٥ قوله فان صحبنا لا يتوقف على القبض اهـ - عليه فسيأتي للتأخر رحمه الله تعالى  
 ١٢٥ ان الشئ نعم انما كان مفردا وكونه بالناس من القبض لازم هنا ان العين  
 اقيمت مقام المنفردة ليقبض الحق في حق الانعقاد والتسليم ضرورة عدم  
 لقصورهما في المنفعة اهـ ولعل جواب ان الشرط كونه مفردا في التسليم  
 والشئ نعم لا وقوع التسليم نعم هو شرط وجوب الاجر اذ لا اجر الا  
 بالتمكن من الاستعام الا يمكن الا بالقبض فان اجر دارة وتفرقا قبل  
 التحلية فالاجارة معجزة نامية وانما يجب الاجر من حين التحلية فليجبر  
 نعم رأت بجد الله تعالى في البدل ان جعل التسليم من شرط الاجر لفاذ  
 الاجارة فقال ومنها تسليم المستاجر في اجارة المنازل ونحوها اذا  
 كان العقد مطلقا عن شرط التجهيل بناء على ان الحكم في الاجارة ا  
 لمطلقا مما ثبتت عنه ما يفسد العقد لان العقد في حق الحكم ينعقد  
 على حسب حد ذاته المنفردة حتى لو انقضت المدة من غير تسليم المستاجر  
 لا يستحق شيئا من الاجر ولو فسخ بعد العقد مدة ثم سلم فله اجر له فيما  
 مضى اهـ ومثله في البديهة من المحل وهو عين ما فهمت ولله الحمد ١٢

شكلى

٥٢٢ قوله لا تخلوا من تحريف اهـ - لا تحريف فيما دس وانسخه المعنى ١٢  
 ١٩٩ قوله ولكن فيه اشكال - انزل موسى عليه رحمة الله تعالى كما بينته على ما سنس  
 رد المحتار ١٢٥ ١٢

٥٢٣ قوله يتطل بالاعراض فله بد من الاستعداد - يفهم ان ترك الطلب انما في  
 الفيا دليل الاعراض وان وجد الطلب الاول واحد صرح منه قوله ٥٢٤  
 ترك الطلبين ادا حد بهما مع القدرة عليه دليل الاعراض على ما بيناه من قبل ١٢



شكلى

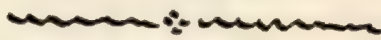
٥١ قوله والحرر الاصلية والبيع - في المتن بعده والخيل ونقط من نسخة الترحم ١٢  
 ٥٢ قوله وما سوى ذلك من الاشربة المحرمة وهي الخمر والسكر - عبارة العبارة  
 وما سوى ذلك من الاشربة فلهذا باس به فمن فيه بيان لما دنا جعله بيانا  
 لذلك فالجواب وما سوى الاشربة المحرمة وهي كذا وكذا فلهذا باس به ١٢  
 قوله لا يجب دان سكر منه في قوله - اي اذا شرب منه ما يغلب على فقهه انه  
 لا يسكر ولم ينفقه لحواد لا طر با فهو حلال عنه اما ان يقصد السكر او اللب  
 فحرام بالاتفاق لكن لاحد عنه ولان له ان يقول شربت ما يحل قالوا ان السكر  
 ٥٢ قوله لو كان واحد منها في بن آدم - هو ايه في ابن آدم ١٢

## حاشیہ مدخل

امام عبداللہ محمد بن عبداللہ بن محمد بن حمد دیہ (المعروف بہ حاکم) نیشاپوری صاحب تصانیف کثیرہ ہیں اور اپنی تصانیف عالیہ میں آپ کو منفرد مقام حاصل ہے۔ آپ کی مشہور زمانہ تصنیف مستدرک علی الصمیمین ہے جس کو مستدرک حاکم بھی کہا جاتا ہے۔ اس میں آپ نے ان احادیث صحیحہ کو جمع کیا ہے جن کو امام بخاری اور امام مسلم نے چھوڑ دیا تھا۔ آپ کی جلالت علمی کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ امام بیہقی آپ کے ارشد تلامذہ میں سے ہیں۔ کتاب مدخل امام حاکم کا ایک مختصر رسالہ ہے لیکن اپنے موضوع کے اعتبار سے بہت وسیع ہے۔ اس رسالہ میں امام حاکم نے حدیث صحیح کو اپنا موضوع بنایا ہے اور اس کی اقسام بیان کی ہیں۔ پھر جرح پر کھل کر لکھا ہے۔ اور جرح و تعدیل کے دس طبقات کا تذکرہ کیا ہے۔ جرح محدثین کی اقسام پر بحث کی ہے۔ مدخل اپنے موضوع کے اعتبار سے حدیث شریف کے موضوع پر ایک مایہ ناز کتاب ہے۔

حضرت امام احمد رضا قدس سرہ نے اس رسالہ پر حواشی لکھے ہیں جن کا نمونہ آپ کے سامنے

ہے۔



حواش المجلد حل ج ۱ و ۲

بسم الله الرحمن الرحيم  
 قوله في الركب فادرك الامام احمد رحمه الله تعالى - اي لا يخرجه في الركبان  
 الركبان مطلق قد حقه في آخر حمله عنه فراجع من النسخة ومجلة خلع ١٢٢٢ مجمع البحار  
 ١٢٢٢ قوله اي عليه اتم ما في طريقه المان ما في طريقه - او يكون سنا ان الله تعالى بما عليه  
 على حسب ظنه فليحفظه سوا من عمره فان الله تعالى عنه ظن عبده به ١٢  
 ١٢ قوله في ذكر ما دام تذكر الحديث والسمعة سمعت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم - اقول  
 ومن بعد العجل بالسمعة اني صلى الله تعالى عليه وسلم اصحابه يذكرون الانبياء والسا  
 بقين بقضايتهم فقال صلى الله تعالى عليه وسلم قلتم فيه كذا او بكذا او في كذا كذا او  
 بكذا الا لا انا مريب - الله ولا في الحديث ١٢



٢٢ قولهم دكان المؤذن واحد - أي في زمن هشام الذي لم يكن في الأذان الأول  
 المؤذن واحد لما كان من زمن عثمان رضي الله تعالى عنه غم الناس بمهتنام أصحاب  
 الأذان الأول الفيا اذان جماعة فاستخرج به ط ١٢

قوله يؤذنون ثلاثه - واحد العبد واحد ١٢

قوله ذلك في المسجد من يدي الخطيب بدو - أي في حدود المسجد على بابها وأنه  
 لم يحدث في هذا الأذان شيئاً عنه محقق المالكية الفيا بل البقاء على المحل الذي كان  
 عليه في عهد الرسالة والمحدثه الراشده وأما فيكم الامام ابن الحاج تبعاً لمجبر  
 المالكية تبعاً لما نقله الامام ابن الاثير ~~عن~~ عن صاحب الذب سببنا بالكلية في  
 انه تعالى عنه كون الأذان من يدي الخطيب من الامر القديم ويقولون انه  
 لم يكن في الزمن النبوي والمخلفاء من يدي بل على المنارة فذلك يسبون احداً  
 الى مهتنام مع ان الحق انه الثابت من زمن الرسالة وان هشام لم يخبره  
 قال العلامة الزرقاني المالكي في شرح المواعظ (ومعجزة اجد الحاجب من  
 المالكية لا كان عثمان امر بالاذان قبله على الزراع ثم نقله هشام الى المسجد)  
 أي امر بفعله محبة (وصلى الله على النبي الذي يفعل محبة جلوس الخطيب على المنارة من يدي)  
 بمفعله بمعنى انه ببقائه بالمكان الذي يفعل فيه فلم يخبره بخلاف ما كان يفعل بالزاد  
 قوله في المسجد على المنارة فهو قول ابن الحاج فيها في المسجد كقول ابن الحاج  
 في المسجد أي جواره لأنه إنما نقل الأذان الأول الى المنارة كما ذكره  
 ابن الحاج انما هيئاً مما ياتي ١٢

٢٣ قوله انه لا معنى لها: المراد انها اسماء الحاخ من - أي مراد اولئك الذين  
 اخذوا ذلك للشرع به دليل ما قدم اتفاقاً من في المسجد لا معنى  
 له اية اذ هو حاضر



۴۱ قدم علی مرفیہ را کہ نہ خفہ - اقول ونبہ استغوی قول من قال ہذا العلماء ان النبی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ تم کہیں نہ ملے اس لئے انجاء علیہ کا فرق ۱۲

قوله عنه هم الجولم طاهرة - قلت وفيه اسلوم من احوالهم مشابهة فلا حول ولا قوة الا بالله

علي الخطيم

١٤٨ قوله انما يطلقون لفظة الناس - اقول فجملة ما اخفف ما بين الطائفتين ان النجاري  
في اشارته هو الامام الاعظم بلفظ بعض الناس مبهين لبيان رحمة الله تعالى عليهما



محترم مولانا مولوی محمد صدیق صاحب ہزاروی مدرس دارالعلوم جامعہ نظامیہ اندرون لوہاری  
گیرٹ لاہور نے مارچ ۱۹۸۲ء میں اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ کے دو نادرہ حواشی جو انہوں  
نے طوطاوی شرح الدر المختار پر اور معالم التنزیل یعنی تفسیر امام بغوی پر چسٹرہائے ہیں۔ ترجمہ و شرح  
کے ساتھ مراجع حواشی کے حوالوں کو بھی تلاش کر کے ساتھ ساتھ قلمبند کر دیا ہے اور اس طرح  
علامہ حضرت شمس بریلوی نے اپنے جائزے میں جو فرمایا ہے کہ ”کوئی دیدہ در اٹھے“ تو واقعی اس  
دیدہ ورنے وہ کام کر دکھایا جس کے لیے جتنا بھی فخر کیا جائے کم ہے۔  
ہمیں امید ہے کہ کوئی اور صاحب قلم بھی اس طرف رخ کرے گا اور اس طرح حواشی  
اعلیٰ حضرت پر کام ہوتا ہے گا۔

ادارہ

## ایک عظیم خوشخبری

”بہارِ شریعت“ کے باقی حصص عنقریب مکمل ہونے والے ہیں۔  
”اٹھارہ سو اچھ“۔ جنایات، قصاص، حادثات (اکسیڈنٹ) وغیرہ کے مسائل  
پر مشتمل تصنیف ہو چکا ہے۔ ”انیسواں حصہ“ وصیت وغیرہ کے مسائل  
سے متعلق زیر تصنیف ہے۔ ”بیسواں حصہ“ وراثت کے مسائل پر مشتمل  
ہوگا۔ زیر تصنیف ہے۔

اس کے علاوہ:

بہارِ شریعت میں جن کتب کا حوالہ دیا گیا ہے، ان کا صفحہ نمبر اور جلد نمبر بھی مفتیان  
کرام و علمائے عظام کی سہولت کے لئے درج کیا جا رہا ہے۔

## ”بہارِ شریعت جدید“

مکتبہ رضویہ کراچی سے طلب فرمائیں!